Al-Ahrar Fortnightly Ludhiana
پندرہ روزہ اُردو ہندی
الاحرار لدھیانہ
سال ۴۔ شمارہ ۱۷۔ تاریخ یکم جنوری ۲۰۰۵ء قیمت ۱۵/۰۰ روپے

دستاویز

احرار نمبر

مجلس احرار اسلام ہند

دسمبر سنہ ۱۹۲۹ء تا دسمبر سنہ ۲۰۰۴ء، عزم ہمت واستقامت کے 75 سال

احرار
قادیان کی جھوٹی انگریزی
نبوت کو بے نقاب کرنے والی جانباز

احرار
جنگ آزادیٔ ہند میں قربانیاں
وطن کی ترقی میں دوش بہ دوش معمار

"حکمرانی صرف اللہ کی"

☆یوم احرار کانفرنس کی رپورٹ اور دیگر خبریں ☆تاسیس احرار اور اسکا پس منظر ☆ہندوستان کی جنگ آزادی اور احرار ☆دوسری جنگ عظیم اور احرار ☆الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی سوانح وافکار ☆مجاہدین احرار کا عسکر ترانہ اور نغمات احرار ☆تحریک تحفظ ختم نبوت اور احرار ☆قافلہ تحفظ ختم نبوت ☆سید الاحرار سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سوانح وافکار ☆مجلس احرار اسلام ہند کی تحریکیں ☆احرار کا ہائی کمان ☆احرار مخالف انگریزی اور قادیانی بیانات ☆امیر احرار ہند قافلہ سالار ☆سرفروشان احرار کا قادیان میں مردانہ وار داخلہ ☆اور دیگر تاریخی معلومات ☆

تاریخ احرار

تاسیس احرار اور اس کا پس منظر

از۔ سید عطاء المحسن بخاریؒ

مسلمانوں کی ہیئت اجتماعیہ کو پارہ پارہ کرنے کے بعد فرنگی نے مذہبی طبقاتی کشمکش کی بنیاد رکھی، مسلمان جوفی الحقیقت مر چکا تھا مگر اپنی بقا کی جنگ میں کسی نہ کسی طرح مصروف تھا وہ مولانا قاسم نانوتویاؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے گرد جمع ہو گیا، پٹھانوں میں کچھ حریت پسند پیدا ہوئے وہ بھی اپنی ادارت کا کشکول لئے اسی حلقہ میں آئے ان بہادر بزرگوں نے چند ایک جنگی معرکے سر کئے لیکن بالآخر خاطفت کے سامنے شیر انداز ہو گئے، اور پھر سید احمد صاحب اور شاہ ولی اللہ رحمہا اللہ کے نقش کو لائحہ عمل بنا کر مدارس کے نظام کو قائم کیا تاکہ علمی و فکری اجتماعیت پیدا کی جائے، اس میں ان بزرگوں کو خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور ہندوستان کو پھر سے ایک شخصیت ملی گئی، مولانا محمود حسن اموی رحمۃ اللہ علیہ میدان عمل میں آئے اور انہوں نے مسلمانوں کے لئے ایک الگ خطہ زمین اور مسلم حکومت کے قیام کیلئے فکر کی بنیاد رکھی، اس فکری جنگ میں دیوبند میں قائم ہونے والے مدرسہ نے وہ کارنامہ سر انجام دیا جو تاریخ دنیا تک اپنی مثال آپ ہے "ریشمی رومال کی تحریک" کا خوفناک تجربہ کیا گیا مگر اپنے نمایاں کاموں نے اسے سمیٹا تو کیا اور تحریک مرگئی مولانا محمود حسن ۱۹۲۱ء میں انتقال کر گئے۔

۱۸۵۷ء کے بعد ۶۵ برس کے عرصہ میں فرنگی مذہبی طبقاتی کشمکش کو عروج پر لے جا چکا تھا، ادھر مرزا غلام قادیانی اپنے جھوٹے دعووں کی بنیاد پر مہدویت سے لے کے نبوت و رسالت تک کی منزلیں طے کر چکا تھا، ہندوستان میں ایک مضبوط مالدار اور سرکار برطانیہ کا وفادار خطاب یافتہ طبقہ غلام احمد کو نبی مان چکا تھا، ہندوستان کے جاگیردار اور سرمایہ دار پہلی مہمانیوں کا مستحق ثابت کر چکے تھے اور غلام قادیانی ان سب کا مسئلہ حل تھا، اس خاندان کی سرگرمیاں مشکوک تھیں اور اب مسلمانوں کو بالکل انوکھے ڈھنگ کا سامنا تھا یہ ایسا دشمن تھا، جس نے عیسائیوں سے مناظرہ کر کے بے خبر مسلمانوں حتیٰ کہ بعض علماء کو بھی اپنا گرویدہ بنا لیا اور در پردہ سیاسی وفاداریوں اور مجاہدین کی مخبری سے فرنگی حکومت سے تحفظات بھی حاصل کرتا رہا اور تبلیغ اسلام کے نام پر ڈوڈی اور ٹوٹ مسلمان جاگیرداروں سے مال بھی بٹورتا رہا۔

"مجلس احرار اسلام کا قیام"

شیخ الہند مولانا محمود حسن اموی کی وفات کے قریب پنجاب میں تحریک خلافت کی تگ و دو زوں میں چند پنجابی ایسے ابھرے جنہوں نے فرنگی استعماری حربوں کا بغور جائزہ لیا اور سابقہ تحریکوں کو ناکام کرنے والے عناصر کی پہچان بھی حاصل کی، ان میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری، رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، سید محمود غزنوی، چوہدری افضل حق، شیخ حسام الدین مظہر علی مظہر، ماسٹر تاج الدین انصاری انتہائی اہم شخصیت ہیں، اللہ کی حکمت نے اس سب کو فکری وحدت میں پرو رکھا تھا، تحریک خلافت ۱۹۲۱ء میں انہیں عملی یگانگت میں بھی مجتمع کر دیا، یہ سب بزرگ ۱۹۲۱ء میں جیلوں کی زندگی میں ایک دوسرے کے بہت قریب ہوئے افہام و تفہیم کے موقع میسر آئے اور ہندوؤں راشفیوں انگریز کے گوڈیوں اور مرزائی گماشتوں پر گفتگو اور بحث و تمحیص کے نتیجہ میں انہوں نے اپنی اجتماعی جدوجہد کو ایک سے شروع کرنے کا فیصلہ کیا، اور پھر شاہ ولی اللہ کی فراہم کی ہوئی بنیادوں کو تزئین دیتے ہوئے آگے بڑھے اور دسمبر ۱۹۲۹ء میں پہلی غیر سرکاری میٹنگ میں مسائل پر اجتماعی گفتگو کی اور طے پایا کہ "مجلس احرار اسلام" کے نام سے جدوجہد آزادی کی جنگ لڑی جائے، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری مدرسہ نصرۃ الحق امرتسر میں حضرت مفتی غلام مصطفیٰ تاثیؒ اور حضرت مفتی محمد حسنؒ کے پاس پڑھتے، جہاں انہوں نے مؤقف علیہ تک کتابیں پڑھیں، مولانا شاہ اللہ امرتسری اور مولانا داؤد غزنوی رحمہا اللہ سے مستفید ہوئے، مولانا ظفر علی خان کا "ستارہ صبح" زیر نگاہ آیا اور مولانا ابوالکلام آزاد کے "الہلال" سے فکری استعداری حاصل کی، جالیا نوالہ باغ کے خونی حادثہ اور ترکوں پر انگریزوں کے مظالم نے براہ راست کیا اور آپ مدرسہ مسجد کے دائرہ سے نکل کر اجتماعی جدوجہد کی پرخار وادی میں اتر گئے رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ نے دارالعلوم دیوبند سے سند فراغ حاصل کی، شیخ الہند مولانا محمود حسن اموی اور ان کی جمعیت الانصار کی باقیات صالحات سے متاثر ہوئے، استفادہ کیا اور اسی خار زار جدوجہد کو اپنے لئے منتخب کیا، شیخ حسام الدین نے بی اے کیا اور اور جیالا نوالہ باغ میں ظلم جور جفا اور قتل و غارت گری نے فرنگی استعمار کے خلاف انتظامی جذبوں کو ابھارا تحریک خلافت کے زعماء کرام نے ان جذبوں کی سمت درست کی اور شیخ صاحب بھی مضبوط قدم اٹھاتے ہوئے انہی لوگوں کی حکمت عملی میں شریک ہو گئے، چوہدری افضل حق نے ایف اے کیا، پولیس میں بھرتی ہوئے مگر صدق و کذب اور حق و باطل کی ٹھن گئی برطانوی ہند میں ڈوڈیوں اور پولیس کے مشترکہ مظالم سامنے نہ چل سکے، ضلع جھنگ کے سادات، ملتان کے سادات، سادات پاره عرفه صاحب محمود آباد، مظفر علی قزلباش، سر ظفر اللہ خان (قادیانی) ان لوگوں نے ہمیشہ اکابر احرار کو مقدمات میں بھگتا، جھوٹی گواہیاں دلوائیں، احرار کارکنوں کو ہراساں کیا، سلاسل بدر کیا اور انہیں متعصب مسلمان کہہ کر ان کے بھرپور مخالفت کی اور ان کے خلاف نفرتوں کی اونچی دیواریں تعمیر کیں، کانگرس کے مشرک ڈوڈیوں نے احرار کو تنہا پسند مسلمان کہا اور ان کی بھرپور مخالفت کی، جمعیت العلماء ہند کی سیاسی کہہ مکرنیاں ان سے گریزی کرنے پر مجبور کرتی رہیں اور اپنی منتخب راہ کے حق ہونے کا یقین بڑھاتی رہیں۔

احرار و فادار ایہ اقتباس چوہدری افضل حق کے ایک خطبہ سے ماخوذ ہے ملاحظہ ہو:

مجلس احرار اسلام کے رہنماؤں نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر دین ملک اور قوم کی بے پناہ خدمت کی ہے، احرار میں کوئی بھی دولت سے پیار کرنے والا نہیں تھا، جو دولت والا اس قافلہ حریت میں شامل ہوا، اس نے اپنی دولت اور مفادات دین پر قربان کرنے میں ایک لحہ بھی تاخیر نہیں کی، ضیغم احرار شیخ حسام الدین مرحوم نے لاکھوں روپے کا کلیم چھوڑ کر اپنے کٹیا نما مکان میں رہنا پسند کیا، مفکر احرار چوہدری افضل حق نے زمینداری اور تھانیداری کو خیر باد کہہ کے جیل اور دکھوں بھری زندگی بسر کرنے میں راحت محسوس کی، افضل حق کے گھر عید کے روز بھی کھانے کے لئے کچھ نہ ہوتا تھا، افضل حق اور ماسٹر تاج الدین انصاری کا مسکن دفتر احرار لاہور تھا دونوں نے یہیں موت کو لبیک کہا، احرار کارکنوں کے دوش پر جنازے اٹھے اور میانی صاحب میں آسودۂ خاک ہوئے مدیر الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ دہلی میں کرائے کے مکان میں فقر و استغنا کو زیب تن کئے رخصت ہوئے اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے کرایہ کے کچے مکان سے رخت سفر باندھا اور عقبیٰ کو چلے گئے، مولانا محمد گلشیر شہید نے کالا باغ اور دوسرے جاگیرداروں کا حکم ماننے سے انکار کر دیا اور مسلمانوں کے دکھوں سے انسانوں کی غلامی کا مکروہ نظریہ نکال باہر پھینکا، اس جرم کی پاداش میں وہ جاگیرداروں کے ظلم کا شکار ہو کر شہید کر دیئے گئے، احسن عثمانی جیل میں تشدد کا شکار ہوئے اور داعی اجل کو لبیک کہا، ہزاروں احرار رضا کاروں کا خون حصول آزادی کی جدوجہد کی نذر ہوا۔

خیر! دیکھ کے جیل اور دکھوں بھری زندگی بسر کرنے میں راحت محسوس کی، افضل حق کے گھر عید کے روز بھی کھانے کے لئے کچھ نہ ہوتا تھا، افضل حق اور ماسٹر تاج الدین انصاری کا مسکن دفتر احرار لاہور تھا دونوں نے یہیں موت کو لبیک کہا، احرار کارکنوں کے دوش پر جنازے اٹھے اور میانی صاحب میں آسودۂ خاک ہوئے، دہلی میں کرائے کے مکان میں رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ فقر و استغنا کو زیب تن کئے رخصت ہوئے اور سید عطاء اللہ شاہ نے کرایہ کے کچے مکان سے رخت سفر باندھا اور عقبیٰ کے چلے گئے، مولانا محمد گلشیر شہید نے کالا باغ اور دوسرے جاگیرداروں کا حکم ماننے سے انکار کر دیا اور مسلمانوں کے دکھوں سے انسانوں کی غلامی کا مکروہ نظریہ نکال باہر پھینکا، اس جرم کی پاداش میں وہ جاگیرداروں کے ظلم کا شکار ہو کر شہید کر دیئے گئے، احسن عثمانی جیل میں تشدد کا شکار ہوئے اور داعی اجل کو لبیک کہا، ہزاروں احرار رضا کاروں کا خون حصول آزادی کی جدوجہد کی نذر ہوا۔

کاذکر حضرت امیر شریعت اور ماسٹر تاج الدین انصاری نے کئی مرتبہ کیا، جمعیت علماء کی سیاسی روش آپ پہلے پڑھ چکے ہیں پھر سب سے اہم بات یہ کہ اکابر احرار میں سے دو کے علاوہ باقی بزرگ کانگرس کے ابتدائی رکن بھی نہیں رہے چہ جائیکہ کانگرس کے ترجمان رہے ہوں، ۱۹۲۳ء سے ۱۹۳۹ء تک اکابر احرار نے مجرم پور جائزہ لیا اور اپنی راہ عمل متعین کی۔

احرار اپنے بارے میں کیا کہتے ہیں

"وہ باتیں جن میں دنیاوی حب جاہ کا فقدان ہے ان باتوں کا قبیل نہیں کہ سکتیں جو بدقسمتی سے قرآن کی حقیقتوں کے قریب نہیں، قرآن مجید و حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقتیں اور اصطلاحات دنیا ہم جب تک دل کی گہرائیوں سے بیزار جائیں اور ان پر کامل دسترس نہ ہو اس وقت تک دینی انقلاب کے مطالب سمجھ میں نہیں آسکتے، دینی اقتدار اور حکومت الہیہ کی دعوت احرار در اصل ابراہیمی کو ان کی اپنی مرکزیت کی طرف بلانا ہے جس کی خوبصورتی صدیوں کی ہولناک گمراہیوں کے باوجود شگفتہ و رعنا ہے" (مفاہیم)

احرار لیگ کے بارے میں کہتے ہیں:

"لیگ کے ارباب اقتدار جو عیش کی آغوش میں پلے ہیں اسلام جیسے بے خوف دین اور مسلمانوں جیسے مجاہد گروہ کے سردار نہیں ہو سکتے، لیگ میں بجز سرمایہ کی کشش کے رکھا ہی کیا ہے قربانی و ایثار سے لیگ کا جیب و داماں بالکل خالی ہے، لیگ انگریزی استعمار کے اسیر شکاریوں کی نیم ہے، اس سے غریب مسلمانوں کی گلو خلاصی ضروری ہے، لیگ کے اکابر کے قول و عمل میں اختلاف نہیں تضاد ہے، ہمیں ان کے قول سے نہیں عمل سے اختلاف ہے (مفاہیم)

مجلس احرار اسلام کے بانی حضرات بر صغیر میں دینی انقلاب کے قیام اور حکومت الہیہ کے نفاذ کے کلی داعی تھے، انہوں نے اپنی جماعت مجلس احرار اسلام پلیٹ فارم پر لیے بہادر، جری، سچے کارکنوں اور رہنماؤں کو جمع کر لیا تھا جو صرف اللہ سے ڈرتے تھے، مجلس احرار کے ارکان کا ایک ہی عزم تھا کہ اس خطہ سے انگریزی اقتدار کا ٹاٹ ہمیشہ کے لئے لپیٹ دیا جائے، آج ایک دنیا ان کے بچے اور کھرے کردار پر شاہد عدل ہے کہ انہوں نے اپنا قول اپنے عمل سے سچا کر دکھایا، مجلس احرار اسلام کا ہر فرد شخصیت سازی، تقدس مآبی اور مفاد پرستی سے یکسر بے نیاز تھا، انہوں نے جو کچھ کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے لئے کیا، ان کی تمام توانائیاں اس عظیم مقصد کی تکمیل کے لئے وقف تھیں اکابرین احرار ان کے مخلص رفقاء نے کبھی مفاہمت کے موڑ پر نہ بیٹھ کر اسلام کا نام نہیں لیا، وہ تمام عمر کفر و شرک کے خلاف مزاحمت کے مورچہ میں بیٹھ کر جدوجہد کرتے رہے، انہوں نے ہمیشہ اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہا، ضمیر فروش خوشامد پسند آتشزبیاں تجوریوں اور انگریز کے ٹاؤٹوں کو سرمید ان لنکا ران کی للکار سے بزدلوں کے چہرے زرد ہو جاتے اور عشاق کا یہ قافلہ جس سمت بھی رواں ہوتا، عذار راستہ چھوڑ دیتے شاہ ولی اللہ سے احرار تک اس قافلے کے ہر فرد نے اپنے مفادات قربان کر کے مستقبل کے تحفظات سے بے پرواہ ہو کر اور گلشن دین کے تحفظ کیلئے مور چہ بند ہو کر عظیم جدوجہد کی ہے، وہ سب کے سب دین کے بے لوث سپاہی تھے۔

مجلس احرار اسلام کے رہنماؤں نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر دین ملک اور قوم کی بے پناہ خدمت کی ہے، احرار میں کوئی بھی دولت سے پیار کرنے والا نہیں تھا، جو دولت والا اس قافلہ حریت میں شامل ہوا، اس نے اپنی دولت اور مفادات دین پر قربان کرنے میں ایک لحہ بھی تاخیر نہیں کی، ضیغم احرار شیخ حسام الدین مرحوم نے لاکھوں روپے کا کلیم چھوڑ کر اپنے کٹیا نما مکان میں رہنا پسند کیا، مفکر احرار چوہدری افضل حق نے زمینداری اور تھانیداری کو خیر باد کہہ کے جیل اور دکھوں بھری زندگی بسر کرنے میں راحت محسوس کی، افضل حق کے گھر عید کے روز بھی کھانے کے لئے کچھ نہ ہوتا تھا، افضل حق اور ماسٹر تاج الدین انصاری کا مسکن دفتر احرار لاہور تھا دونوں نے یہیں موت کو لبیک کہا، احرار کارکنوں کے دوش پر جنازے اٹھے اور میانی صاحب میں آسودۂ خاک ہوئے، دہلی میں کرائے کے مکان میں رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ فقر و استغنا کو زیب تن کئے رخصت ہوئے اور سید عطاء اللہ شاہ نے کرایہ کے کچے مکان سے رخت سفر باندھا اور عقبیٰ کے چلے گئے، مولانا محمد گلشیر شہید نے کالا باغ اور دوسرے جاگیرداروں کا حکم ماننے سے انکار کر دیا اور مسلمانوں کے دکھوں سے انسانوں کی غلامی کا مکروہ نظریہ نکال باہر پھینکا، اس جرم کی پاداش میں وہ جاگیرداروں کے ظلم کا شکار ہو کر شہید کر دیئے گئے، احسن عثمانی جیل میں تشدد کا شکار ہوئے اور داعی اجل کو لبیک کہا، ہزاروں احرار رضا کاروں کا خون حصول آزادی کی جدوجہد کی نذر ہوا۔

محترم جمعیت العلماء ہند کو کردہ و نابتدا میں کانگرس کی امدادی جماعت تھی وہ کانگرس کے ضمیموں پر مذہبی جواز کا فتویٰ دے کر مسلمانوں میں اسے محترم بناتی تھی مگر ۱۹۳۸ء میں دل برداشتہ ہو کر کانگرس سے الگ ہوئی لیکن آسمان سے گرا کھجور پر اٹکنے کا معاملہ ہوا ایک سرمایہ داری کے نظام سے نکل کر دوسرے سرمایہ دار نظام کو مضبوط کرنے کا باعث ہوئی، ایسی قابل عزت جماعت نے نہایت نیک نیتی سے اسلامی حقوق کے تحفظ کیلئے سر آغا خان اور سر محمد شفیع سے مل کر مسلم کانفرنس کی بنیاد رکھی، اسی طرح ان مقدسین نے سرمایہ داری کی گلی سڑی لاشوں کو سینے سے زندہ کیا اور یہ مراد آبادی مردے زندہ ہو کر برسوں ملت کی بربادی کا باعث بنے رہے مسلم کانفرنس نے نہ خود کچھ کام کیا نہ کرنے دیا پھر اس تلخ تجربے کے بعد جمعیت کو کانگرس کی طرف رجوع کرنا پڑا اور ۱۹۳۳ء کی سول نافرمانی میں پھر کانگرس امدادی جماعت کے طور پر کام کرنا پڑا مگر جلدی کانگرسی ذہن سے غیر مطمئن ہو کر پھر لیگی سرمایہ داروں کی پشت پناہی کرنا پڑی اور مسٹر جناح کی قیادت قبول کر کے لیگ کے حق میں سخت ترین فتویٰ شائع کیا جس کے باعث کانگرس کے کلنک پر کھڑے ہونے والے مسلمانوں کو صاف شکست ہوئی اور لیگ ایک قوت بن گئی

اس جگہ یہ ماحول میں احرار نے اپنے لئے ایک بہت مشکل راستہ اختیار کیا جو نہ تو کانگرس پسند کرتی تھی نہ مسلم لیگ اور نہ جمعیت علماء ہند۔

چوہدری افضل حق فرماتے ہیں:

"احرار دونوں جماعتوں کے انتہا پسندوں سے دل تنگ ہیں، کانگرس کی اوہام پرستی اور لیگ کے اجتناب کلی کے درمیان مجلس احرار اسلام اعتدال کی سچی اور سیدھی راہ ہے، احرار وطن عزیز کی آزادی کے لئے ان تھک ہیں اور ساتھ ہی ایثار و قربانی کی بنا پر اقوام ہند بلکہ ساری دنیا کی سرداری کے متمنی ہیں، کانگرس جب آزادی کی جنگ کی ذکر کرتا ہوں جن کی موجودگی میں احرار لیگ یا کانگرس کے چھیڑے ہم مقدمہ کشمکش ہیں جب صلح کرے ہم زندہ قربانی حقوق کے طالب ہیں اسی لئے جنگ آزادی کی شمولیت پر لیگی مسلمان احرار کو ایک کانگرسی کا ایک شاخ سمجھتا ہے" (خطبات احرار ص ۳۱)

مجلس احرار اسلام کے قیام کا بنیادی سبب ان دو جماعتوں کی یہی نفرت تھی کہ یہ دونوں نفرت کی تہاؤں پر تھے اور اس کے پس منظر میں ہندوؤں، راشفیوں، ڈوڈیوں اور مرزائیوں کی وہ پلی جھگ تھی جو احرار پسندوں کو کسی طرح قبول نہ کرتی تھی اور احرار اس کیلئے کسی موقع کی تلاش میں تھے جس کے لئے نہرو رپورٹ کو راوی میں غرق کرنے کے واقعہ کو بہترین موقع سمجھا گیا اور احرار کے قیام کیلئے اجلاس بلا لیا گیا مان موضوعات پر گفتگوئیں بہت پہلے ہو چکی تھیں، خصوصاً ۱۹۲۳ء میں میانوالی جیل سے رہا ہونے کے بعد اکابر احرار مرتب دلی اور مدعیانہ میں مل چکے تھے جس

رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی
حضرت مولانا مفتی محمد احمد رحمانی لدھیانوی مرحوم (مفتی اعظم پنجاب)

بیاد

تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر شائع ہونیوالا ملک کا واحد اخبار

غازیان احمد مختار مٹ سکتے نہیں
خادمان مجلس احرار مٹ سکتے نہیں

الاحرار

مدیر اعلیٰ: عثمان رحمانی

پندرہ روزہ اُردو ہندی لدھیانہ (انڈیا)

سال۔4 شمارہ 71۔تاریخ 01-01-2005 بمطابق 20 ذی قعدہ 1425ھ قیمت -/5 سالانہ زرتعاون مع ڈاک خرچ -/130

درس قرآن

ہر حالت میں جہاد کیلئے نکلو

نکلو، خواہ ہلکے پھلکے ہو یا بوجھل، اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ یہ ہمارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

(سورۃ التوبہ:۴۱)

درس حدیث

ایک گروہ حق پر لڑتا رہیگا

عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ برابر حق پر لڑتا رہے گا، اور حق کے دشمنوں پر غلبہ پائے گا، حتیٰ کہ میری امت کا آخری شخص مسیح دجال سے لڑے گا۔

(ابوداؤد شریف)

احرار کے حقیقی بانی امام المجاہدین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

یوم احرار کانفرنس کے موقعہ پر حضرت مولانا سید انظر شاہ صاحب کشمیری، امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی و دیگر مقررین کا اظہار خیال

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی اس امت کو ہر باطل سے ٹکرانے کی تحریک کا آغاز فرمایا تھا، احرار اسی مقدس تحریک کی اقدار کی حفاظت کیلئے وجود میں آئی، احرار آخری سانس تک ختم نبوت کی حفاظت کرتے رہیں گے، قادیانیوں کو ہر انگیریوں سے باز آجانا چاہیئے، ختم نبوت کی حفاظت اور ملک کی آزادی کیلئے احرار کی قربانیاں ناقابل فراموش

لدھیانہ (الاحرار/عمران حسن) مجلس احرار اسلام ہند (پارٹی) کے قیام کے 75 سال مکمل ہونے پر لدھیانہ میں 2 جنوری بروز اتوار صبح دس بجے سول اسپتال کے وسیع وعریض میدان میں عظیم الشان "یوم احرار کانفرنس" کا انعقاد کیا گیا۔

اس موقعہ پر مہمان خصوصی عالم اسلام کی معروف شخصیت اور دارالعلوم وقف دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا سید انظر شاہ صاحب کشمیری مدظلہ تھے، کانفرنس کی صدارت احرار کے قومی صدر امیر احرار حضرت مولانا حبیب الرحمن ثانی لدھیانوی مدظلہ نے فرمائی، یوم احرار کی اس عظیم الشان کانفرنس میں پنجاب، ہریانہ، ہماچل، یوپی، اتراچل ودیگر صوبوں سے تقریباً 50 ہزار رضا کاران احرار اور فرزندان اسلام نے شرکت فرمائی، کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن، نعت شریف، اور امیر احرار کی طرف سے پرجوش کشائی کے ساتھ ہی رضا کاروں کی طرف سے ترانہ احرار پڑھ کر ہوا، اس موقعہ پر کانفرنس کی نظامت معروف شاعر علامہ منصور احمد منصور بجنوری نے کی، نیز نظامت کے فرائض مجلس احرار اسلام کے قومی ترجمان جناب عتیق الرحمٰن لدھیانوی نے انجام دیئے۔

کانفرنس میں جم غفیر کو خطاب کرتے ہوئے دارالعلوم وقف دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا سید انظر شاہ کشمیری نے کہا کہ مجلس احرار اسلام ہند وہ جماعت ہے جس نے ہمیشہ ملک وملت اور خاص طور پر ناموس ختم نبوت کی حفاظت کیلئے ہر طرح کی قربانیاں دی ہیں، شاہ صاحب نے کہا کہ ملک کی جنگ آزادی میں احرار کے کردار کو کسی بھی طرح فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے، انہوں نے کہا کہ مجلس احرار کے غیور رضا کاروں نے ہر دور میں آگے بڑھ کر مذہب اور ملک کی خدمت کی ہے، شاہ صاحب نے کہا کہ آج 75 سال بعد بھی احرار میں وہی جوش اور جذبہ موجود ہے جسے دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی مرحوم کا یہ مشن جاری رہے گا۔

انہوں نے کہا کہ امیر احرار مولانا ثانی کو یہ حق

باقی صفحہ 4 پر دیکھیں.....

یوم احرار کانفرنس کی قراردادیں

کل ہند مجلس احرار اسلام کے یوم تاسیس کے موقعہ پر منعقدہ "یوم احرار کانفرنس" میں اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں:

☆مجلس احرار اسلام ہند کا یہ عظیم اجتماع ہمدردی سے آئی تباہی پر متاثرہ افراد سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اور تمام اہل خیر حضرات سے اپیل کرتا ہے کہ طوفان سے متاثرہ افراد کی آگے بڑھ کر ہر ممکن مدد کی جائے۔☆مجلس احرار اسلام ہند عراق کے مظلوم مسلمانوں سے اظہار یکجہتی کرتے ہوئے حکومت ہند سے مطالبہ کرتی ہے کہ عراق کے مسئلہ پر خصوص موقف اختیار کیا جائے اور عراقیوں کی نسل کشی پر امریکی سامراج کی مذمت کی جائے۔☆یہ اجتماع پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی طرف سے آئے دن مسلمانوں کو پریشان کرنے کے منصوبوں پر حکومت پابندی لگائے، قادیانیوں کی طرف سے اسلام کا نام استعمال کرنے پر حکومت پابندی لگائے اور انکو غیر مسلم قرار دے۔☆احرار کی تحریک آزادی ہند قربانیوں کا ذکر تعلیمی نصاب میں داخل کیا جائے۔☆شہید بابری مسجد کو غیر مشروط طور پر دوبارہ اسی مقام پر تعمیر کیا جائے۔

☆یہ اجلاس ملک میں بڑھ رہی فرقہ پرستی پر شدید تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فرقہ پرست جماعتوں پر پابندی عائد کی جائے ☆احرار لیڈران ملک بھر کی اقلیتوں میں سیاسی بیداری پیدا کریں اور احرار کے سیاسی پلیٹ فارم پر مسلمانوں، دلتوں، پسکوں اور دیگر اقلیتی طبقوں کو متحد کیا جائے۔

☆مسلمانوں کے تمام مسلکوں (علماء دیوبند، علماء بریلوی، علمائے اہلحدیث) کے قائدین کو یکجا کرکے ملک گیر تحریک تحفظ ختم نبوت چلائی جائے ☆مسلمانوں کے علاوہ ملک کے دیگر مذاہب کے لوگوں کو قادیانیوں کی جنگ آزادی میں وطن مخالف سرگرمیوں سے آگاہ کیا جائے۔

☆قادیانیوں کے پاس آرہے یورپین ممالک سے فنڈ کی سی بی آئی سے تحقیق کروائی جائے۔

☆قادیانیوں کی حمایت کرنیوالی تمام سیاسی جماعتوں کا مسلمان بائیکاٹ کریں۔

احرار کانفرنس کی جھلکیاں

لدھیانہ 2 جنوری (الاحرار) آج یہاں سول اسپتال میدان میں ہوئی یوم احرار کانفرنس میں کچھ اس طرح کے مناظر دیکھنے کو ملے

☆موسم نے بھی احرار کا ساتھ دیا اور دو روز کی شدید سردی کے بعد آج زبردست دھوپ نکلی

☆کانفرنس میں شامل ہونے کیلئے احرار رضا کار منظم انداز میں مارچ کرتے ہوئے آئے

☆امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی اور مولانا انظر شاہ کشمیری کا استقبال تمام لوگوں نے کھڑے ہوکر کیا اور رضا کاروں نے انکو سلامی دی

☆احرار نعماؤں کے انداز سے غلط ثابت ہوئے مجمع اتنا بڑھ گیا کہ آس پاس کی سڑکیں بھی بھر گئیں

☆انتظام کرنے والے احرار رضا کار، موبائل فون، واکی ٹاکی، بیلٹ، ڈیجیٹر اور نگواریں لئے ہوئے تھے

☆جب سکھ شاعر سردار پنچھی نے نعت پڑھی تو لوگ جذبات میں جھوم اٹھے

☆امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن ثانی نے اپنے روایتی انداز میں شمشیر لیکر خطاب کیا

☆کانفرنس میں اللہ اکبر وملن عزیز زندہ باد، ختم نبوت زندہ باد، احرار پارٹی زندہ باد کے نعرے ہر دو منٹ پر لگتے رہے

☆کانفرنس کے میدان کے چاروں طرف میلے کی طرح کتابوں اور دیگر اشیاء کے اسٹالوں پر لوگوں نے کافی خریداری کی

☆پنجاب پولیس کی سکیورٹی سے زائد رضا کار مستعد نظر آئے

☆امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن نے ولولہ انگیز خطاب کے دوران لوگوں نے دونوں ہاتھ اٹھا کر نعرے لگائے

☆کانفرنس میں آئے لوگوں کی گاڑیوں کی وجہ سے جگراؤں پل تک سڑکیں جام ہوگئیں

☆رضا کاروں نے سکیورٹی کے مدنظر عام لوگوں کو کیمرہ اور ٹیپ لیجانے سے روکا

احرار انشاء اللہ قادیان میں داخل ہوں گے

یوم احرار کانفرنس کے موقعہ پر امیر احرار ہند مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی مدظلہ کا اعلان

لدھیانہ (الاحرار بیورو) گذشتہ ہفتے قادیانیوں کے سالانہ جلسے میں مکہ المکرمہ کے والیان کو ظالم بتاتے ہوئے قادیانیوں کے خلیفہ مرزا مسرور نے لندن سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت مکہ میں ظالموں کا راج ہے جو قادیانیوں کو وہاں جانے نہیں دیتے لیکن ایک وقت آئے گا کہ ہر ایک قادیانی حج کرنے آزادی سے مکہ جاسکے گا، آج یہاں یوم احرار کانفرنس کے موقعہ پر مرزا مسرور کی بات کا جواب دیتے ہوئے امیر احرار ہند مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی نے کہا کہ مکہ المکرمہ میں صرف اہل ایمان ہی داخل ہوسکتے ہیں، اور حج کرنے کی سعادت صرف مسلمانوں کو ہی حاصل ہوسکتی ہے قادیانی مسلمان نہیں، امیر احرار نے ولولہ انگیز انداز میں اعلان کیا کہ قادیانیوں کے لئے مکہ المکرمہ تو بہت دور کی بات ہے لیکن وہ وقت اب قریب ہے جب ایک بار پھر انشاء اللہ احرار قادیان میں داخل ہوکر جھوٹی نبوت کا بھرم توڑ دیں گے، امیر احرار نے کہا کہ قادیانی خوب جانتے ہیں کہ احرار جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں احرار کو قادیان کی زمین پر ختم نبوت کا پرچم لہرا کر ہی دم لینگے

امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی نے کہا کہ تاریخ شاہد ہے کہ ۱۹۳۴ء میں جب ملک پر انگریز کی حکومت تھی اور قادیانیوں کو مکمل انگریز کی سرپرستی حاصل تھی اس وقت بھی احرار نے اپنے قائد رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کی قیادت میں قادیان میں داخل ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ ہم قادیان میں داخل ہوکر اپنے اکابرین احرار کی سنت کو زندہ کرینگے امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن نے کہا کہ قادیانی خلیفہ نے حج بیت اللہ کے خادمین اور وہاں جانے والوں کو ظالم بتاتے فرزندان کو اسلام قادیان میں داخل ہونے کا راستہ دے دیا ہے، جب ہم قادیان میں داخل ہوں گے تو دنیا کو معلوم ہوجائے گا کہ ظالم کون ہیں۔

☆☆☆

سمرن جیت سنگھ مان مسلمانوں سے معافی مانگیں

لدھیانہ (الاحرار) یوم احرار کانفرنس میں متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کرکے سابق اکالی ممبر پارلیمنٹ اور اکالی دل امرتسر گروپ کے قومی صدر سمرجیت سنگھ مان کی طرف سے گذشتہ دنوں سرہند کے ایک مذہبی اجتماع میں عالم اسلام کے مشہور بزرگ حضرت شیخ مجدد الف ثانی سرہندیؒ کو (نعوذ باللہ) غدار بتائے جانے کی سخت مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ مان جلد از جلد مسلمانوں سے معافی مانگیں اس ضمن میں اپنے خطاب میں امیر احرار نے کہا کہ مان اکثر تنازعہ بیانات دیتے ہیں ان کی مسلم دشمنی کھل کر سامنے آگئی ہے اگر آئندہ انہوں نے کسی مسلمان بزرگ کی شان میں گستاخی کی تو ان کے خلاف پرزور حرمتی تحریک احرار چلائیں گے، قابل ذکر ہے کہ ۲۰۰۳ء میں مان نے قادیانیوں کو مسلمان بتایا تھا جس کے بعد احرار نے تحریک چلائی اور انہوں نے اپنا بیان واپس لے لیا تھا۔

قادیان میں داخل ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی ہم جمہوری حقوق کا استعمال کرتے ہوئے

☆احرار نے برصغیر کی آزادی کیلئے ہراول دستہ کا کردار ادا کیا ہے☆ احرار کی اسلام کے مایہ ناز اسلاف کے حقیقی وارث ہیں☆ قادیانیوں کی مجرمانہ ملک مخالف کارروائیوں پر حکومت کی خاموشی قابل حیرت ہے☆ قادیانیت کے ناپاک عزائم سے ملک کی غیر مسلم اقوام کو آگاہ کروایا جائے گا☆ حکومت کے چند وزراء کی طرف سے کی جارہی قادیانیوں کی پشت پناہی سے ملک کی آزادی کو شدید خطرہ لاحق ہوگیا ہے☆ احرار وطن عزیز کے خلاف قادیانی عزائم کو مٹی میں ملادیں گے☆ یوم احرار کانفرنس کے موقعہ پر مقررین کا اظہار خیال☆

باقی صفحہ ایک سے آگے.....

حاصل ہے کہ وہ ایک ہی تاریخ بنادیں، انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک میں کوئی بھی ایسی سیاسی جماعت نہیں ہے جسے دولت، اقتدار، مناد پیارا نہ ہو، صرف مجلس احرار اسلام ہند ہی واحد جماعت ہے، جس نے ملک کی آزادی سے لے کر معاشرتی خدمات غرض ہر ایک مقام پر خدمات نجام دیں لیکن کبھی اقتدار کی چاہت نہیں کی، حضرت مولانا انظر شاہ صاحب کشمیری نے پرجوش لہجے میں کہا کہ رضا کاران احرار کو مخاطب کرکے فرمایا کہ احراری وہی ہے جو قادیانی گود یکھتے ہی تاج ختم نبوت کی حفاظت کیلئے سینہ سپر ہوجائے۔

شاہ صاحب نے اپنے خطاب کے دوران حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا کہ حکومت جلد از جلد ایمیران مجلس احرار اکو جیل سے رہا کرے جو کہ حق گوئی اور بیباکی کی وجہ سے جیل میں ہیں، شاہ صاحب نے کہا کہ جھوٹے مقدمہ میں قادیانی سازش کے تحت جیل میں بند احرار کے احباب مجرم نہیں بلکہ اعزاز دینے کے قابل ہیں، اس موقعہ پر ہریانہ مجلس احرار کے صدر مولانا نور محمد صاحب چندنی نے تاریخ احرار پر تفصیل سے روشنی ڈالی، جبکہ احرار پنجاب کے صدر حافظ بلال طاہر مالیر کوٹلہ نے اکابرین احرار کی حیات وافکار پر بیان کیا، مجلس احرار اتر انچل کے صدر قاری نسیم منگلوری نے احرار اور تحریک تحفظ ختم نبوت پر بیان فرمایا، احرار کے قومی ترجمان عتیق الرحمن لدھیانوی نے احرار اور تحریک آزادی ہند پر تفصیلی بیان فرمایا۔

مجلس احرار اسلام ہند کے ابتدائی دور کے حالات اور اکابرین احرار بالخصوص رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ اور سید الاحرار سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو چشم خود دیکھنے اور سننے کی سعادت حاصل کرنیوالے غیر مسلم دانشور پروفیسر مہندر سنگھ چیمہ نے بیان فرمائے، اس عظیم الشان یوم احرار کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے مجلس احرار اسلام ہند کے قومی صدر امیر احرار مولانا حبیب الرحمن ثانی لدھیانوی مدظلہ العالی نے کہا کہ احرار کے حقیقی بانی امام المجاہدین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی دنیا کو ظلم وستم سے آزاد کروانے کی تحریک کا آغاز کیا تھا، انہوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام ہند کا منشور اسلامی تعلیمات ہیں جن پر احرار اپنے یوم تاسیس سے لیکر آج تک مضبوطی کے ساتھ قائم ہیں، امیر احرار مولانا حامد میانوی نے کہا کہ مجلس احرار اسلام ہند نے برصغیر کی آزادی کیلئے ہراول دستہ کا کردار ادا کیا ہے تحریک آزادی ہند میں احرار کی قربانیاں ناقابل فراموش ہیں انہوں نے کہا کہ احراری واحد جماعت ہے جس نے اپنے یوم تاسیس سے لیکر ملک کی آزادی تک بے باکانہ سلطنت برطانیہ سے نہ صرف ٹکر لی بلکہ انگریز کو ملک چھوڑنے پر مجبور کردیا، امیر احرار نے کہا کہ احرار نے ہی برصغیر کی عوام کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا اور انگریزی دور میں پھل پھول رہے قادیانی فتنہ کو سرد کردیا، انہوں نے کہا کہ دوسری جنگ عظیم کے موقعہ پر احرار رسول نافرمانی انگریز فوجی کی بھرتی کیخلاف تحریک اور تحریک کشمیر احرار کے وہ روشن کارنامے ہیں جن کا اعتراف انگریز مورخین نے بھی کیا ہے، امیر احرار مولانا حبیب الرحمن ثانی لدھیانوی نے کہا کہ ہم ہی اپنے مایہ ناز اسلاف کے حقیقی وارث ہیں کیونکہ احرار ہی ہیں کہ جن کو دیکھ کر غداران ملک، ملت فروشوں اور اسلام مخالف طاقتوں کو تکلیف ہونی شروع ہوجاتی ہے، حکومت کی طرف سے کی جارہی قادیانیوں کی پشت پناہی اور قادیانی شرانگیزیوں کی مذمت کرتے ہوئے امیر احرار مولانا ثانی لدھیانوی نے کہا کہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ ملک کی آزادی کے بعد اقتدار میں آنے لوگوں نے مجاہدین آزادی کو ان کا صحیح مقام نہیں دیا، اور اس کے برخلاف تاعمر انگریز حکومت کی چاپلوسی کرنے والے قادیانیوں کی حکومت پشت پناہی کررہی ہے خاص کر حکومت پنجاب کے کچھ وزراء آگے بڑھ کر قادیانیوں کا ساتھ دے رہے ہیں، جس سے ملک کی آزادی اور سلامتی کو شدید خطرہ لاحق ہوگیا ہے، امیر احرار مولانا ثانی لدھیانوی نے کہا کہ اگر قادیانی انگریزی سازش کی تکمیل نہ کرتے تو ملک پچاس سال قبل آزاد ہوگیا ہوتا۔

امیر احرار مولانا حبیب الرحمن ثانی لدھیانوی نے پرعزم پرجوش الفاظ میں کہا کہ جو بھی جماعت یا فرد تاج ختم نبوت کی طرف گندے عزائم لیکر بڑھے گا، احرار اسے سرنگوں کردیں گے، انہوں نے کہا کہ قادیانیت اسلام کو کمزور کرنے کی امریکی اور یہودی سازش ہے جسے کسی قیمت پر پورا نہیں ہونے دیا جائے گا، امیر احرار نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کیلئے احرار تحریک چلائیں گے، انہوں نے دلائل کی بنا پر کہا کہ قادیانی آج بھی ملک دشمن کارروائیوں میں ملوث ہیں گذشتہ دو سالوں میں تین قادیانی سے اسلحہ سمیت دہشت گردی کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں جن پر حکومت نے پردہ ڈال دیا ہے لیکن احرار وطن عزیز کے غداروں پر نگاہ رکھے ہوئے ہیں اور وطن عزیز کیخلاف قادیانی عزائم کو مٹی میں ملادیں گے۔

امیر احرار نے کہا کہ حیرت ہے کہ حکومت قادیانی اسٹیٹ کے منصوبے کے متعلق جانتے ہوئے بھی خاموش تماشائی بنی ہوئیہے، امیر احرار مولانا حبیب الرحمن ثانی لدھیانوی نے کہا کہ مجلس احرار اسلام ہند کے تمام رہنما اور رضا کار اپنا خون دیکر بھی تاج ختم نبوت کی حفاظت کرتے رہیں گے، امیر احرار نے کہا کہ شہید بابری مسجد کی اسی جگہ تعمیر کے ساتھ ہی ملک میں فرقہ پرستی کا خاتمہ ہوسکتا ہے، انہوں نے کہا کہ ملت فروشوں کو قوم کے سامنے بے نقاب کیا جائے گا، اور احرار مظلوم کی مدد کرنے کیلئے اپنی روایت پر قائم رہیں گے، کانفرنس میں ان حضرات نے خطاب کیا جن میں

☆ مولانا وکیل احمد قاسمی بیتاپوری
☆ مولانا فیاض احمد بیتاپوری
☆ مولانا مرسل صاحب جمالپور
☆ مولانا محمد اسحٰق انادری
☆ مولانا سعید احمد صاحب (ممبر ہریانہ وقف بورڈ)
☆ مفتی زاہد صاحب (ہریانہ)
☆ مولانا محمد الیاس صاحب گڑگاؤں
☆ مولانا محمد عمر صاحب فیروزپور جھرکہ
☆ مولانا محمد احمد صفر قاسمی انبالہ (صدر جمعیۃ علماء ہریانہ)
☆ مولانا قاری محمد خورشید قاسمی روپڑ
☆ حافظ جمیل احمد صاحب (انبالہ شہر)
☆ مولوی علی جان بخاری فریدآباد ہریانہ
☆ مولانا وحید الحسن قاسمی صاحب
☆ مولانا محمد ساجد صاحب گلابی باغ
☆ قاری محمد خالد صاحب گلابی باغ
☆ قاری محمد ارشد صاحب گلابی باغ
☆ قاری محمد شہزاد صاحب گلابی باغ
☆ مولانا مسرور عالم صاحب لوہارہ پنڈ
☆ قاری محمد یحیٰ صاحب
☆ حافظ سہارنپوری (قاری محمد اسحٰق)
☆ جناب غلام نبی صاحب کشمیری
☆ مجاہد آزادی سالا احرار ۱۹۴۱ء خورشید احمد بھارتی قریشی سہارنپور
☆ بلبل احرار مولانا قطب الدین صاحب
☆ مولانا خضر محمد صاحب (صاحبزادہ مولانا سید انظر شاہ صاحب)
☆ محمد ہارون صاحب فیروزپور
☆ محمد نعیم صاحب برقعی چوک نگینہ ہریانہ
☆ عبدالرحمان چندنی فریدآباد
☆ چوہدری محمد ساجد میوات
☆ محمد عرفان سلمانی (منگلور اتراچل)
☆ محمد شمشاد انصاری (منگلور اتراچل)
☆ حافظ محمد اسلام صاحب (منگلور اتراچل)
☆ مستری محمد اکبر صاحب (منگلور اتراچل)
☆ حافظ محمد اختر صاحب (نائب ناظم مدرسۃ المومنین منگلور اتراچل) کے نام قابل ذکر ہیں۔

یہ پچھتّر سالہ جشن مجلس احرار ہے

از۔ شاعر احرار علامہ منصور احمد منصور بجنوری

السلام اے سید الاحرار بھکھو السلام
ساری ملت کررہی ہے نسبتوں کا احترام
بھکھو کہتے ہیں حبیب الرحمن لدھیانویؒ
سب غلام احمق کے منصوبوں کا پردہ فاش ہے
اس نے جو اپنائی ان راہوں کا پردہ فاش ہے
تو نے احکام نبوت کو فروزاں کردیا
وہ غلام احمق کہ جو برطانیہ کا تھا غلام
احمقانہ گفتگو تھی فحش تھا اس کا کلام
اس کے پیروکار جو کچھ آج بھی موجود ہیں
یہ پچھتر سالہ جشن مجلس احرار ہے
آپ کا نقش قدم اب بھی بلند معیار ہے
قادیانیت سے جو ٹکرائیں وہ غازی بھی ہیں
آپ کے پیغام احراری کا گھر گھر ہے اثر
یہ حبیب الرحمن ثانی کی ہے فکر ونظر
جو کہ بھٹکی تھی یہاں پر آپ کی تحریک نے
اہل دل اہل نظر میں ہے ترا اعلیٰ مقام
قادیانیت کا تو نے ہی کیا قصہ تمام
ساری ملت کی ہوئی نوک قلم سے رہبری
کافر و مشرک کے پردوں کا بھی پردہ فاش ہے
آج بھی ان سر پھری باتوں کا پردہ فاش ہے
سارے ہندوستان کی ملت پہ احساں کردیا
وہ نبوت کا بھی دعویٰ کر گیا ہے بے لگام
لعنتیں سب بھیجتے ہیں اس کے اوپر خاص وعام
جس جگہ بھی ہیں وہ شیطان وملعین مردود ہیں
آپ کی تحریک کا اس قوم کو اقرار ہے
قوم یہ سوئی نہیں ہے آج بھی بیدار ہے
تیغ احراری کے جوہر دوست نو! دی بھی ہیں
آپ کی تحریک ہے آئینہ خیر البشر
قادیانیت کے سر پہ ہے مسلط وہ سپر
مانگ لی اس سے پناہ ہر گوشہ تاریک نے

احرار رہنماؤں نے مفتی اعظم کے مزار پر فاتحہ پڑھی

لدھیانہ (الاحرار) یوم احرار کانفرنس کے سلسلہ میں ملک بھر کے مختلف علاقوں سے آئے احرار رہنماؤں اور شیخ الحدیث حضرت مولانا سید انظر شاہ صاحب کشمیری مدظلہ العالی نے رئیس الاحرار مرحوم کے فرزند جلیل مفتی اعظم پنجاب حضرت مولانا مفتی محمد احمد رحمانی لدھیانویؒ کے مزار پر فاتحہ پڑھی، مفتی صاحب مرحوم نے پنجاب میں اس وقت اسلام کی نشاط ثانیہ کیلئے کام کیا جب ملک کی تقسیم کے بعد یہ خطہ بالکل اجڑ گیا تھا، آپ کا انتقال ۲۴ رمضان المبارک مطابق جون ۱۹۸۷ء میں ہوا تھا۔

لدھیانہ پہنچنے پر شاہ صاحب کا پرجوش استقبال

لدھیانہ (الاحرار) وقف دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا انظر شاہ صاحب کشمیری مدظلہ العالی کے یوم احرار کانفرنس میں شامل ہونے کیلئے لدھیانہ پہنچنے پر رضا کاران احرار نے آپ کا پرجوش استقبال کیا، دفتر الاحرار کے باہر پرچم احرار، شمشیروں اور اللہ اکبر کی صداؤں کیساتھ احرار رہنماؤں نے حضرت شاہ صاحب کا استقبال کیا، قابل ذکر ہے کہ شاہ صاحب یکم جنوری کی شب کو لدھیانہ پہنچے اور ۲ رجنوری کی صبح کو آپ نے مہمان خصوصی کے طور پر احرار کانفرنس میں شرکت فرمائی۔

بابری مسجد کی شہادت مفاد پرست قیادت ذمہ دار

لدھیانہ (الاحرار) ۶ ردسمبر ۱۹۹۲ء کو ہوئی تاریخی بابری مسجد کی شہادت کے ذمہ دار اصل میں وہ تمام مفاد پرست مسلم قائدین ہیں جنہوں نے چاندی کے چند سکوں کی خاطر اپنا ایمان فروخت کردیا ان خیالات کا اظہار کل ہند مجلس احرار پارٹی کے قومی ترجمان عتیق الرحمن لدھیانوی نے نامہ نگاروں کے سوالات کے جواب دیتے ہوئے کیا، عتیق الرحمن لدھیانوی نے کہا کہ چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ گواہ ہے آج تک اہل اسلام کو کسی میدان میں شکست نہیں ہوئی اور جب بھی کہیں پسپائی اختیار کرنی پڑی تو اس کے پیچھے غداران اسلام کا ہی ہاتھ تھا، عتیق الرحمن نے الزام لگایا کہ مسئلہ بابری مسجد کو لیکر ہندوستان کے مسلم لیڈران نے انتہائی درجے کی بزدلی اور ملت فروشی سے کام لیتے ہوئے قوم کو اندھیرے میں رکھا جس کا نتیجہ بابری مسجد کی شہادت کی شکل میں ظاہر ہوا، احرار کے ترجمان نے کہا کہ بابری مسجد اگر کوئی تاریخی مسجد نہ بھی ہوتی تب بھی مسلمانوں کے دلوں میں اسکا اتنا ہی احترام اور درد ہوتا جتنا کہ آج ہے، کیونکہ تمام مساجد اللہ کے گھر ہیں ان کی عظمت اور وقار کے مسئلہ میں مسلمان قوم کسی طرح کی کوئی بھی نازیبا حرکت برداشت نہیں کرسکتی، انہوں نے کہا کہ احرار ملک میں امن اور اتفاق کے خواہاں ہیں اور امن واتفاق کو مستحکم کرنے کیلئے شہید بابری مسجد کا اسی مقام پر تعمیر کیا جانا ضروری ہے اس لئے حکومت کو چاہئے کہ اس مسئلہ کو جلد از جلد حل کرے۔

امیر احرار نے پرچم احرار لہرایا

لدھیانہ (الاحرار) مجلس احرار اسلام ہند کے عزم وہمت اور استقامت کے ۷۵ سال مکمل ہونے پر منعقد یوم احرار کانفرنس کی ابتداء میں شمشیر بکف رضا کاروں کے جلوس میں امیر احرار پرچم گاہ تک تشریف لے گئے آپ نے پرچم احرار کی کشائی فرمائی جس کے ساتھ ہی رضا کاروں نے احرار کا عسکری ترانہ پڑھا اس موقعہ پر حضرت شاہ صاحب مدظلہ خاص طور پر موجود رہے

جھوٹے نبی مرزا غلام قادیانی کے ارتداد پر اول

فتویٰ تکفیر

از۔ مفتی اعظم حضرت اقدس مولانا شاہ محمد لدھیانویؒ

کتابچہ کی شکل میں منظر عام پر آچکا ہے، قیمت صرف ۱۵ روپے ہے ڈاک کے ذریعہ مفت حاصل کرنے کے لئے پانچ پانچ روپے کی دو ٹکٹ ایک لفافہ میں ارسال کریں اور کتابچہ حاصل کریں۔

Majlis Ahrar Islam Hind
140, Shahpur Road, Field
Ganj Chowk, Jama Masjid
Ludhiaia 141008 (Punjab)
INDIA

احرار مظلوم کی آواز ہیں اور ظالم کا جواب۔ سید الاحرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم

قادیانی فتنہ پھیلانے کیلئے

17 سو قادیانیوں کو حاجیوں کی شکل میں مکہ بھیجنے کا منصوبہ

الاحرار کا خصوصی انکشاف

دہلی سے حج کیلئے دو قادیانیوں کا ویزا کینسل، قادیانیوں کے عزائم مکمل نہ ہونے دینگے۔ اطہر لدھیانوی صدر احرار دہلی

لندن (الاحرار خصوصی نمائندہ) قادیانی جماعت کے اعلیٰ رہنماؤں نے حج کے موقعہ پر قادیانیت کی تبلیغ کیلئے 1700 افراد پر مشتمل ایک ٹیم حاجیوں کی شکل میں مکہ مکرمہ بھیجنے کی منصوبہ بندی کی ہے، قادیانیوں کے چودہ اہم مرکزی افراد اس ٹیم کی رہنمائی کریں گے، قادیانیوں کے انتہائی باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس سال حج کے موقعہ پر دنیا بھر سے آنے والے مسلمانوں کو ورغلانے کیلئے لندن سے قادیانیوں کے موجودہ خلیفہ مرزا مسرور احمد نے قادیانیوں کی ایک ٹیم جو کہ مختلف ممالک کے قادیانیوں پر مشتمل ہوگی روانہ کرنے کی منظوری دی ہے، ہندوستان سمیت یورپ، بنگلہ دیش، پاکستان، سے قادیانی مسلمانوں کے بھیس میں مکہ مکرمہ جائیں گے اور حاجیوں کے درمیان خفیہ طریقہ سے قادیانی عقائد اور نظریات کی تبلیغ کا کام انجام دیں گے، ذرائع کے مطابق اس کام کو انجام دینے کے لئے 14 رکنی اعلیٰ سطحی کمیٹی بنائی گئی ہے، جو ان 1700 قادیانیوں کو جہاز مقدس مکہ مکرمہ میں داخل کرنے میں مدد دیگی یہ کمیٹی ان قادیانیوں کو ضروری ہدایات اور قادیانی لٹریچر فراہم کریگی، ذرائع کے مطابق قادیانیوں کی اس کمیٹی میں جماعت قادیان کے سابقہ سکریٹری بال محمد گنڈوری، سابق ریجنل امیر جرمنی چوہدری سعید الدین گجر، یورپ کے ریجنل امیر ڈاکٹر سید بشارت احمد، میجر رانا وحید ظفر، منیر احمد منیب، طارق وڑائچ کولن، ڈاکٹر نصیر احمد، راجہ مسعود احمد، نیشنل سکریٹری محمد طاہر، حسن قابلی، قریشی مسعود، قریشی نصیر، اور رشید جاوید جیسے بڑے قادیانی شامل ہیں قابل ذکر ہے کہ یہ تمام قادیانی وفد اور ارکان اپنی پہچان چھپا کر حج کے موقعہ پر مکۃ المکرمہ جانے کی فراق میں ہیں، جبکہ مسعودی حکومت نے قادیانیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم قرار دی رکھا ہے، حج کے موقعہ پر مسلمانوں میں انتشار پھیلانے اور اتحاد کی سرگرمیاں تیز کرنے کیلئے ان قادیانیوں کو قادیانی جماعت نے موٹی رقم مہیا کرائی ہے، یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ حجاج مقدس جا کر فتنہ وشر پھیلانے کا منصوبہ رکھنے والے قادیانی جھوٹے نبی مرزا غلام کے عقیدت مند نہیں بلکہ قادیانی جماعت کے تنخواہ دار ملازم ہیں جن کی سرپرستی یہود و نصاریٰ کررہے ہیں۔

(دہلی) دہلی سے حاجیوں کے جم غفیر میں بھارت سے چھپ کر مکہ مکرمہ جانے کیلئے سعودی آنسہ سے حج کا ویزہ لگوا چکے دو قادیانی حجاز کیلئے روانہ ہونے ہی والے تھے کہ محکمہ احرار اسلام ہند صوبہ دہلی کے صدر محمد اطہر لدھیانوی ثم دہلوی کی بیداری نے ان کے ناپاک منصوبہ کو ختم کردیا، الاحرار کے ساتھ خصوصی بات چیت کے دوران صدر احرار دہلی محمد اطہر لدھیانوی نے بتایا کہ قادیانیوں کی طرف سے اکثر چھپ کر مکہ مکرمہ جانے کی کوششیں کی جاتی رہتی ہیں تاکہ وہ وہاں جا کر مسلمانوں میں انتشار پھیلائیں، انہوں نے بتایا کہ گذشتہ دنوں دو قادیانیوں نے اپنی پہچان چھپا کر بڑی ہوشیاری سے حج کا ویزہ لگوا لیا تھا لیکن جیسے ہی ان کو معلوم ہوا تو انہوں نے یہ روئداد کارروائی کی دونوں قادیانیوں کے متعلق تحریری طور پر سعودی ایجنسی کو مطلع کیا جس پر خت نوٹس لیتے ہوئے سعودی سفارتی حکام نے دونوں قادیانیوں کا ویزہ کینسل کردیا، انہوں نے کہا کہ احرار قادیانیوں کے ناپاک عزائم کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

قابل ذکر ہے کہ صدر احرار دہلی محمد اطہر لدھیانوی دہلی حج کمیٹی کے سکریٹری بھی ہیں اور حجاز کرام کی ہر سال آمد و رفت کے موقعہ پر نمایاں خدمات انجام دیتے ہیں۔

☆☆☆

رضا کاران احرار کا مارچ

لدھیانہ (الاحرار) مجلس احرار اسلام ہند کی ڈائمنڈ جبلی کی تقریب کے مدنظر آج ہزاروں رضا کاران احرار نے شاہ پور روڈ سبحان المدارس سے جامع مسجد تک منظم انداز میں مارچ کیا، رضا کاروں کی قیادت سالار مجاہد طارق رحمانی اور محمد عمران حسن کررہے تھے یہ مارچ منظم انداز میں قطار در قطار شروع ہوا، رضا کاران احرار نے سرخ و سبز احرار پرچم، شمشیریں اور نیزے اٹھا رکھے تھے، رضا کاروں نے احرار کا عسکری ترانہ ایک زبان ہوکر پڑھتے ہوئے مارچ کیا، سخت سردی اور تیز ہوا اور بارش شروع ہونے کے باوجود رضا کاران احرار نے بہترین ڈسپلن کا مظاہرہ کیا، مارچ کے ساتھ ساتھ پنجاب پولیس کی گاڑیاں چل رہی تھیں۔

کانفرنس میں اسیران ختم نبوت کو یاد کیا گیا

لدھیانہ (الاحرار) یوم احرار کانفرنس کے موقعہ پر مقررین اور خاص کر رضا کاروں نے اسیران ختم نبوت کو یاد کیا، اکثر رضا کاروں نے اپنے سالار اعلیٰ مولوی محمد عثمان رحمانی لدھیانوی کی کمی کو شدت سے محسوس کیا، کانفرنس میں اسیران ختم نبوت زندہ باد کی صدائیں بھی کئی رضا کاروں نے بلند کیں، قابل ذکر ہے کہ مجلس احرار اسلام ہند کے اسیران ختم نبوت گذشتہ تین سال سے ایک قادیانی مبلغ کے قتل کے الزام میں لدھیانہ سینٹرل جیل میں بند ہیں، مقدمہ زیر سماعت ہے۔

شاہ صاحب اور امیر احرار کی پریس کانفرنس

لدھیانہ (الاحرار) یوم احرار کانفرنس کی صبح کو دفتر احرار میں وقف دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا سید انظر شاہ صاحب کشمیری مدظلہ العالی اور کل ہند مجلس احرار اسلام ہند کے صدر امیر احرار حضرت مولانا حبیب الرحمن ثانی لدھیانوی نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس کو خطاب کیا، پریس کانفرنس میں ملک کے نامور اخبارات کے دو درجن سے زائد صحافیوں کے سوالات کے جواب ان حضرات نے دیئے۔

یوم احرار کانفرنس میں سرکردہ شخصیات نشان اعزاز سے سرفراز

لدھیانہ (الاحرار) مجلس احرار اسلام ہند کے عزم و ہمت اور استقامت کے ساتھ ۷۵ سال مکمل ہونے پر لدھیانہ میں منعقد عظیم الشان یوم احرار کانفرنس میں سرکردہ شخصیات کو احرار کے نشان اعزاز سے نوازا گیا، جبکہ دارالعلوم وقف دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا انظر شاہ صاحب کشمیری مدظلہ کو "رئیس الاحرار مولانا لدھیانوی ایوارڈ" دیا گیا، ان کے علاوہ مجلس احرار اسلام ہند سے ۱۹۴۶ء سے وابستہ شاعر ملت جناب قاری اسحٰق حافظ سہارنپوری ایڈیٹر نوائے وطن الہ آباد کو خصوصی نشان اعزاز دیا گیا، نیز امیر احرار مولانا حبیب الرحمن ثانی لدھیانوی مدظلہ نے شاعر اسلام علامہ منصور بجنوری جوائنٹ سکریٹری مجلس احرار اسلام ہند، جوان العمر صحافی قاری نسیم احمد منگلوری صدر مجلس احرار اترانچل، حافظ بلال طاہر صدر مجلس احرار پنجاب، مولانا نور محمد چندیانی صدر مجلس احرار ہریانہ، خورشید قریشی بھارتی ۱۹۴۱ء سالار مجلس احرار کو احرار کے نشان اعزاز سے نوازا گیا، قابل ذکر ہے نشان اعزاز دیتے وقت تمام سرکردہ شخصیات کا استقبال اللہ اکبر کی فلک شگاف صداؤں سے کیا گیا۔

☆☆☆

مجلس احرار ہریانہ کی طرف سے تحفظ ختم نبوت ترجمان کی تقسیم

آئمہ اور مبلغین عوام کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کریں۔ مولانا نور محمد چندیانی

فریدآباد (الاحرار/محمد علی جان بخاری) مجلس احرار اسلام ہریانہ کی جانب سے گذشتہ دنوں مولانا محمد اسحٰق صاحب مہتمم دارالعلوم میوات کی زیر صدارت جامع مسجد عیدگاہ سیکٹر 6 میں تحفظ ختم نبوت کے موقعہ پر آئمہ اور مبلغین کیلئے ایک خصوصی تربیتی کیمپ لگایا گیا جسمیں تقریباً پندرہ سو آئمہ مساجد اور مبلغین حضرات نے حصہ لیا، اس موقعہ پر علماء کرام کی منصبی ذمہ داری کے متعلق حضرت مولانا الحاج محمد سعید صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت ہریانہ نے بیان فرمایا جبکہ قادیانیت اور اس کے پس منظر پر مولانا محمد اسحٰق صاحب مہتمم دارالعلوم میوات نے تفصیل سے روشنی ڈالی، نیز قادیانی مرزئی قرآن پاک کی رو سے مرتد ہیں نیز قادیانیت کے پلان اور ان کے جال سے بچاؤ کی تدبیریں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب مہتمم مدرسہ میل کھیڑہ راجستھان نے بیان فرمائیں۔

حضرت مولانا شیر محمد صاحب امینی گھاسیڑہ نے قادیانیت اور مرزائیت کے باطل عقیدہ کے رد کرنے پُر دلائل خطاب کیا، قادیانیوں کیساتھ باہمی ربط و رشتہ داری کے مسائل پر حضرت مولانا زبیر صاحب نے روشنی ڈالی نیز مولانا مفتی مستقیم الدین صاحب خطیب جامع مسجد عیدگاہ بابا بگر فریدآباد اور حضرت مولانا محمد صدیق، شیخ جامعہ عین العلوم صدیقیہ نوح نے بھی خطاب کیا، آئمہ مساجد اور مبلغین کے اس کثیر اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے مجلس احرار اسلام ہریانہ کے صدر جانشین اسلاف حضرت مولانا نور محمد چندیانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کے ناپاک عزائم سے عوام کو آگاہ کرنا آئمہ کا فرض ہے جس سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی ہے۔

صدر احرار ہریانہ مولانا نور محمد چندیانی نے کہا کہ قادیانی لبادہ اسلام میں اسلام مخالف عناصر ہیں جن کو بے نقاب کرنا وقت کا اہم تقاضہ ہے، انہوں نے کہا کہ نہایت خوشی اور اطمینان کی بات ہے کہ ہریانہ کے علماء کرام اور مسلم لیڈران تاج ختم نبوت کی حفاظت کی تحریک میں احرار کا تعاون کررہے ہیں، مولانا نور محمد چندیانی نے کہا کہ ہریانہ کے غیور مسلمان قادیانوں کے جال میں آنے والے نہیں، صدر احرار ہریانہ نے کہا کہ قادیانی ہریانہ سے مایوس اور ناکام لوٹ رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ اس مرتبہ قادیانیوں کے سالانہ جلسہ میں ہریانہ سے کوئی ایک بھی مسلمان نہیں گیا جو کہ تحفظ ختم نبوت کے تئیں آئی بیداری کی زندہ دلیل ہے۔

انہوں نے الاحرار کو بتایا کہ مولانا نور محمد امام جامع مسجد بلم گڈھ، حاجی رمضان امام مسجد سیکٹر 6 عیدگاہ، مولانا شیر محمد امام مسجد پلول، مولانا انور امام مسجد مالپوری، مولانا کلیم سوہنا، مولانا حبیب اللہ، مفتی عبدالرشید مالپوری، مولانا محمد الیاس گاؤں کوٹ، قاری محبوب الحسن گاؤں مالب، صاحبزادہ باب الدین فرید آبادی و دیگر مسلم رہنما تاج ختم نبوت کی تحریک میں احرار کا مکمل تعاون کررہے ہیں، اس موقعہ پر مولوی محمد علی جان بخاری صدر احرار فرید آباد نے نمایاں طور پر خدمات انجام دیں۔

☆☆☆

۱۹۴۱ء کے سالار احرار نے کانفرنس کو زیست بخشی

لدھیانہ (الاحرار) یہاں منعقد "یوم احرار کانفرنس" میں ۱۹۴۱ء میں مجلس احرار اسلام یوپی کے سالار رہے جناب خورشید قریشی بھارتی (سہارنپوری) نے بھی ضعیف العمر ہوتے ہوئے بطور خاص شرکت کرکے کانفرنس میں چار چاند لگائے اور تمام شرکاء نے ان کے اس عمر میں موجود جذبۂ احرار کو سراہا۔

اترانچل میں خواتین نے بنایا "الاحرار" تبلیغ کا حصہ

روڑکی کی تبلیغی خواتین نے کی مجلس احرار اترانچل کے صدر سے ملاقات

منگلور (اترانچل) (الاحرار/نسیم منگلوری) اترانچل ریاست کے روڑکی اور منگلور شہر قصبوں میں مسلم خواتین نے اپنے اندر چھپے جذبۂ احرار کو بیدار کرتے ہوئے مجلس احرار اسلام ہند کے ترجمان پندرہ روزہ "الاحرار" کو اپنی تبلیغی کاوشوں میں شامل کرلیا ہے، جس سے ان کے اندر ایک جانب جہاں الاحرار کے ذریعہ اہم معلومات حاصل ہورہی ہے وہیں دوسری جانب ان کے اندر فتنہ قادیانیت کو نیست و نابود کرنے کیلئے ایک فضا اور جذبہ پیدا ہورہا ہے، اس کے علاوہ تعلیم نسواں کے اداروں میں بھی مسلم طالبات کے اندر الاحرار کو پڑھکر کچھ کر گذرنے کا ذوق و شوق پیدا ہورہا ہے۔

گذشتہ دنوں روڑکی کے مدرسہ عربیہ رحمانیہ گرلس ہائی اسکول کی معلمات محترمہ شاہین صاحبہ وغیرہ نے منگلور میں جامعہ اصلاح البنات کا دورہ کرنے کے بعد جامعہ کے مہتمم اور مجلس احرار اترانچل کے صدر جوان العمر صحافی قاری نسیم احمد منگلوری سے ملاقات کے دوران بتایا کہ جب سے ہمیں ماسٹر عبدالملک (پرنسپل ایم اے آر گرلس ہائی اسکول) کے ذریعہ الاحرار ملا تو روح کو ایسی تازگی ملی کہ اسے ہم نے اپنے پندرہ روزہ تبلیغی اجتماع کا حصہ بنالیا، جسے تمام خواتین نے پسند کیا، انہوں نے بتایا کہ تشنگی اتنی بڑھ گئی ہے کہ سیرابی کیلئے ہر ہفتے شمارہ کا انتظار رہنے لگا ہے، روڑکی کے اس تبلیغی خواتین کے وفد کو قاری نسیم احمد منگلوری نے الاحرار کا نیا شمارہ اور فتوی تکفیر کے نسخے پیش کئے اور مجلس احرار کی قربانیوں کے متعلق تفصیل سے بتایا، ادھر منگلور میں بھی محلہ ملکپورہ محلہ ٹولی، محلہ پٹھانپورہ وغیرہ میں ہونے والے خواتین کے تبلیغی اجتماع میں الاحرار پڑھ کر سنایا جاتا ہے، اس کی شرعات محترمہ وسیلہ بیگم صاحبہ نے کی جس کے بعد اکثر خواتین الاحرار کو پڑھنے کی بے حد مشتاق نظر آنے لگی ہے۔

قریبی گاؤں ڈھنڈیرہ (تالاب نگر روڑکی) سے ملی اطلاع کے مطابق گاؤں کے سماجی رکن جناب اشوکیاں سنگھ (دلت) نے مجلس احرار اسلام ہند کے ترجمان الاحرار کو اپنے مطالعہ کا ایک حصہ بنالیا ہے، اور ایک دوسرے کو پڑھنے کی ترغیب دیتے ہوئے دیکھے جاسکتے ہیں، ادھر مجلس احرار اسلام ہند کے امیر مولانا حبیب الرحمن ثانی لدھیانوی نے الاحرار کو خواتین کے ذریعہ تبلیغ کا حصہ بنائے جانے پر کہا کہ اب وہ دن دور نہیں جب خواتین اپنی تبلیغ کے ذریعہ کذاب اعظم مرزا غلام قادیانی کے پنجوں کے خرمن حیات کو اجاڑ دیں گی۔

یوم احرار کانفرنس کی عظیم الشان تقریب رامپور میں منعقد

احرار کی 75 سالہ تاریخ قربانیوں سے لبریز ہے۔ مولانا محمد صالحین قاسمی

رامپور (الاحرار/مولانا ساجد) مورخہ 26 دسمبر کو مجلس احرار یوپی کے رہنما اور ضلع احرار رامپور پارٹی کے صدر مولانا محمد صالحین قاسمی کی جانب سے احرار کے عزم و ہمت اور استقامت کے ساتھ 75 سال مکمل ہونے پر یوم احرار کی عظیم الشان تقریب دارالعلوم لاجپور کلاں میں دارالعلوم کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری یاسین امیری کی زیر صدارت منعقد کی گئی اس موقعہ پر مولانا تبین صاحب ندوی، مولانا ساجد اور رامپور ضلع احرار کے صدر مولانا محمد صالحین قاسمی نے کثیر اجتماع کو خطاب کیا، اس موقعہ پر ضلع رامپور کے احرار احباب اور عوام بڑی تعداد میں موجود تھے، اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد تبین ندوی نے کہا کہ یہ بڑے فخر کی بات ہے کہ مجلس احرار اسلام لگاتار 75 سال سے تاج ختم نبوت کی حفاظت کرتے آرہے ہیں، اور انشاء اللہ تادیر کرتے رہیں گے۔

انہوں نے کہا کہ احرار میں وہ جذبہ ہے جو جھوٹی نبوت کے خرمن پر برق کی طرح نازل ہوتا ہے اور اسے تار تار کردیتا ہے یوم احرار کی تقریب کو خطاب کرتے ہوئے ضلع رامپور مجلس احرار اسلام پارٹی کے صدر مولانا محمد صالحین قاسمی نے کہا کہ مجلس احرار نے جھوٹی نبوت کے قلاب کو الٹ دیا ہے اور ہر خاص اور عام پر اس بات کا انکشاف کردیا ہے کہ یہ جھوٹی نبوت مسلمانوں کیلئے میٹھا زہر ہے انہوں نے کہا کہ احرار اپنے اسلاف کے نقش قدم پر مکمل پیرا ہیں اور تاج ختم نبوت کی حفاظت کرتے رہیں گے، انہوں نے کہا کہ قادیانی اپنی ناپاک سازشوں میں ہرگز کامیاب نہ ہو پائیں گے، انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ مجلس احرار اسلام پارٹی میں شامل ہو کر ملت اور ملک کی خدمت کیلئے آگے آئیں تقریب کے آخر میں دارالعلوم کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد تبین امیری نے دعا فرمائی۔

☆☆☆

احرار وقت کا تقاضہ ہیں اس لئے دنیا کی کوئی طاقت "احرار" کو مٹا نہیں سکتی۔ مفکر احرار چودھری افضل حق مرحوم

مسلمان اپنی قوت سے شہید بابری مسجد کو اسی مقام پر تعمیر کرینگے۔ امیر احرار ہند

احرار کی اپیل پر ۶ر دسمبر کا دن یوم سیاہ کے طور پر منایا گیا، ملک کے مختلف مقامات پر احتجاجی مظاہرے

لدھیانہ 7دسمبر (پریس ریلیز) تاریخی بابری مسجد کی شہادت کے دن کو ملک بھر میں مسلمانوں نے مجلس احرار اسلام ہند کی اپیل پر یوم سیاہ کے طور پر منایا، ملک کے مختلف مقامات پر رضا کاران احرار نے احتجاجی مظاہرے کئے اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ بابری مسجد کو دوبارہ تعمیر کروایا جائے، احرار کے قومی صدر دفتر لدھیانہ پنجاب میں تاریخی جامع مسجد لدھیانہ کے باہر کئی ہزار رضا کاران احرار نے اپنے امیر مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی کی قیادت میں احتجاجی مظاہرے کئے، مظاہرین نے کالے جھنڈے اور سیاہ پٹیاں باندھ رکھی تھیں، نیز بینر اُٹھا رکھے تھے جن پر تحریر تھا "قسم خدا کی کھاتے ہیں مسجد وہیں بنائیں گے، مسجد کے قاتلوں کو گرفتار کرو" اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے امیر احرار ہند مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی نے کہا کہ ۶ر دسمبر ۱۹۹۲ء کو ہندو مذہبی جنونیوں نے تاریخی بابری مسجد کی عمارت کو حکومتی پہرے میں شہید کر دیا تھا لیکن مسجد تا قیامت مسجد ہی رہیں گی، انہوں نے کہا کہ بابری مسجد کے مقدمہ کا فیصلہ دنیا کی کوئی عدالت نہیں کر سکتی ہے؛ کیونکہ شریعت کا اس ضمن میں دوٹوک اعلان ہے کہ جس جگہ ایک مرتبہ مسجد بن گئی تا قیامت مسجد رہیگی، امیر احرار نے کہا کہ شوریہ دوس منانے والے بھاجپا ور کراپنے گریبان میں جھانکیں کیونکہ انہوں نے دو لاکھ جنونیوں کی فوج کے ساتھ ایک مسجد کو اس وقت گرایا جب حکومت نے مسلمانوں کو گرفت میں لے لیا تھا، امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن نے پُرعزم پُرجلال انداز میں اعلان کیا کہ مسلمان اپنی قوت سے بابری مسجد کو اسی مقام پر تعمیر کرینگے کیونکہ زندہ قومیں اپنا حق مانگا نہیں کرتے بلکہ چھین لیا کرتی ہیں، امیر احرار نے کہا اس اعلان کے ساتھ ہی فرزندان اسلام نے اللہ اکبر شہید بابری مسجد زندہ باد کی تکبیریں بلند کیں۔

امیر احرار نے کہا کہ ۶ر دسمبر بابری مسجد کی شہادت کا دن ہندوستان کی تاریخ کا سیاہ باب ہے، امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی نے کہا کہ ملک بھر میں دشوہندو پریشد، بجرنگ دل جیسی ہندو دہشت گرد تنظیمیں اشتعال پھیلا رہی ہیں اور حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے اس کے برعکس اگر کوئی مسلمان اپنے حق کیلئے آواز بلند کرتا ہے تو اسے دہشت گرد بتا کر سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا جاتا ہے امیر احرار نے کہا کہ دہشت گرد مسلمان نہیں بلکہ وہ ہیں جنہوں نے بابری مسجد کو شہید کر کے نہ صرف دہشت گردی کی ہے؛ بلکہ ظلم اور بربریت کا ننگا ناچ بھی کھیلا اور تا حال فرقہ پرستی کو بڑھاوا دے رہے ہیں۔

مرکزی حکومت اور یوپی حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی نے کہا کہ کانگرس اور ملائم سنگھ پارٹی نے اقتدار میں آنے سے قبل مسلمانوں سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اقتدار میں آتے ہی بابری مسجد کی تعمیر کو یقینی بنائیں گے لیکن اب دونوں جماعتیں اس سے منحرف ہو رہی ہیں جن کا خمیازہ انکو آئندہ انتخابات میں بھگتنا ہوگا، احرار کے رضا کاروں کی طرف سے بابری مسجد کے یوم شہادت کو بلیک کر کے گئے اس عظیم احتجاجی مظاہرے کی وجہ سے ٹریفک کا نظام بڑی حد تک متاثر ہوا اس موقعہ پر سخت سیکورٹی انتظامات کئے گئے تھے، دفتر احرار سے جاری پریس ریلیز میں بتایا گیا کہ حیدر آباد دکن میں احرار کے قومی نائب صدر محمد باقر حسین شاز ہمبوہ جھارکھنڈ احرار کے صدر سید شہاب اختر ہریانہ میں احرار کے صدر نور محمد چندینی ،صوبہ دہلی احرار کے صوبائی صدر مولانا سلیم ،ممبئی میں احرار کے قومی جنرل سکریٹری مولانا بلال قاسمی ،یوپی الہ آباد میں احرار کے رہنما محمد یامین ،مالیر کوٹلہ پنجاب میں احرار کے صوبائی صدر حافظ محمد بلال طاہر بانک اور حیدر آباد میں آندھرا پردیش احرار کے صدر جناب صوفی ریاض علی قادری صوفی نے اپنے اپنے صدر مقام پر بابری مسجد کی شہادت کو بلیک یوم سیاہ منایا، نیز پنجاب کے تمام شہروں میں رضا کاران احرار نے علاقائی احرار لیڈران کی رہنمائی میں مظاہرے کئے، آل انڈیا مجلس احرار اسلام کی طرف سے ایک میمورنڈم بھی صدر جمہوریہ ہند جناب اے پی جے عبدالکلام کو بھیجا گیا، جس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ جلد از جلد غیر مشروط طور پر شہید بابری مسجد کی تعمیر کروائی جائے۔

نام ہے دوستو! بابری مسجد میرا

اپنے وطن کی تابندہ نشانی ہوں میں
دین اسلام کی پاکیزہ کہانی ہوں میں
بزم عالم کا ہر ذرّہ ہے شاہد میرا
نام ہے دوستو! بابری مسجد میرا
باعث وسعت توحید ہے میری تعمیر
میری پیشانی پہ قرآن کی لکھی تھی تفسیر
میرے کچھ چاہنے والوں نے سجایا تھا مجھے
دین اسلام کی بنیاد بنایا تھا مجھے
کیا ہوں میں تم بھی تاریخ اٹھا کر دیکھو
ہو جو فرصت تو میرے پاس تم آ کر دیکھو
سارے انسانے کا عنوان بدل جائے گا
جھوٹ اور سچ کا پتہ خود تمہیں چل جائے گا
میری جاں کی میں اٹھا ہے ظلم کا طوفان آج
وقت پھر مانگ رہا ہے میری عظمت کا خراج

نیز مختلف خبر رساں ایجنسیوں کے مطابق ملک بھر میں مسلمانوں نے شہید بابری مسجد کا دن یوم سیاہ کے طور پر منایا کرنا ٹک میں پولیس کی پابندی کے باوجود فرزندان اسلام نے مظاہرے کئے اور گرفتاری بھی کرائی گئی

شہید بابری مسجد مسلمانوں کی موت وحیات کا مسئلہ ہے

بابری مسجد کو بھولا نہیں جاسکتا، مسجد کی تعمیر ہو کر رہیگی

محمد باقر حسین شاز نائب صدر احرار کا بیان

حیدر آباد (الاحرار) ۶ر دسمبر یوم سیاہ کے موقعہ پر حیدر آباد دکن میں کل ہند مجلس احرار پارٹی کے قومی نائب صدر جناب محمد باقر حسین شاز نے کہا کہ گذشتہ ۱۲ سالوں میں مسلمانوں نے ایک لمحے کیلئے بھی بابری مسجد کو فراموش نہیں کیا ہے کیونکہ شہید بابری مسجد مسلمانوں کی موت وحیات کا مسئلہ ہے، انہوں نے کہا کہ فرقہ پرست عناصر نے بابری مسجد کو شہید تو کر دیا اس کے بعد فرقہ پرست بھاجپا پارٹی اقتدار میں بھی رہی لیکن ان میں ہمت نہیں ہوئی کہ شہید بابری مسجد کی جگہ رام مندر تعمیر کر سکیں کیونکہ فرقہ پرست اس بات کو جان گئے ہیں کہ مندر کی تعمیر جمہوریت کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوگی، احرار کے نائب صدر نے کہا کہ بابری مسجد کی شہادت کے اصل ذمہ دار مسلمانوں کے بزدل اور مفاد پرست قائدین ہیں جنہوں نے مسجد کا سودا اسے اینٹ اور گارے سے بنی عمارت سمجھ کر کر لیا، محمد باقر حسین شاز نے کہا کہ بابری مسجد مسلمانوں سے فریاد کر رہی ہے کہ تم نے ٹکڑہ طیبہ کا اقرار کر کے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے باوجود اپنا ایمانی فریضہ انجام نہیں دیا میری حفاظت کے حقوق اوانہیں کئے مسلمانو! کل قیامت کے روز کیا جواب دو گے، انہوں نے کہا کہ ملک میں جمہوریت ہے جمہوریت میں بھی اپنے حقوق حاصل کرنے کیلئے متحدہ کوشش کرنی پڑتی ہے، شہید بابری مسجد کی تعمیر نو کیلئے جمہوری طریقہ سے مسلمانوں کو متحد ہو کر کوشش کرنی ہوگی، دعاؤں کیساتھ ساتھ جمہوری جنگ لڑنی ہوگی، انہوں نے کہا کہ آزادی وطن سے قبل بھی اور بعد میں بھی مسلمانوں نے بیشمار مصائب برداشت کئے ہیں لیکن بابری مسجد کی شہادت کو مسلمان بھولنے والے نہیں بابری مسجد کی تعمیر اسی جگہ ہو کر رہے گی، محمد باقر حسین شاز نے کہا کہ مسلک کی آڈ لیکر مسلمانوں کو لڑوانے والے نام نہاد قائد اور ملائی اپنے گریبان میں جھانکیں قوم کی اگر صحیح رہنمائی نہیں کر سکتے تو پھر اپنے گھر بیٹھ جائیں لیکن خدا کیلئے قوم کے اتحاد کو مزید پارہ پارہ نہ کریں۔ محمد باقر حسین شاز نائب صدر مجلس احرار پارٹی کنوینر انٹرنیشنل غریب نواز مشن نے کہا کہ انشاء اللہ بابری مسجد کی تعمیر نو ہوگی جس کے ساتھ ہی ملک میں مسلمانوں کے اندر ایک نئے اتحاد اتفاق اور وقار کے دور کا آغاز ہوگا۔

اسیران ختم نبوت کی قربانی رائیگاں نہیں ہوگی

تحفظ ختم نبوت کیلئے کام کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، سینٹرل جیل لدھیانہ میں مولانا نور محمد چندینی کا خطاب

لدھیانہ (الاحرار) مجلس احرار اسلام صوبہ ہریانہ کے صدر مولانا نور محمد صاحب چندینی اسیران ختم نبوت سے ملاقات کیلئے خصوصی طور پر سینٹرل جیل لدھیانہ تشریف لائے جہاں انہوں نے مولوی محمد عثمان رحمانی لدھیانوی و دیگر اسیران سے تفصیلی گفتگو فرمائی اس موقعہ پر آپ کو جیل حکام سے خصوصی اجازت حاصل کر کے اندر بیرک میں بھیجا گیا جہاں جیل میں بند تمام مسلمانوں نے آپ کا پُرجوش استقبال کیا، نماز عصر کے بعد آپ نے جیل میں خطاب فرمایا اس موقعہ پر تمام اسیر موجود تھے، مولانا نور محمد صاحب نے حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گناہوں سے توبہ کر کے انسان پاکیزہ زندگی کا آغاز کر سکتا ہے کیونکہ سچے دل سے کی گئی توبہ اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہو جاتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ تاج ختم نبوت کی حفاظت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے کیونکہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اس سے انکار کرنیوالا شخص یا جماعت ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا، مولانا نور محمد نے اسیران ختم نبوت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خوش قسمت ہیں یہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے تاج ختم نبوت کی حفاظت کیلئے پسند فرمایا ہے ان کی قربانی انشاء اللہ رائیگاں نہیں جائیگی۔ انہوں نے کہا کہ ہر دور میں مسلمانوں نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کیلئے قربانیاں دی ہیں اور دیتے رہیں گے، یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہیگا۔

مولانا نے برصغیر کے مشہور بزرگ اور اپنے پیر جناب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوریؒ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت رائے پوریؒ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی مرحوم اور سید الاحرار عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم کی تحریک رد قادیانیت میں سرپرستی فرمائی تھی، مولانا نور محمد چندینی صدر احرار ہریانہ نے کہا کہ مجھے آج یہاں جیل میں اندر آ کر یہ محسوس ہو رہا ہے کہ مومن جہاں بھی رہتے ہیں پوری فضا کو ہی اسلامی بنا دیتے ہیں۔

آپ حضرات کے اسلامی جذبہ اور یوں نمازوں کی پابندی اور اخلاق وسلیقہ کو دیکھ کر یہ جگہ (بیرک) مجھے جیل محسوس نہیں ہو رہی ہے، مولانا نے حاضرین کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی بھی کام بغیر محنت کے مکمل نہیں ہو سکتا ہے، اس لئے تکمیل اسلامی زندگی گزارنے کا عہد کرتے ہوئے اس عہد پر قائم رہیں تو انشاء اللہ آپکی محنت رنگ لائے گی، اسیران ختم نبوت سے گفتگو کرتے ہوئے مولانا چندینی نے فرمایا کہ آپ حضرات کے ساتھ لاکھوں مسلمانوں کی دعائیں ہیں وہ وقت قریب ہے جب آپ حضرات باعزت رہا ہوں گے۔

انہوں نے کہا کہ قادیانیت خواہ کتنا بھی روپیہ خرچ کر لے یا حکومت کی طاقت جھونک دے انشاء اللہ فتح حق کی ہوگی، خطاب کے بعد مولانا نے رقت آمیز الفاظ میں دعا کروائی نیز مغرب کی نماز کی امامت بھی فرمائی آپ کے ساتھ دار العلوم لدھیانہ کے طالب علم محمد عارف ودیگر موجود تھے۔

☆☆☆

قادیانیوں کا سالانہ جلسہ بری طرح ناکام، مرزئی پریشان

غیر مسلموں کو لڈو پیاں پہنا کر جلسہ گاہ میں بٹھایا، مبلغ خالی لوٹے، قادیانیوں کے جلسہ میں تحفظ ختم نبوت کے اشتہارات تقسیم ہوئے

قادیان (الاحرار) جھوٹی نبوت کے گڑھ قادیان میں ہونیوالا ہر سال قادیانیوں کا تین روزہ سالانہ جلسہ اس مرتبہ بھی بری طرح ناکام ہو گیا، قادیانی مبلغ ہر سال کی طرح اس سال بھی الو کا پھندا لیکر عام مسلمانوں تک گئے لیکن رضا کاران احرار کی بیداری کی وجہ سے ان کو خالی لوٹنا پڑا۔

قادیان سے موصولہ اطلاعات کے مطابق جلسہ گاہ کو پر کرنے کیلئے اس مرتبہ قادیانیوں نے غیر مسلم طبقہ کے لوگوں کو کمبل اور سلائی مشین بانٹنے کی لالچ میں قادیان بلایا اور اگھوٹو پیاں پہنا کر جلسہ گاہ میں بٹھایا گیا تا کہ میڈیا کے ذریعہ باہری دنیا کو یہ باور کروایا جائے کہ مسلمانوں نے اس جلسہ میں حصہ لیا ہے، تاج ختم نبوت کی حفاظت اور ریش کی آزادی کی حفاظت کر رہے مجلس احرار اسلام ہند کے رضا کاروں کی وجہ سے اس مرتبہ مرزئی خاصے پریشان نظر آئے قادیانی مقررین اپنے جلسہ میں احرار پر سخت نکتہ چینی بھی کی اور احرار کے خلاف حکومت کو ایکٹ اور درخواست دی ہے کہ احرار سے قادیانی جماعت کو خطرہ ہے سالانہ جلسہ میں رضا کاران احرار کی غیر متوقع آمد کو لیکر قادیانی خاصے پریشان نظر آئے، پاکستان سے آئے ایک قادیانی نے بڑی حیرت کیساتھ اپنے ہم جماعت ہندوستان کے قادیانیوں کو پوچھا کہ کیا یہاں بھی احرار والے ہیں؟

قادیانیوں کے اس مرتبہ کے سالانہ جلسہ میں پہلی بار حکومت پنجاب کا کوئی نمائندہ شامل نہیں ہوا کیونکہ حکومت کو بھی آہستہ آہستہ یہ سمجھ آ رہا ہے کہ پوری دنیا کے مسلمان قادیانیوں کو غیر مسلم سمجھتے ہیں اور قادیانی بیٹھی زبان میں تیز نشتر ہیں روزنامہ امر اجالہ کے مطابق قادیانیوں کے سالانہ جلسہ میں دوسرے روز اس وقت افراتفری پھیل گئی جب احرار کے تحفظ ختم نبوت کے پوسٹر جلسہ گاہ میں اندر داخل ہو کر چند مسلم نوجوانوں نے بانٹنے شروع کر دیئے اس دوران پولیس نے مسلم نوجوانوں کو پکڑ لیا لیکن کیونکہ عوام کو سچائی سے آگاہ کرنا ہر ایک کا بنیادی حق ہے اس لئے ان نوجوانوں کو رہا کر دیا گیا، امر اجالہ کے مطابق جب نامہ نگاروں نے قادیانی جماعت کے لیڈروں سے احرار کے ان اشتہارات کے متعلق سوالات کئے قادیانیوں نے جواب دینے سے انکار کر دیا۔

☆☆☆

بھارت کی جنگ آزادی اور مجلس احرار اسلام

از قلم۔ عثمان رحمانی لدھیانوی

1857 کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد انگریز حکومت نے بڑی شدت کے ساتھ آزادی کے لاوے کو سرد کردیا؛ لیکن شمع آزادی کے شعلے بجھنے کے بجائے راکھ کے نیچے سلگتے رہے اور آخرکار ان شعلوں نے دبی ہوئی آگ کو پھر سے بھڑکا دیا، ملک بھر میں مختلف جماعتیں اور انفرادی شخصیتوں نے غلامی کی زنجیر توڑنے کا عزم کرتے ہوئے میدان عمل میں قدم رکھا۔

جنگ آزادی کے بے لوث پروانوں کی ایسی ہی ایک جماعت کا نام ہے ''مجلس احرار اسلام ہند'' مجلس احرار اسلام کا قیام ۲۹ر دسمبر ۱۹۲۹ء میں مشہور مجاہد آزادی رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی اور ان کے رفقاء سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا داؤد غزنوی، مولانا ظفر علی خان، چودہری افضل حق، شیخ حسام الدین جیسے مجاہدین آزادی نے لاہور میں کیا، مجلس احرار اسلام نے بھارت کی جنگ آزادی میں وہ نمایاں قربانیاں دیں ہیں کہ جن کے ذکر کے بغیر جنگ آزادی ہند کا تاریخ مکمل ہے، مشہور ڈاکٹر تارا چند نے اپنی کتاب ''ہسٹری فریڈم موومنٹ ان انڈیا'' صفحہ نمبر ۲۸۲ پر احرار پارٹی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مجلس احرار اسلام ہند کے لیڈران خاص کر رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ نے انگریز حکومت کیخلاف نمایاں طور پر جدوجہد کا آغاز کرتے ہوئے سب سے پہلے غیر مشروط طور پر ملک کو آزاد کرنے کا فیصلہ کیا، قابل ذکر ہے کہ مجلس احرار اسلام ہند گرچہ تحریک آزادی ہند میں مسلمانوں کی جماعت کے طور پر جانی جاتی ہے، لیکن احرار کے لیڈران نے ملک کی آزادی کی تحریک میں بلا تفاظ مذہب وملت تمام مذاہب کے افراد اور لیڈران کے ساتھ مل کر کام کیا۔

مجلس احرار اسلام نے اپنے قیام کے صرف دو سال میں ہی انگریز سے اپنا وجود تسلیم کروالیا؛ کیونکہ احرار صرف نام کے ہی نہیں؛ بلکہ اصل زندگی میں بھی احرار ثابت ہوئے تھے، احرار کا مطلب ہے حر، یعنی آزاد یعنی آزادلوگوں کی آزاد پارٹی جسے سوائے آزادی کے کوئی اور شرط منظور نہ تھی، ۱۹۲۹ء کا دور تھا جب جنگ آزادی کے تحریک میں ہر بڑا اور چھوٹا شامل ہونے لگا تھا ایسے حالات میں احرار پارٹی کے کھلم کھلا انگریز کی مخالفت کرنی شروع کردی احرار کے بانی مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی کو انگریز نے گرفتار کرلیا اور جب آپ کو دوجہ اول مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا تو مولانا لدھیانوی نے انتہائی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ انگریز حکومت ظالم ہے اور ظلم کیخلاف آواز اٹھانا جرم ہے تو میں اپنا جرم قبول کرتا ہوں۔

حق گوئی، بیباکانہ پن، بے خوفی، انتہائی جرأت مندانہ اقدام یہ وہ خاصیتیں تھیں جنہوں نے احرار پارٹی کو ملک کی دیگر سیاسی جماعتوں میں ایک الگ اور منفرد مقام پر پہنچا دیا تھا۔ شروع سے ہی احرار پارٹی کی اصل قوت احرار کے رضاکاروں کو سمجھا جاتا رہا ہے، تحریک آزادی کے دوران احرار پارٹی پہلی وہ واحد جماعت تھی جس کے پاس منظم ڈیڑھ لاکھ رضاکار ہوا کرتے تھے، یہ رضاکار بہت بڑی قوت تھی جس سے انگریز حکومت خوفزدہ رہنے لگی، احرار کے لیڈران اپنے رضاکاروں کو اپنی اولاد سے بڑھ کر پیار کرتے تھے، تاریخ کے اوراق میں رضاکاران احرار کے کارنامے جلی حروف میں درج ہیں، انگریز حکومت کیخلاف ۱۹۲۹ء سے لیکر ۱۹۴۷ء تک احرار پارٹی نے جتنی بھی تحریکیں چلائی ان رضاکاروں نے ان تحریکوں کو اپنی جان کی بازی لگا کر کامیاب کیا۔

تحریک آزادی کے دوران کئی مرتبہ ہزاروں کی تعداد میں احرار رضاکار گرفتار ہوئے ان پر انگریزی حکومت نے انتہائی تشدد کیا، مختلف تحریکوں میں یہ رضاکار شہید بھی ہوئے لیکن کبھی ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹے ۱۹۲۹ء میں سول نافرمانی کی تحریک میں احرار پارٹی نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ۱۰ر ہزار ورکروں نے گرفتاریاں دیں احرار لیڈران نظر بند کردیئے گئے، ۱۹۳۱ء میں جب کشمیر میں مہاراجہ نے یونین جیک اتروادیا اور پھر انگریز نے ایک سازش کے تحت کشمیری عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی تو احرار نے تحریک کشمیر اپنے ہاتھ میں لے لی ملک بھر سے ہزاروں احرار رضاکار کشمیر پہنچ گئے اور جیلیں بھردی گئیں، حکومت کشمیر کو احرار کے مطالبات تسلیم کرنے پڑے اسی طرح جب ۱۹۳۹ء جنگ عظیم کا آغاز ہوا اور انگریز نے ملک بھر میں فوجی بھرتی شروع کردی تو مجلس احرار اسلام ہند نے نہ صرف انگریز فوج میں بھرتی کے بائیکاٹ کا اعلان کیا؛ بلکہ حکومت کیخلاف ایجی ٹیشن شروع کردیا، تمام احرار لیڈران کو انگریز نے گرفتار کرلیا اور جیلوں میں ڈال دیا، احرار رضاکاروں کو کوئی احرار رضاکار شہید ہوتا تو احرار یہ سمجھتے کہ اب احراریوں کو دبانے کیلئے ظلم اور تشدد کا بازار گرم کردیا جاتا، احرار رضاکار گرفتار کئے گئے تھانوں میں طرح احرار لیڈران اپنے رضاکاروں پر نازاں ہوا کرتے تھے احرار کے بانی رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ کو کئی اہم موقعوں پر اپنے خطاب کے دوران یہ کہتے سنا گیا کہ ''میرے پاس نصف لاکھ منظم رضاکار ہیں جو ملک کی کسی بھی سیاسی جماعت سے بڑی قوت ہے'' انگریز حکومت کے اعداد وشمار کے مطابق تمام احرار لیڈران نے مختلف اوقات کے اندر دس سال کا عرصہ ملک کی آزادی کیلئے جیلوں میں گزارا، احرار کے بانی مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی قوت عمل کے قائل تھے ان کے یہاں پلانوں کی کوئی اہمیت نہ تھی، ان کا ماننا تھا کہ عمل کرو اور عمل کرتے کرتے مرجاؤ، احرار پارٹی نے ملک کو آزاد کروانے کیلئے بے شمار کارنامے انجام دیئے ہیں، احرار پارٹی نے ملک کو آزاد کروانے کیلئے جو کوششیں کی تھیں، انگریز کے حمایتیوں اور نوڈیوں کو احراریوں نے بے نقاب کرکے ملک کی آزادی کو تقویت پہنچائی، انگریز نے جب پھوٹ ڈالو اور راج کرو کی حکمت عملی کے تحت مسلمانوں کو آزادی کی لڑائی سے نصف لاکھ منظم رضاکار ہیں جو ملک کی کسی بھی سیاسی جماعت سے بڑی قوت ہے'' انگریز حکومت کے اعداد وشمار کے مطابق تمام احرار لیڈران نے مختلف اوقات کے اندر دس سال کا عرصہ ملک کی آزادی کیلئے جیلوں میں گزارا، احرار کے بانی مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی قوت عمل کے قائل تھے ان کے یہاں پلانوں کی کوئی اہمیت نہ تھی، ان کا ماننا تھا کہ عمل کرو اور عمل کرتے کرتے مرجاؤ، احرار پارٹی نے ملک کو آزاد کروانے کیلئے جو کوششیں کی تھیں، انگریز کے حمایتیوں اور نوڈیوں کو احراریوں نے بے نقاب کرکے ملک کی آزادی کو تقویت پہنچائی، انگریز نے جب پھوٹ ڈالو اور راج کرو کی حکمت عملی کے تحت مسلمانوں کو آزادی کی لڑائی سے نصف لاکھ منظم رضاکار ہیں جو ملک کی کسی بھی سیاسی جماعت سے بڑی قوت ہے'' انگریز حکومت کے اعداد وشمار کے مطابق تمام احرار لیڈران نے مختلف اوقات کے اندر دس سال کا عرصہ ملک کی آزادی کیلئے جیلوں میں گزارا، احرار کے بانی مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی قوت عمل کے قائل تھے ان کے یہاں پلانوں کی کوئی اہمیت نہ تھی، ان کا ماننا تھا کہ عمل کرو اور عمل کرتے کرتے مرجاؤ، احرار پارٹی نے ملک کو آزاد کروانے کیلئے جو کوششیں کی تھیں، انگریز کے حمایتیوں اور نوڈیوں کو احراریوں نے بے نقاب کرکے ملک کی آزادی کو تقویت پہنچائی، انگریز نے جب پھوٹ ڈالو اور راج کرو کی حکمت عملی کے تحت مسلمانوں کو آزادی کی لڑائی سے نصف لاکھ منظم رضاکار ہیں جو ملک کی کسی بھی سیاسی

مجلس احرار اسلام ہند کی تحریکیں

☆تحریک آزادی ہند ۱۹۲۹ء سے ۱۹۴۷ء تک احرار نے مسلسل جاری رکھی

☆تحریک تحفظ ناموس رسالت لاہور ۱۹۳۰ء گستاخ رسولؐ کے خلاف پر زور تحریک

☆تحریک کشمیر، کشمیری عوام کے جائز حقوق کے لئے ۱۹۳۱ء تا ۱۹۳۲ء

☆تحریک ختم نبوت جھوٹے نبی مرزا قادیانی کی جماعت کے خلاف ۱۹۳۵ء

☆تحریک خدمت خلق، کوئٹہ میں زلزلہ زدگان کی امداد کیلئے ۱۹۳۵ء

☆تحریک آزادی فلسطین، تقسیم فلسطین کے خلاف ملک گیر احتجاج ۱۹۳۶ء

☆تحریک مدحصابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین لکھنؤ (یوپی) گستاخان صحابہؓ کے خلاف ۱۹۳۷ء

☆تحریک بائیکاٹ فوجی بھرتی انگریز فوج میں بھرتی کے خلاف ۱۹۳۹ء

☆تحریک خدمت خلق، امداد متاثر زدگان فسادات بہار ۱۹۴۲ء

☆تحریک امداد، بنگال میں قحط سے متاثر افراد کی امداد ۱۹۴۳ء

☆تحریک اشاعت اسلام، تقسیم ہند کے بعد پنجاب میں دوبارہ اسلام کی اشاعت ۱۹۵۰ء تا ۱۹۵۶ء

☆تحریک مساجد، تقسیم ہند کے بعد پنجاب میں غیر آباد مساجد آباد کروائی گئی ۱۹۵۱ء تا ۱۹۷۰ء

☆تحریک ختم نبوت، تقسیم ہند کے بعد رہ گئے دیہات میں مسلمانوں کے درمیان اور قومی تکفیر کی اشاعت ثانیہ ۱۹۶۰ء تا ۱۹۶۳ء

☆تحریک تحفظ اوقاف، احرار رہنماؤں کا مطالبہ پنجاب وقف بورڈ کا قیام ۱۹۶۴ء

☆تحریک وقار مسلم نام بدل کر رہے مسلمانوں کو وقار سے رہنے کی ترغیب ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۵ء

☆تحریک ختم نبوت، قادیانیوں کے بڑھ رہے عزائم کو ناکام کرنے کے لئے ۱۹۸۷ء

☆تحریک تحفظ ختم نبوت، قادیانیت کے خلاف پر زور تحریک کل ہند ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ۲۰ لاکھ افراد کی شرکت ۲۰۰۰ء

☆تحریک مذمت قرآن سوزی، قرآن سوزی کے خلاف ۲۳ر مارچ تا یکم اپریل ۲۰۰۱ء تک پر زور تحریک بھرپور کوگرفتار کروایا۔

☆تحریک تحفظ اسلام ممبر پارلیمنٹ سمرن جیت سنگھ، ان کی طرف سے قادیانیوں کو مسلمان کہنے پر تحریک جس پر مان کی طرف سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا اعلان ۲۰۰۳ء

مجلس احرار ہند کا ۱۹۲۹ء تا ۱۹۴۹ء

مندرجہ ذیل حضرات نے دس دس سال تک کا عرصہ انگریز کی جیلوں میں گزارا ہے

رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا بشیر احمد پسروریؒ، بھوپی عنایت اللہ محمد پسروری، منشار احرار چودھری افضل الحق ہوشیار پوریؒ، مولانا سید محمد غزنویؒ، مولانا مظہر علی پنجابؒ، مولانا ظفر علی خان پنجابؒ، مولانا محمد اعجاز الحقاری بہارؒ، شیخ حسام الدین دہلویؒ، مولانا محمد داؤدی بہار، غازی عبد الرحمن امرتسریؒ، مامنرتاج الدین انصاریؒ، مولانا فیروز الدین، چودھری عبد العزیز کپورتھلہ، قاری عبد الرحمن کلورکیؒ، چودھری عبد الرحمن ایم ایل سیؒ، ڈاکٹر عبد القوی لقمانؒ، مولانا احمد علی شاہ مفسر قرآن، مفتی محمود احمد صاحب سرحدیؒ، مولانا محمد صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان، مولانا عبد الرحیم پوپلزئی پشاور، مولانا محمد اسمٰعیل صاحب امیر جماعت اہل حدیث، مولانا سید عبد الغفار غزنویؒ، خواجہ احمد دین سیالکوٹیؒ، حکیم عبد الغنی راولپنڈیؒ، حکیم عبد السلام ہزارویؒ، حکیم نور الدین لاہوریؒ، میاں قمر الدین لاہوریؒ، مولانا محمد صدیق کراچیؒ، مولانا گلشیر پنجاب، مولانا تاج محمودؒ، مولانا قاسم شاہجہانپوریؒ، مولانا احسن بخاری یوپیؒ، آغا شورش کاشمیریؒ، مولانا سراج الدین دہلیؒ، صاحبزادہ سید سلیمان پنجاب، سید علی رضوی بہارؒ، چودھری محمد شیخ سالار اعظم احرار، مولانا خلیل الرحمن لدھیانویؒ، حافظ علی بہادر خانؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، صوفی شیر محمد لدھیانویؒ، محمد حسن چنتائی بہاولپور، مولانا عبد الواسع لدھیانویؒ، علامہ محمد ارشد بہاولپوریؒ، علامہ طالوت ملتانیؒ، حکیم آفتاب امروہویؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا نور بشیر علی بنگال، حافظ محمد مشتاق لدھیانویؒ، بدر الدین جی بنگال، خان محمود علی خان سہارنپور، سید عنایت اللہ شاہ بخاری، مولانا عزیز الرحمن جامعی لدھیانویؒ و دیگر حضرات۔

احرار ہند کا کمان

اور اس عظیم جماعت کو پھر سے سرگرم کرنا شروع کردیا، آج احرار پارٹی ایک بار پھر ملک کے کئی حصوں میں اپنا وجود دوبارہ قائم کرچکی ہے، احرار کو کبھی حکومت اور شہرت کی خواہش نہیں رہی احرار نے ہر پریشانی کا سامنا صبر سے کیا اور جرأت سے حق بات کہی، احرار پارٹی کا مقصد ہے کہ ملک میں فرقہ پرستی ختم ہو اور عملی طور پر امن قائم ہوسکے، ہر انسان کو اس کا جائز حق ملے، بیرونی دشمنوں کیساتھ ساتھ غداران وطن پر شکنجہ کسا جائے اور عزت اور وقار کے ساتھ سر اٹھا کر جیا جائے، آج احرار پارٹی کے قیام کو ۸۵ر سال پورے ہوچکے ہیں، ان ۸۵ر سالوں میں نہ معلوم کتنی جماعتیں بنیں اور ختم ہوگئیں؛ لیکن احرار زندہ ہیں؛ کیونکہ احرار اپنے اندر فولاد کی طاقت، پہاڑوں جیسا عزم، حق بات کہنے کی جرأت رکھتے ہیں، احرار نے ہر دور میں سچی بات کا اعلان کیا اور مظلوم کی مکمل مدد کی ہے، مجلس احرار اسلام ہند کا ہر ایک لیڈر اور رضاکار اپنی جگہ اسلام اور وطن سے محبت کرنے والا جانباز سپاہی نظر آتا ہے، مجلس احرار اسلام ہند کے تعارف کیلئے یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ جب بھی بھی بھارت کی جنگ آزادی کی تاریخ دوہرائی جائے گی تو احرار پارٹی کا ذکر اس میں جلی حروف میں ہوگا، آج احرار کے یوم قیام کے موقعہ پر احرار رضاکار اور ہمدرد جس جذبہ کے ساتھ منظر عام پر آئے ہیں اس سے محسوس ہورہا ہے کہ احرار کے اکابرین کا یہ بابرکت مشن جاری رہے گا

احرار کسی مؤرخ کے محتاج نہیں وہ اپنے عمل سے اپنی تاریخ صفحۂ ہستی پر لکھ دیتے ہیں۔ مظہر علی اظہرؒ

مجلس احرار اسلام ہند.....اور.....تحریک تحفظ ختم نبوت

انگریز کے خود کاشتہ پودے جھوٹے نبی مرزا غلام قادیانی کی طرف سے جب خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی گئی تو عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح حائل ہوگئے ان عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹی نبوت کے دجویدا مرزا غلام قادیانی اور اس کی جماعت اور انگریز حکومت کے خلاف پرزور تحریک شروع کی جسے تاریخ اسلام میں تحریک ختم نبوت کے نام سے جانا جاتا ہے، یوں تو تحریک تحفظ ختم نبوت کا آغاز ۱۸۸۴ء میں علماء لدھیانہ کی جانب سے مرزا قادیانی پر دیئے گئے فتوی تکفیر کے جاری ہونے کے ساتھ ہی ہوگیا تھا؛ لیکن عوامی سطح پر اس تحریک کو متحدہ ہندوستان میں مجلس احرار اسلام ہند نے سرگرم کیا، ۱۹۲۹ء میں جماعت احرار کے بانی رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ، سید الاحرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مفکر احرار چودہری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر رفقاء احرار نے اس تحریک کو شروع کیا، مرزا قادیانی کے خلیفہ مرزا محمود کی طرف سے انگریزی حمایت یافتہ قادیانی سازش کو جب ایک بار پھر عملی جامہ پہنانے کی کوشش شروع کی گئی تو احرار سر پر کفن باندھ کر میدان عمل میں کود پڑے

یوں تو تحریک تحفظ ختم نبوت کا آغاز ۱۸۸۴ء میں علماء لدھیانہ کی جانب سے مرزا قادیانی پر دیئے گئے فتوی تکفیر کے جاری ہونے کے ساتھ ہی ہوگیا تھا؛ لیکن عوامی سطح پر اس تحریک کو متحدہ ہندوستان میں مجلس احرار اسلام ہند نے سرگرم کیا، ۱۹۲۹ء میں جماعت احرار کے بانی رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ، سید الاحرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مفکر احرار چودہری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر رفقاء احرار نے اس تحریک کو شروع کیا، مرزا قادیانی کے خلیفہ مرزا محمود کی طرف سے انگریزی حمایت یافتہ قادیانی سازش کو جب ایک بار پھر عملی جامہ پہنانے کی کوشش شروع کی گئی تو احرار سر پر کفن باندھ کر میدان عمل میں کود پڑے

حمایت یافتہ قادیانی سازش کو جب ایک بار پھر عملی جامہ پہنانے کی کوشش شروع کی گئی تو احرار سر پر کفن باندھ کر میدان عمل میں کود پڑے، اس دور میں ان حضرات کی سرپرستی خاتم المحدثین حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ مسلم سیاسی لیڈران کے رہنما اور مجدد وقت حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بزرگان دین نے فرمائی۔

مجاہدین احرار نے قادیانیوں کی طرف سے کشمیر کو قادیانیت کے رنگ میں رنگنے کی سازش کو ناکام کرنے کے لئے منظم جدوجہد کا آغاز کیا تقریباً تمام احرار رہنما اور ہزاروں رضا کاران بے سروسامانی کے عالم میں سری نگر پہونچ گئے اور جگہ جگہ سے قادیانی راہ فرار اختیار کرنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے ۱۹۳۷ء کے بعد چند افراد پر مشتمل چل رہا قافلہ ختم نبوت ایک عظیم ریلہ بن گیا جس کے سامنے جہاں جو منکر ختم نبوت آیا اسے شکست سے دوچار ہونا پڑا، ۱۹۹۸ء میں ایک بار پھر اس قافلہ کے سالار نے اپنے اکابرین کی سنت کو زندہ کرنے کیلئے جھوٹے نبوت کے چیلوں اور ملک کی آزادی کے غداروں کے چہرے سے برسر عام نقاب الٹنے کا تہیہ کرلیا تو رضاکاران احرار نے بھی اپنے اکابر رضاکاران احرار کی یاد کو تازہ کردیا گلی محلوں گاؤں دیہات میں ختم نبوت زندہ باد کی صدائیں بلند ہونے لگیں قادیانیت کے چنگل میں پھنس چکے لوگ آزاد ہونے لگے، ادھر قادیانیت پر بوکھلاہٹ طاری ہونے لگی اور انہوں نے بھی اپنے جھوٹے نبی کی فرضی چالوں کو کام میں لانا شروع کردیا؛ لیکن پھر بھی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طوفان کو روکنے سے عاجز رہ گئے احرار اسلام ہند ایک بار پھر ملک کے طول وعرض میں قادیانیت کیلئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئے اس دوران قادیانیوں نے اونچی چالیں چلتے ہوئے قافلہ سالار (امیر احرار مولانا حبیب الرحمن ثانی لدھیانوی مدظلہ) پر قاتلانہ حملہ بھی کیا جو ناکام ہوگیا ادھر دیہاتوں میں بسے مسلمانوں نے احرار کی کوششوں سے قادیانیوں کو نکالنا شروع کیا تو احرار نے تحریک کشمیر کو کامیاب بنانے کیلئے قربانیاں دیتے ہوئے دیوانہ وار انگریزی تشدد کا سامنا کیا اور جیلیں بھردیں احرار کی یہ کاوش کامیاب رہی اور قادیانیت کو شکست کا سامنا کرنا پڑا، قادیانیت کو انگریز حکومت کی حمایت حاصل ہونے کے باوجود بے خوف احراریوں نے چند ہی سالوں میں برصغیر میں قادیانیت کے چہرے سے نقاب الٹ دیا، قادیانی خلیفہ کی طرف سے آئے دن مسلمانوں کو ورغلانے اور مفادات اسلامیہ نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ مصافات قادیان کے مسلمانوں پر ظلم اور تشدد کے قصہ کو ختم کرنے کیلئے آخر یہ مجلس احرار اسلام ہند کی جانب سے جھوٹے نبی مرزا غلام قادیانی کے فتنے اور تاج ختم نبوت کی حفاظت کیلئے احرار کی خدمات کو قابل تحسین بتاتے ہوئے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اگر احرار کی جماعت احرار نے فیصلہ کرلیا، ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء کا دن وہ تاریخ ساز دن ہے جب احرار نے قادیانیت کے قلع قمع کرنے کیلئے خاص قادیان میں جاکر ختم نبوت کا ڈنکا بجادیا احرار پر انگریز حکومت کی پابندیوں کے باوجود قادیان میں 'احرار کانفرنس' منعقد کی گئی اور قادیانی فتنہ وتکم کی وہ زنجیر توڑ دی گئیں، جس میں انگریز کی مدد سے قادیانیوں نے مظلوم مسلمانوں کو جکڑ رکھا تھا، مختلف مؤرخین نے خدمات میں صرف تحریک ختم نبوت ہی کا ذکر کیا جائے تب بھی یہ ایک ایسی خدمت ہے، جس کو انجام دینے کے بعد احرار کو کسی اور شے کی ضرورت نہیں، تمام احرار لیڈران نے تاج ختم نبوت کی حفاظت کیلئے کئی کئی سال اسیری کی زندگی گزاری، تحریک ختم نبوت میں احرار کے رضاکاروں نے اپنے رہنماؤں کے کندھے سے کندھا ملا کر قادیانیت کا مقابلہ کیا ایک دو نہیں سینکڑوں احرار رضا کار اس مشن میں تشدد برداشت کرتے ہوئے شہادت کے مرتبہ پر فائز ہوگئے، احرار کی تحریک ختم نبوت پنجاب سے نکل کر یوپی، بہار، بنگال، کشمیر، دکن، بھوپال غرض ملک کے کونے کونے تک پھیل گئی اور قادیانیت کا شیش محل پارہ پارہ ہوگیا۔ احرار کی تحریک ختم نبوت کو برصغیر میں تمام مسلکوں کے علماء حضرات کی تائید حاصل رہی، اکابرین احرار نے قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لئے ایک ایسی تحریک کا آغاز کیا جو ہر ایک منزل پر اپنی فتح کا پرچم لہراتے ہوئے آزادی ہند سے پہلے بھی جاری رہی اور تا حال رواں دواں ہے اور اس مشن کی تکمیل تک انشاء اللہ جاری رہے گی۔

☆☆☆

قافلہ مجاہدین ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۹۴۷ء میں ملک آزاد ہوگیا لیکن بدقسمتی سے تحفظ ختم نبوت کے شیروں کا مسکن پنجاب تقسیم کا شکار ہوگیا، پنجاب کی تقسیم قادیانیت کیلئے خوشی کی بات تھی کیونکہ قادیانیوں کو ملک کے اس حصہ میں بیچ گئے مسلمانوں کا ایمان سلب کرنے کیلئے میدان خالی نظر آنے لگا لیکن شاید مرزا کے چیلے یہ بھول گئے کہ اللہ رب العزت نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت کی حفاظت کیلئے دنیا کے تمام گوشوں میں عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو متعین فرمارکھا ہے قادیانی اپنے جھوٹے مذہب کو لیکر ابھی نکلے ہی تھے کہ ان کو.....

مجلس احرار اسلام ہند کے اکابرین کے وارث تحریک تحفظ ختم نبوت کے جانثاروں کا ایک قافلہ نظر آیا جو اپنی بدحالی کے باوجود اپنے موجودہ امیر (امیر احرار ہند مولانا حبیب الرحمن ثانی لدھیانوی) کی رہنمائی میں پرچم ختم نبوت لئے دکھائی دیا، اس قلیل سے بدحال قافلہ کو دیکھ کر قادیانی جماعت کی باچھیں کھل گئیں کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ تاج ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کے ساتھ ساتھ ان احراریوں سے گزشتہ تمام شکستوں کا بدلہ بھی لے لیا جائے جو اکابرین احرار نے انگریزی دور میں قادیانیت کے ماتھے پر قلم کردی تھیں۔

ادھر یہ قافلہ تاج ختم نبوت کی حفاظت کے جذبہ میں سرشار منکرین ختم نبوت کی ناک میں بیتاب نظر آرہا تھا کہ دولت اور حکومتی شے کہ نشہ میں چور جھوٹے نبی مرزا غلام قادیانی کے چیلوں نے محافظین پرچم نبوت کو کمزور سمجھتے ہوئے حملہ آور ہونے کی کوشش کی ہی تھی کہ عاشقان رسول (احرار) قلیل تعداد قلیل وسائل ہونے کے باوجود اپنے رب پر توکل رکھتے ہوئے میدان عمل میں کود پڑے، چند لمحوں میں قادیانیت کو اپنی شکست صاف نظر آنے لگی

☆ اس قلیل سے بدحال قافلہ کو دیکھ کر قادیانی جماعت کی باچھیں کھل گئیں کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ تاج ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کے ساتھ ساتھ ان احراریوں سے گذشتہ تمام شکستوں کا بدلہ بھی لے لیا جائے جو اکابرین احرار نے انگریزی دور میں قادیانیت کے ماتھے پر قلم کردی تھیں۔ ☆ اس خام خیالی میں قادیانی جب احرار سے ٹکرائے تو ان کی تمام خام خیالی دور ہوگئی احرار نے ایک بار پھر ثابت کردیا کہ وہ اپنے اسلاف کے حقیقی وارث ہیں۔

قادیانیت کو اپنا وجود ہی خطرہ میں نظر آنے لگا آخر پولیس سے مل کر امیر احرار کے احباب و دیگر مسلم نوجوان پر قتل کا جھوٹا مقدمہ ۲۰۰۰ء میں اس لئے درج کروایا گیا کہ شاید یہ لوگ جیل میں جاکر خائف ہوجائیں اور اس تحریک کو چھوڑ دیں لیکن قادیانوں سے یہاں ایک بہت بڑی بھول ہوگئی وہ یہ بھول گئے کہ.....

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
یہ اتنا ہی ابھرے گا جتنا کہ دباؤ گے

قافلہ ختم نبوت کے احباب نے خوشی خوشی جاکر خود ہی جیل کی سلاخوں کو چوم لیا کیونکہ وہ تو اس قافلہ میں شامل ہونے کے دن سے یہ اس گھڑی کے بے صبری سے منتظر تھے کہ کب تحفظ ختم نبوت کے جرم کی پاداش میں انہیں خدمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا موقعہ ملے ادھر قافلہ احباب جیل گئے ادھر پوری قوم میں جذبہ ختم نبوت پہلے سے چار گنا زیادہ موجزن ہوگیا، بچہ بچہ گھر سے نکل آیا اور پھر ۲۴ نومبر ۲۰۰۱ء کا وہ دن اس بات کا شاہد بنا کہ لاکھوں مسلمانوں نے قادیانیت کے شر سے ہر شر کو باوجود اور حکومتی مدد کے بغیر بھی یہ قافلہ بے خوف محفوظ کرنے اور تاج ختم نبوت کی آخری دم تک حفاظت کرنے کا لدھیانہ کے وسیع وعریض میدان میں یکجا ہوکر عہد کرلیا۔

قافلہ کی راہیں پہلے سے زیادہ کھل گئیں ختم نبوت زندہ باد کی وہ صدائیں جو قافلہ سالار نے اپنے چند ساتھیوں کیساتھ لدھیانہ سے بلند کرنی شروع کی تھیں آج ان کی گونج ہمالچل کی پہاڑیوں سے لیکر ہریانہ یوپی بہار مہاراشٹر مدھیہ پردیش بنگال کرناٹک جھارکھنڈ اڑیسہ کشمیر اور جستھان میوات کے میدانوں سے سنائی دینے لگی ہے لاکھوں فرزندان اسلام اور مدارس اسلامیہ کے طالبان علم اس قافلہ میں شریک ہوگئے ہیں، نہ جانے کتنے ایسے ہیں جو قادیانیت پر لعنت بھیجتے ہوئے ختم نبوت کا پرچم لئے اس لشکر میں شامل سفر ہیں۔

ان سب کا مسلک جدا جدا ہے ان میں سے اکثر کی علاقائی زبانیں الگ الگ ہیں لفظ میں یکسانیت نہیں ہے، لیکن..... یہ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں، کیوں..... کیونکہ یہ سب مسلمان ہیں..... ان سب کا مقصد ایک ہے کہ..... تاج ختم نبوت کے دشمن قادیانیوں کو بھگانا ہے..... کیونکہ..... ان سب کو اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت ہے اور یہی توجہ ہے کہ اس قافلہ میں دھن ودولت کے انبار نہ ہونے کے باوجود اور حکومتی مدد کے بغیر بھی یہ قافلہ بے خوف بے لاگ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے، ہر مقام پر ختم نبوت کا پرچم لہراتا آگے بڑھ رہا ہے۔

یقیناً آپ بھی اس قافلہ میں شامل ہونے کیلئے بیتاب ہوں گے اور کیوں نہ ہوں جبکہ آپ کو بھی اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت ہے..... تو پھر آیئے اور اس قافلہ ختم نبوت (مجلس احرار اسلام ہند) میں شامل ہوجایئے اس قافلہ میں شامل ہونے کے لئے کسی زاد راہ کی ضرورت نہیں بلکہ جذبہ احرار کی ضرورت ہے، احرار..... یعنی حر..... جو یعنی آزاد..... یعنی آزاد افراد کا آزاد قافلہ جو اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت کی آزادی پر قابض ہونے والوں کے خلاف برسرپیکار ہے، تو پھر آیئے ختم نبوت زندہ باد کی صدائیں بلند کرتے ہوئے آپ بھی اپنے علاقہ سے قادیانیت کو ختم کرنے کی کوشش کا آغاز سمجھئے اور اپنے آپ کو اس قافلہ ختم نبوت میں شامل سمجھئے۔

(عثمان رحمانی مدیر الاحرار لدھیانہ)

موجودہ دور کے احرار رہنما

☆ امیر احرار ہند جناب حضرت مولانا حبیب الرحمن ثانی لدھیانوی مدظلہ ☆ جناب محمد باقر حسین شاذ نائب صدر احرار، حیدرآباد دکن ☆ جناب مولانا بلال قاسمی ممبئی، جنرل سکریٹری ☆ جناب عتیق الرحمن لدھیانوی قومی ترجمان ☆ مولانا محمد سلیم صاحب ہمالچل ☆ مولانا نور محمد چندیڑی ہریانہ ☆ سید شہاب اختر جھارکھنڈ ☆ قاری نسیم منگلوری اترانچل پردیش ☆ صوفی ریاض علی شاہ قادری حیدرآباد ☆ محمد امین احرار الہ آباد یوپی ☆ محمد اطہر لدھیانوی ثم دہلوی دہلی ☆ حافظ بلال طاہر مالیر کوٹلہ پنجاب ☆ محمد عثمان رحمانی لدھیانوی مدیر الاحرار لدھیانہ ☆ محمد ابراہیم احمد گڑھ پنجاب ☆ مرزا بیگ مدھیہ پردیش ☆ شاہ محمود حسن سہارنپور یوپی ☆

☆☆☆

عزم رہنمائی اور بہادرانہ اقدام "احرار" کا خاصہ اور مزاج ہیں۔ امیر الہند مولانا ابوالکلام آزاد

رئیس الاحرار کی تیس سالہ زندگی۔ گھر سے جیل تک

از۔ مولانا خلیل الرحمٰن لدھیانوی

۱۹۲۱ء میں جب تحریک آزادی شباب پر پہنچ گئی لوگ پروانہ وار اپنے لیڈروں کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جیلوں میں جا رہے تھے، اس وقت لدھیانہ کے گلی کوچوں میں بھی انگریز کو ہندوستان سے نکالدو کے نعرے لگائے جا رہے تھے، مولانا نے حالات کا جائزہ لیا اور ایک تقریر سے شہر کے لوگوں کو اپنی رہنمائی سے نوازا آپ کی ایک ہی تقریر سے شہر میں آگ لگ گئی ہزاروں کی تعداد میں نوجوان رضا کار بھرتی ہو گئے، معززین شہر نے آپ کا ساتھ دیا، چنددیوم میں آپ کی آواز پر ہزاروں رضا کار سول نافرمانی کرتے ہوئے جیل میں پہنچ گئے، معززین شہر گرفتار کر لیا، آخر میں حکومت ۲۱ دسمبر ۱۹۲۱ء کی صبح ۹ بجے آپ کو بھی گرفتار کر لیا، آپ پر اور آپ کے تمام ساتھیوں پر مقدمہ چلایا گیا اس مقدمہ میں آپ کو چھ ماہ قید بامشقت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا حکم سنایا گیا، آپ کے تمام ساتھیوں اور رضا کاروں کے مقدمات کی سماعت کچہری کی عدالت میں نہیں ہوئی بلکہ آپ کے مقدمہ کی سماعت کیلئے عدالت کا اجلاس جیل کے اندر ہوا اور جیل میں ہی مقدمے کا فیصلہ سنایا گیا، حکومت کو خطرہ تھا کہ اگر آپ کو عدالت میں لایا گیا تو شہروں کے بے پناہ ہجوم کو کنٹرول نہیں کیا جا سکے گا، جیل میں رضا کاروں کے علاوہ آپ کے ساتھ شہر کے معزز اصحاب میں سے مہاشہ گھسیٹا رام صاحب، مولانا محمد یحییٰ صاحب آپ کے چھوٹے بھائی اور ماسٹر تاج الدین صاحب اور ڈاکٹر سید نسیم صاحب مرحوم تھے۔

لدھیانہ جیل میں آپ کی موجودگی تحریک آزادی کو زیادہ تیز کر رہی تھی، نوجوان اپنے شہر کے محبوب لیڈر کے پاس پہنچنے کیلئے دیوانہ وار سول نافرمانی کر رہے تھے، جن کو گرفتار نہیں کیا جاتا تھا وہ جیل کے سامنے دھرنا مار کر بیٹھ جاتے تھے، حکومت نے مولانا اور ان کے ساتھیوں کے مقدمات ختم ہونے کے ساتھ ہی ایک دن اچانک آپ کو آپ کے بھائی مولانا محمد یحییٰ صاحب اور ماسٹر تاج الدین صاحب کو لدھیانہ جیل سے انبالہ جیل میں منتقل کر دیا گیا، تین دن تک آپ تینوں حضرات انبالہ جیل میں رہے، انبالہ جیل سے تین دن کے بعد آپ کو اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو میانوالی جیل میں منتقل کر دیا گیا۔

مولانا کو میانوالی جیل میں ۲۵ دن تک قید تنہائی میں رکھا گیا، ۱۰ فٹ لمبی کوٹھری میں بند کیا گیا جہاں چوبیس گھنٹہ میں ۱۱ گھنٹہ (روٹی دینے والا) اور بھنگی کے سوا کسی اور انسان کی صورت دکھائی نہیں دیتی تھی، کوٹھری کے باہر چوبیس گھنٹہ ۱۱ پہرہ رہتا تھا، ساتھیوں کو مولانا کا علم نہیں تھا، کہ جیل میں کس جگہ ہیں اور مولانا کو اپنے ساتھیوں کی خبر نہیں تھی۔

غالب کا یہ شعر

ہم وہاں ہیں جہاں ہم کو بھی
کچھ ہماری خبر نہیں آتی

صادق آتا تھا، شاید غالب مرحوم نے بھی یہ شعر اپنی اسیری کے زمانے میں ہی کہا ہوگا، انگریز اور خنزیر کی خصلت بالکل ایک جیسی ہے، خنزیر ڈھول سے بھاگتا ہے اور انگریز پروپیگنڈے سے، آپ کی اس قید تنہائی پر باہر عوام نے پُرزور احتجاج کیا، چنانچہ دس دن کے بعد آپ کو آپ کے ساتھیوں میں بھیج دیا گیا، اب مولانا احمد سعید صاحب مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری پنڈت نیکی رام صاحب، مولانا بقاء اللہ صاحب پانی پتی، مولوی عبدالمجید صاحب سالک زمیندار انقلاب مولانا محمد داؤد غزنوی لالہ دیش بندھو گپتا اور لالہ شنکر لال صاحب میانوالی جیل میں آ چکے تھے، ان حضرات کے علاوہ ڈیڑھ صد کے قریب اور پولیٹیکل قیدی تھے تین چار ماہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ گذرنے پائے تھے کہ جون ۱۹۲۲ء میں تنہا آپ کو میانوالی جیل دھرم سالہ جیل ضلع کانگڑہ میں منتقل کر دیا گیا، دھرم سالہ جیل میں اس وقت ہندوستان کے مشہور و معروف لیڈر الہ آباد کے رائے موجود تھے، الہ آباد جی کے ساتھ قید کے دن بہت اچھے گذر رہے تھے، کہ مولانا کی رہائی کی تاریخ قریب آ گئی، ۷ اگست ۱۹۲۳ء کو آپ کی سزا کے چھ ماہ پورے ہو جاتے تھے، اچانک آپ کو تاریخ رہائی سے چار یوم پہلے پولیس لدھیانہ جیل میں لے آئی، لدھیانہ جیل میں آپ کو دوسرا وارنٹ دکھایا گیا آپ کی قید کے چھ ماہ پورے ہو جانے کے باوجود لدھیانہ شہر میں ابھی لوگوں کے جذبات مردہ نہیں ہوئے تھے، حکومت کو خدشہ تھا کہ ایسے حالات میں مولانا کی رہائی کہیں دوبارہ تحریک کے آغاز کا سبب نہ بن جائے چنانچہ آپ پر دو سرا کیس تیار کر کے مقدمہ چلا دیا گیا، مقدمہ کی سماعت اس مرتبہ بھی جیل میں ہوئی اور جیل کے اندری عدالت نے اس مقدمہ میں ایک سال سزا کا حکم سنا دیا، حکم سنانے کے بعد آپ کو واپس پولیس دھرم سالہ جیل پہنچا دیا، اب آپ دھرم سالہ جیل میں پہنچے تو لالہ جی کے علاوہ شیخ حسام الدین صاحب امرتسری بھی موجود تھے، تھوڑے ہی عرصہ کے بعد شیخ صاحب کی قید ختم ہوئی اور وہ رہا ہو کر امرتسر پہنچ گئے۔

قید کے ساتھ مولانا پر ایک ہزار روپیہ جرمانہ بھی ہوا تھا، آپ نے جرمانہ دینے سے انکار کر دیا، حکومت اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئی، ایک شام مغرب کے بعد پولیس کی ایک بھاری جمعیت نے مولانا کے مکان کو گھیر لیا، اس وقت گھر میں مولانا کی مرحوم اہلیہ اور آپ کے چھوٹے چھوٹے بچوں کے علاوہ کوئی بھی موجود نہ تھا، پولیس کے پاس گھر کے تمام سامان کی قرقی کا وارنٹ تھا، جو آپ کی اہلیہ کو دکھایا گیا، آپ کی اہلیہ نے پولیس کو اپنی کارروائی کرنے کے لئے بخوشی اجازت دے دی، پولیس نے گھر کا تمام سامان حتیٰ کہ روزانہ استعمال کے برتن تو اور دست پناہ تک بھی اٹھا لیا گیا، زنانہ پولیس کے ذریعہ آپ کی اہلیہ کا زیور اور دونوں چھوٹی بچیوں کے کانوں سے بالیاں تک اتروا لی گئی، اگلے دن صبح کو یہ تمام سامان کوتوالی کے سامنے نیلام کر دیا، حکومت نے شاید یہ سمجھ لیا تھا کہ اس کا یہ اقدام جیل میں مولانا کے حوصلوں کو متزلزل کر دیگا لیکن یہاں یہ حال تھا کہ

ادھر آ او ظالم ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

۱۶ اگست ۱۹۲۳ء کو آپ اپنی تمام قید ختم کر کے رہا ہوئے لدھیانہ پہنچے گھر کی تباہی ڈیوڑھی سے ہی نظر آ رہی تھی، بارش سے گھر کی چہار دیواری جو پکی تھی گر چکی تھی، سامان ضبط ہو چکا تھا، دیواریں گر جانے سے بے پردگی ہونے لگی، آپ کی اہلیہ نے رسی سمیٹکر اس پر پھٹے ہوئے کپڑے، پھٹانٹ کے ٹکڑے ڈال کر دو سال گزار دیئے، گھر میں پہلے ہی کیا تھا پھر جہاں پولیس تو اور آشفکر تک اٹھا کر لے گئی ہو اس گھر میں چور کے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا، گھر کی غربت سامان کی ضبطی آپ کے ارادوں کو متزلزل نہ کر سکی، آپ نے اہلیہ کے چہرے پر بھی کوئی شکن نہ پایا، بلکہ وہ اپنی زندگی کے آخری سانس تک آپ کی معاون رہیں، مگر کی ٹوٹی ہوئی دیوار چند دوستوں کی وجہ سے بن گئی تھوڑے سے برتنوں کے ساتھ گھر کا کام چلتا رہا، گھر کا ابٹنا، سامان کی ضبطی آپ کے لئے نئی بات نہیں تھی، جس سے کہ

۱۶ اگست ۱۹۲۳ء کو آپ اپنی تمام قید ختم کر کے رہا ہوئے لدھیانہ پہنچے گھر کی تباہی ڈیوڑھی سے ہی نظر آ رہی تھی، بارش سے گھر کی چہار دیواری جو پکی تھی گر چکی تھی، سامان ضبط ہو چکا تھا، دیواریں گر جانے سے بے پردگی ہونے لگی، آپ کی اہلیہ نے رسی سمیٹکر اس پر پھٹے ہوئے کپڑے، پھٹانٹ کے ٹکڑے ڈال کر دو سال گزار دیئے، گھر میں پہلے ہی کیا تھا پھر جہاں پولیس تو اور آشفکر تک اٹھا کر لے گئی ہو اس گھر میں چور کے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا، گھر کی غربت سامان کی ضبطی آپ کے ارادوں کو متزلزل نہ کر سکی، آپ نے اہلیہ کے چہرے پر بھی کوئی شکن نہ پایا، بلکہ وہ اپنی زندگی کے آخری سانس تک آپ کی معاون رہیں، مگر کی ٹوٹی ہوئی دیوار چند دوستوں کی وجہ سے بن گئی تھوڑے سے برتنوں کے ساتھ گھر کا کام چلتا رہا، گھر کا ابٹنا، سامان کی ضبطی آپ کے لئے نئی بات نہیں تھی، جس سے کہ

۱۵ اگست ۱۹۲۷ء کو چند قابل اعتراض تقاریر کی بنا پر آپ کو گرفتار کر لیا مگر عدالت نے ایک سال کیلئے ضمانت طلب کی، لیکن آپ نے ضمانت دینے سے انکار کیا جس کے بعد آپکو ایک سال کیلئے جیل میں منتقل کر دیا گیا جیل میں آپ بالکل تنہا تھے، ساری جیل میں آپ پیچش جیسے مرض میں مبتلا ہو گئے اور چار ماہ تک اس مرض نے آپ کو گھیرے رکھا جس کی وجہ سے آپ کی آنتوں اور معدے کا ہاضمہ ہمیشہ کیلئے خراب ہو گیا، ۱۴ اگست ۱۹۲۸ء کو آپ پوری ایک سال قید ختم کر کے رہا ہو گئے۔

انسپکشن پر کئی ہندو مسلمان مرد اور عورتوں کا اجتماع

ہو گیا، صبح دس بجے کے قریب گاڑی لاہور کی طرف سے لدھیانہ پہنچی، مولانا کو دیکھتے ہی ہجوم نے مولانا حبیب الرحمٰن زندہ باد، مولانا خطیب زندہ باد، ہندو مسلم بھائی بھائی کے پرزور نعرے بلند کئے پولیس کافی تعداد میں، انسپکشن پر پہلے ہی موجود تھی، کپتان پولیس خود بھی انتظام کے لئے انسپکشن پر موجود تھا، ایسے بے پناہ ہجوم میں سے نکل کر مولانا کو جیل تک لے جانا آسان کام نہ تھا، اس لئے کپتان پولیس نے ڈپٹی کمشنر کی اجازت سے مولانا کو ریلوے انجن پر سوار کر دیا اور پولیس کے چند ذمہ دار افسران بھی اسی انجن میں سوار ہوئے اس انجن سے مولانا کو جیل کے قریب لا کر اتار دیا گیا، ریلوے لائن لدھیانہ جیل کے قریب سے گذرتی ہے یہ اس لئے کیا گیا تا کہ لوگ انسپکشن پر ہی دھوکے میں کھڑے رہیں اور مولانا کو پولیس اطمینان سے جیل تک پہنچا دے، لیکن یہاں معاملہ دوسرا تھا کہ مولانا ابھی انجن میں ہی تھے کہ ہجوم بھاری اکثریت میں جیل کے دروازے پر پہنچ گیا، اب پولیس اور افسران کیلئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا کہ وہ مولانا کو اسی ہجوم میں سے گذار کر جیل دروازے تک لے جائے، مشتعل ہجوم کو کنٹرول کرنا آسان کام نہ تھا، ہجوم کا یہ مطالبہ کہ مولانا کو ہمارے سامنے چند منٹ کیلئے تقریر کرنے کی اجازت دی جائے، افسران کو تسلیم کرنا پڑا، ہر چہ ۱۰ نمائندگان ایک بعد از خرابے بسیار، تقریر چند منٹ نے چند منٹ کیلئے پبلک کو مخاطب کیا اور فرمایا۔ "مدر مشفق ہمارا بنیادی اصول ہے، اس اصول کو ہمیں کسی وقت بھی بھولنا نہیں چاہیئے پرامن رہتے ہوئے ہمیں ملک کی آزادی اور انگریز کی اقتدار کے خاتمے کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں دینی چاہیئے اس وقت ملک کو شور و ہنگامے سے زیادہ قربانی کی ضرورت ہے جو گرجتے ہیں وہ برسا نہیں کرتے عمل کرنے والے شور و ہنگامے کوسوں دور بھاگتے ہیں اگر آپ کو واقعی وطن سے محبت ہے تو آزادی وطن کے لئے عمل کے میدان میں مظلوم بن کر حکومت کے ہر ظلم کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا، اپنا نصب العین بالمظلوم کی آہ خالی نہیں جایا کرتی، آپ یقین کیجئے کہ اگر ہندوستان میں کسی اک فرد نے بھی خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو، واقعی مظلوم بن کر انگریز کے ظلم کو اس نے برداشت کرلیا تب یہ تمہیں شرم آنی چاہیئے سمجھدار عورت نے ہجوم کے مزاج کو پہچان لیا، وہ جانتی تھی اس وقت ہجوم کو سمجھانا بیکار ثابت ہوگا، وہ بھی ہجوم کی ہاں میں ہاں ملانے لگی، چند آنسوؤں کے ساتھ پوری ہمدردی کا اظہار کیا تو گھر توڑ پھوڑ سے بچ گیا اور ہجوم مطمئن ہو کر واپس پھر جیل کی طرف چلا گیا اب پانچ ہزار عورتوں کا یہ ہجوم دھرنا مار کر جیل کے سامنے بیٹھ گیا، افسران شہر اور جیل کے حکام عورتوں کے اس اقدام سے بہت گھبرائے ہوئے تھے، مولانا کو ذرا پھانسی کی کوٹھری سے نکال کر ان کی پہلی جگہ پر پہنچا دیا گیا، پھر عورتوں کے اس ہجوم کو یہ اطلاع دی گئی کہ مولانا کو پھانسی کی کوٹھری سے نکال دیا گیا ہے اب آپ اطمینان سے گھروں کو جائیں جب اس ہجوم کو واقعی یقین ہو گیا تو واپس اپنے گھروں کو لوٹا۔

احرار کی صدارت

رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی صاحب احرار اسلام ہند کا قیام کیا، اور پھر آپ اس کے سالہا سال صدر رہے احرار جنگ آزادی ہند میں صف اول کی لڑائی میں شامل ہو گئے، احرار کی صدارت کے ساتھ ہی آپ کو رئیس الاحرار کے لقب سے جانا جانے لگا۔

کمسن ساتھی عبدالرحمٰن عرف "مانا"

مولانا اب پھر رضا کاروں میں واپس آ گئے، اس جگہ اگر آپ کے دو کمسن رضا کار کا ذکر نہ کیا گیا تو یہ ان کے ساتھ بہت بڑی بے انصافی ہوگی، عبدالرحمٰن عرف حافظ مشتاق احمد یہ دونوں بالکل نوعمر تھے، پندرہ سال سے کسی کی عمر زیادہ نہ تھی جیل سے باہر ان دونوں کا ہر وقت مولانا کے پاس ان کا اٹھنا بیٹھنا تھا، ان کی محبت مولانا کے ساتھ عشق کے درجے تک تھی اور ہے مگر آپ سے بہت دور پاکستان کی بستیوں میں زندگی گذار رہے ہیں، عبدالرحمٰن مانا اگرچہ ان پڑھ ہے، لیکن مولانا کی صحبت میں مسلسل رہنے سے وہ ہندوستان کی سیاسیات کو بالکل صحیح اور ٹھیک سمجھتا تھا، وہ ان پڑھ ضرور تھا لیکن واقعات کی روشنی میں اس کا ذہن صحیح نتیجے پر پہنچتا تھا، ارادے کا اٹل اصولوں کا پابند ۱۹۲۱ء سے ۱۹۴۷ء تک مولانا کا ساتھ دیا، جب بھی کسی تحریک کا آزادی وطن کے لئے آغاز ہوا تو ایسا کبھی نہیں ہوا کہ مانا قربانی کے میدان میں کسی سے پیچھے رہ گیا ہو، آزادی ہند کا یہ جانباز سپاہی جس نے مظلومی اور تنگ دستی میں زندگی گذار کر بھی اف تک نہیں کی جس کو دینے والوں نے بڑے سے بڑا لالچ دے کر خریدنے کی کوشش کی لیکن اس کی مفلسی کے سامنے سرمائے نے ہمیشہ شکست کھائی، بھکاری کو مرمانے اور نہ دولت خرید سکتی ہے قانون گنہگار کو ڈرا سکتا ہے لیکن جس نے ظلم کے خلاف بغاوت کر کے مفلسی کو اپنے گھر میں خود دعوت دی ہو، اس کی مفلسی کو کون خرید سکتا ہے، جس نے سچائی کو اپنا کر اٹل پوزیشن کیا ہوا ہے کون زور آسکتا ہے، وہ سچائی پر جان کی بازی لگا سکتا ہے لیکن باطل طاقت کے دباؤ سے وہ اپنی جگہ کو چھوڑ نہیں سکتا اچھی صحبت نے سچ بات کہنے کا عادی بنا دیا تھا، العلم نور خواندن کے باب میں تو سینکڑوں نہیں ہزاروں ہی تھے، اور ہیں، جو اس وقت بھی اور آج بھی منطقی بحثوں اور فلسفیانہ موشگافیوں سے قانون کی آڑ میں باتیں کرنے کے عادی ہیں لیکن عبدالرحمٰن مانا العلم دانست کے عملی باب سے گذر چکا تھا اس لئے کسی کی عملی بحث اس کی زندگی کے رخ کو بدل نہ سکی، عبدالرحمٰن عرف مانا جیسے ہزاروں جانثار تا زندگی رئیس الاحرار کے ساتھ رہے۔

رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کی حیات طیبہ مجاہدانہ کارناموں سے پر ہے جو تاریخ میں روشن اور تابندہ ہیں۔

احرار دنیا کی حقیقی رہنمائی کرتے ہیں۔ رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی مرحوم

مجلس احرار اسلام ہند اور تحریک کشمیر

تحریک کشمیر کے سیاسی پس منظر کے بارے میں رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ اپنی خودنوشت یادداشت میں لکھتے ہیں کہ جوانہوں نے ۱۹۵۳ء میں تحریک کی ہے مہاراجہ ہری سنگھ معزول والیٔ کشمیر جب گدی نشیں ہوئے تو انہوں نے اختیارات ہاتھ میں لیتے ہی دو کام ایسے کیے جس کی وجہ سے انگریزی حکومت ان سے ناراض ہوگئی، مہاراجہ نے کشمیر سے یونین جیک اتروادیا کہ یہ ریاست ہمکا اپنا جھنڈا نہیں ہے، انگریزی ڈیٹ کو بجائے جوں کشمیر کے سیالکوٹ میں رہنے کا حکم دیا، مہاراجہ کا یہ طرز عمل انگریز کو ذہنی طور پر ناگوار گذرا انگریز بدلہ لینے میں نرد جلدی کرتا ہے نہ شور مچاتا ہے بلکہ ٹھنڈے طریقے سے اپنے مخالف کو ایسی شکست دیتا ہے جس سے دنیا یہ نہ سمجھے کہ وہ اپنی کسی مخالف کا بدلہ لے رہا ہے خواجہ کمال دین لاہوری مرزائی کے بھائی خواجہ جمال الدین انسپکٹر تعلیمات تھے، ان کے اثر و رسوخ سے کشمیر میں تمام تعلیمی اداروں میں لاہوری قادیانی مرزائی بھرتی کرلئے گئے شیخ عبداللہ کو لاہوری مرزائیوں نے علی گڈھ یونیورسٹی میں پوری مدد دی شیخ صاحب اپنے مقصد کے استحصال کرنے کے لئے ان کا تعارف کشمیری عوام میں کشمیری رہنما کی حیثیت سے کرایا، شیخ عبداللہ کے زمانہ طالب علمی کے فوٹو ریاست میں تقسیم کئے گئے تاکہ وہاں کا ہر مسلمان ان سے واقف ہوجائے ۱۹۳۱ء میں جب کانگرس اور گورنمنٹ کے درمیان گاندھی اروِن پیکٹ ہوا، تو یکا یک کشمیر میں اس طرح تحریک کشمیر کا آغاز ہوا، کہ جموں میں کسی ہندو سیاسی نے قرآن شریف کی توہین کی ہے جبکہ ایک مسلمان سپاہی پولیس لائن میں قرآن شریف پڑھ رہا تھا، اس واقعہ کا مشہور ہونا تھا کہ تمام کشمیر میں مسلمانوں کے جذبات قابو سے باہر ہوگئے اور حکومت کشمیر کو دوبارہ گولی چلانی پڑی جب حالات بہت نازک ہوگئے تو مہاراجہ کشمیر نے مولانا ابوالکلام آزاد کشمیر میں بلا کر مشورہ کیا کہ اس معاملہ میں کیا کرنا چاہئے مولانا آزاد کو بلانے سے یہ سمجھا گیا کہ مہاراجہ کا ذہن غیر فرقہ وارانہ ہے مولانا سے مہاراجہ نے یہ بھی کہا کہ میں مسلمان عوام کے معقول مطالبات پورے کرنا چاہتا ہوں جن کی آبادی نوے فیصدی ہے، لیکن وہ دفتری حکومت کے نیچے دبے ہوئے ہیں مولانا ابوالکلام آزاد کی ملاقات کے باوجود کشمیری مسلمان عوام مطمئن نہ ہوئے ہندو مسلم فرقہ واریت پورے شباب پر آگئی شروع جولائی میں چودھری افضل حق مرحوم جو کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے جیل رہا ہو کر آئے تھے، انہوں نے احرار رہنماؤں سے کہا کہ کشمیر کا فتنہ انگریز نے شروع کرایا ہے تاکہ ہندو مسلم اتحاد کی موجودہ فضا برباد ہوجائے انگریز نے کشمیر کے مسلمان کو استعمال کے لئے چن لیا ہے، تمام ساتھیوں نے چودھری صاحب کو یہ بات سنکر ٹال دی، انگریز نے کشمیر کے ابتدائی ہنگامہ سے فائدہ اٹھا کر اپنے باامعتماد آدمی ہری کشن کول کو کشمیر کا وزیر اعظم بنادیا دوسری طرف لاہوری قادیانی مرزائیوں نے کشمیری مسلمانوں کو ہمدردی میں سارے ہندوستان میں زہر آلود پروپیگنڈا شروع کردیا اور کشمیر کے دس نئے لیڈر سامنے آگئے جن کی رہنمائی شیخ عبداللہ کررہے تھے۔

مرزائی کشمیر کمیٹی کا قیام

۲۴ جولائی ۱۹۳۱ء کو شملہ میں سر فضل حسین کے اشارے سے سرکاری مسلمانوں کا اجتماع ہوا جس میں کشمیر کے دس نئے لیڈر بھی شریک ہوئے اس جلسے میں مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیان کو کشمیر کمیٹی کا صدر منتخب کیا گیا، مسٹر عبدالرحیم درد کو جو خلیفہ کے پرائیویٹ سکریٹری تھے، کشمیر کمیٹی کا جنرل سکریٹری بنایا گیا، شملے ہی سے مرزا محمود نے اعلان کیا کہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں نے مجھے راہنما تسلیم کرلیا ہے، اس لئے میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ ۱۴ر اگست ۱۹۳۱ء کو تمام ہندوستان میں یوم کشمیر منایا جائے مسٹر عبدالرحیم درد نے ہندوستان کے تمام مشہور علماء، فضلا و وکلا اور ڈاکٹروں کو خطوط لکھے کہ آپ کو کشمیر کمیٹی کا ممبر بنایا گیا ہے، ہندوستان کے تمام لوگ حقیقت حال سے ناواقف تھے کسی نے کشمیر کی سیاسی سازش کی طرف توجہ نہ کی سوائے مجلس احرار اسلام کے رہنماؤں کے اور کسی نے عبدالرحیم درد پرائیویٹ سکریٹری مرزا محمود کو انکار کا خط نہ لکھا۔

وقت ۱۴ر اگست ۱۹۳۱ء کو گاندھی جی اونڈ جمبیل کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے لندن روانہ ہوگئے عین اسی وقت کشمیر کمیٹی کا وجود عمل میں آیا ٹھیک گاندھی جی کے لندن پہنچنے سے پہلے ہی ضرب لگائی جائے میں (رئیس الاحرار) مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری و شیخ حسام الدین مبئی میں تھے ہم نے کانگرس لیڈروں سے خاص کر مولانا ابوالکلام آزاد سے کشمیر کے مسئلے میں بات کی مولانا نے فرمایا مہاراجہ کشمیر خود چاہتا ہے کہ کشمیر میں کچھ ہوتا کہ مسلمانوں کے مطالبات کو پورا کیا جائے، ہم نے موجودہ کشمیر کمیٹی کی سیاسی سازش ڈاکٹر اقبال کی کشمیر کمیٹی میں شمولیت سر فضل حسین کی سرپرستی اور انگریزی حکومت کی بدنیتی فرقہ وارانہ فسادات اور ہندوستان اتحاد کے بارے میں مولانا آزاد سے تفصیل گفتگو کی تو مولانا آزاد نے سب باتیں سن کر کہا کہ احرار کو فرقہ وارانہ اتحاد کے لئے، مسئلہ کشمیر کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے اور مہاراجہ کشمیر کے سامنے ریاست کی ترقی کے لئے جمہوری مطالبات رکھنے چاہئیں، میرا یقین ہے کہ مہاراجہ صاحب تھوڑی سے جدوجہد کے بعد جمہوری مطالبات کو منظور کرلئے گئے۔

احرار اور کشمیر

احرار رہنماؤں نے محسوس کیا کہ کشمیر کمیٹی کی وجہ سے تمام مسلمانوں مرزائی اور قادیانی ہوجائینگے مسلم اتحاد کو سخت دھکا لگے گا، مولانا مظہر علی نے مسئلہ کشمیر میں احرار کے شامل ہونے کا اعلان کررہا مولانا مظہر علی کو تحریک کشمیر کا ڈکٹیٹر بنادیا گیا مولانا مظہر علی صاحب نے تمام سیاسی جماعتوں کو دعوت دے دی کہ ہم سب کو مل کر کشمیر کا سیاسی مسئلہ حل کرنا چاہئے ورنہ کشمیر کمیٹی ملک کی سیاسی صورت حال خطرناک بنادے گی، مہاراجہ صاحب کو لکھا گیا کہ ہم آپ کے خلاف نہیں اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ کشمیری عوام اور آپ کے تعلقات خراب ہوں، ہم آپ کو گدی سے اتارنے کے حق میں نہیں ہیں کیوں کہ مرزائیوں کی کشمیر کمیٹی انگریز کے اشارے پر آپ کو گدی سے اتارنے کے لئے زمین ہموار کررہی ہے احرار کا مقصد کشمیر میں ریاست کے باشندوں کو ایسے حقوق دلانا ہے جس سے کشمیر کے باشندے اقتصادی تعلیمی ترقی کرسکیں مگر افسوس کشمیر کے اس پس منظر کو اس وقت کوئی نہ سمجھتا تھا ہندو پریس نے (مجلس احرار اسلام کی) ہماری مخالفت شروع کردی اور مہاتما گاندھی نے بھی لندن سے ایک بیان احرار کیخلاف دے دیا لیکن احرار رہنما صورت حال کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے کشمیر کی طرف بڑھے اور کشمیر کمیٹی (قادیانی) کو پہلے مرحلے پر ختم کردیا، ڈاکٹر اقبال کشمیر کمیٹی کی نائب صدارت سے مستعفی ہوگئے اس پر میاں فضل حسین نے چودھری افضل حق کو کہا کہ میں ایک نہ ایک دن احرار کو مٹادوں گا، آخر مسجد شہید گنج لاہور کا قصہ کھڑا کرکے ۱۹۳۵ء میں احرار کو دل کھول کر مٹایا تحریک کشمیر میں چالیس ہزار رضا کار گرفتار ہوئے آخر کار کشمیر میں ذمہ دار حکومت کا مطالبہ منظور ہوا، لیکن ہندوستان کی تمام ریاستیں (مجلس احرار اسلام ہند کی) ہماری دشمن ہوگئیں نواب بھوپال نے احرار کے خلاف بیان دیا کہ ریاستوں میں ذمہ دار اسمبلیوں کا مطالبہ احرار کا کانگرس کی شہ پر کررہے ہیں ابھی تحریک احرار جاری ہی تھی کہ گاندھی جی لندن سے واپس لوٹے اور آتے ہی گرفتار کرلئے گئے اور کانگرس کی تحریک سول نافرمانی پھر شروع ہوگئی، ہندوستان میں انگریزی سیاست کو سمجھنے والے چند آدمیوں میں سے چودھری افضل حق مرحوم تھے، انہوں نے احرار رضا کاروں کو کانگرس کی نافرمانی کا پروگرام دے دیا اس طرح کانگرس اور احرار پھر سول نافرمانی کے محاذ پر متحد ہوگئے، یہ بات انگریز کے لئے اور بھی ناقابل برداشت ہوگئی چودھری افضل حق صاحب کو گرفتار کرلیا گیا اور احراری رضا کار کارکنوں کو دبانے اور گرفتار کرنے میں پنجاب گورنمنٹ نے نہایت سختی سے کام لیا، احرار کے شہری دفتروں میں تالے لگادیئے گئے آرڈیننس کے تحت سب سے زیادہ پنجابی احرار رضا کاروں کی جاتی تحریک کانگرس میں دس ہزار رضا کار گرفتار ہوئے تحریک کشمیر کے سلسلے میں ریاست کشمیر سے مجلس احرار نے ۸ر۱۸ اگست ۱۹۳۱ء کو جو مطالبات کئے وہ حسب ذیل تھے۔

حکومت کشمیر سے مجلس احرار اسلام ہند کے مطالبات

(۱) مجلس احرار کشمیر اپنی نیشن کو ہندو مسلم مسئلہ تصور نہیں کرتی کشمیر کے کسانوں اور مزدوں کی حالت ایسی تباہ کن اور دردناک ہے کہ ہندوستان میں بھی کسی مزدور اور کسان کی نہ ہوگی تمام صاحب الرائے اشخاص کی دلی ہمدردی خواہ کسی مذہب وملت سے تعلق رکھتے ہوں ان کے ساتھ ہونی چاہئے اور محض اس وجہ سے کہ مسلمان نہیں اپنے نازک وقت میں میں ان کی امداد کرنے سے کسی کو پہلو تہی نہیں کرنی چاہئے اگر کسی کی وجہ سے ہندوؤں اور سکھوں کا شرط انگریز طبقہ اسباب پر قبل جاتے جاتے کہ مسلمانان کشمیر پر ظلم برپا کئے جاتے، جو پہلے ہی سے رستم رسیدہ ہیں اس اپنی نیشن کو فرقہ وار مسئلہ بنائے تو یہ مجلس مظلوم کے کاذب اور غلط نام کے خاطر ایسے متکبر وحشی اور محروم انسانیت اور بے روح طبقہ کی حمایت پر تیار نہ ہوگی لہٰذا یہ مجلس احرار تمام غیر مسلم جماعتوں کو اتحاد وعمل کی دعوت دیتی ہے اور ان کی امداد خوشی سے قبول کرے گی جو کشمیر کے مظلوم باشندوں کی امداد کے لئے ہاتھ بڑھائیں۔

مخالفین کی فتنہ انگیزی ٹینشن

(۲) مجلس احرار کا ہرگز یہ ارادہ نہیں کہ لیزبائی نس مہاراجہ کشمیر کو گدی سے اتار دیا جائے اور نہ ان حلقوں کو میں نام ونہاد مسلم راج قائم کرنا چاہتے ہیں جو حکومت کشمیر کے ماتحت ہیں اس مجلس کے خیال میں تمام اپنی نیشن جو مجلس احرار یا کسی دوسری مسلم جماعت پر اس قسم کے الزام لگانے کی خاطر کی جاتی ہے محض شرارت پر مبنی ہے اور دانستہ کی جارہی ہے۔

ہم برطانوی مداخلت نہیں چاہتے

(۳) مجلس احرار ریاستی معاملات میں برطانوی مداخلت کی دعوت دینے کے لئے تیار نہیں اور چاہتی ہے کہ اس مسئلہ میں جو غلط فہمیاں پھیلا دی گئی ہیں ان سب کو دور کردے برخلاف اس کے یہ مجلس خیال کرتی ہے کہ اہل کشمیر کو موجودہ مصیبت میں مبتلا کرنے میں حکومت برطانیہ بھی ذمہ دار ہے۔

(۴) احرار حکومت کشمیر کو انسانوں کا نظام بنانے اور موجودہ صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے پر امن اور جائز ذرائع اختیار کرے گی۔

دستخط: حبیب الرحمٰن، افضل حق، مظہر علی اظہر

داؤد غزنوی ۱۸ر اگست ۱۹۳۱ء

☆☆☆

☆ ہندوستان کے تمام مشہور علماء فضلا وکلاء اور ڈاکٹروں کو مرزائی قادیانی کشمیر کمیٹی نے خطوط لکھے کہ آپ کو کشمیر کمیٹی کا ممبر بنایا گیا ہے، ہندوستان کے تمام لوگ حقیقت حال سے ناواقف تھے کسی نے کشمیر کی سیاسی سازش کی طرف توجہ نہ کی سوائے مجلس احرار اسلام ہند کے رہنماؤں کے ☆ احرار رہنماؤں نے محسوس کیا کہ کشمیر کمیٹی کی وجہ سے تمام مسلمان، مرزائی اور قادیانی ہوجائینگے مسلم اتحاد کو سخت دھکا لگے گا، مولانا مظہر علی نے مسئلہ کشمیر میں احرار کے شامل ہونے کا اعلان کردیا مولانا مظہر علی کو مجلس احرار اسلام کی تحریک کشمیر کا ڈکٹیٹر بنادیا گیا ☆ احرار کا مقصد کشمیر میں ریاست کے باشندوں کو ایسے حقوق دلانا ہے جس سے کشمیر کے باشندے اقتصادی تعلیمی ترقی کرسکیں مگر افسوس کشمیر کے اس پس منظر کو اس وقت کوئی نہ سمجھتا تھا ہندو پریس نے (مجلس احرار اسلام کی) ہماری مخالفت شروع کردی اور مہاتما گاندھی نے بھی لندن سے ایک بیان احرار کیخلاف دے دیا لیکن احرار رہنما صورت حال کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے کشمیر کی طرف بڑھے اور کشمیر کمیٹی (قادیانی) کو پہلے مرحلے پر ختم کردیا، ڈاکٹر اقبال کشمیر کمیٹی کی نائب صدارت سے مستعفی ہوگئے اس پر میاں فضل حسین نے چودھری افضل حق کو کہا کہ میں ایک نہ ایک دن احرار کو مٹادوں گا، آخر مسجد شہید گنج لاہور کا قصہ کھڑا کرکے ۱۹۳۵ء میں احرار کو دل کھول کر مٹایا تحریک کشمیر میں چالیس ہزار رضا کار گرفتار ہوئے آخر کار کشمیر میں ذمہ دار حکومت کا مطالبہ منظور ہوا، لیکن ہندوستان کی تمام ریاستیں (مجلس احرار اسلام ہند کی) ہماری دشمن ہوگئیں

احرار ہی اسلام کے مایا ناز اسلاف کے حقیقی وارث ہیں۔ امیر احرار ہند مولانا ثانی لدھیانوی مدظلہ

سید الاحرار امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

از قلم۔ صوفی محمد اسمٰعیل مالیر کوٹلہ

سید الاحرار حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب کے والد کا نام ضیاء الدین احمدؒ اور دادا کا نام نور الدین احمد صاحبؒ اور پردادا کا نام سید محمد شاہ تھا، آپ کا سلسلہ ۲۹ واسطوں سے حضرت امام حسینؓ سے جا ملتا ہے، اس خاندان کے ایک بزرگ سید عبدالغفار بخاری اپنے والد ماجد سید محمد شاہ بخاری کے ساتھ بخارا سے کشمیر میں آئے اس وقت کشمیر میں مسلمانوں کی حکومت تھی، اپنے علم و حکمت کی بدولت سید عبدالغفار شاہ بخاری درس قضا کے عہدہ پر فائز ہوگئے، اور بڑا نام پایا، سید عبدالغفار حضرت امام حسینؓ کی چونتیسویں پشت سے اور شاہ عبدالقادر جیلانی بغدادی کی تیرہویں پشت سے تھے، اپنی شاہ صاحب کی خویش کشمیر سے اٹھ کر گجرات اور امرتسر میں آباد ہوگئے، اس خاندان میں بڑے بڑے لوگ گذرے ہیں مثلاً شاہ عبدالقادر جیلانی بغدادی جنہیں عراق میں پیر ہندیاں کہتے ہیں اور یہاں ان کے نام سے گیارہویں شریف ہوتی ہے شاہ جی مولانا عطاء اللہ بخاریؒ یکم ربیع الاول ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۱ء پٹنہ میں پیدا ہوئے ابھی چار سال کے تھے کہ والدہ کا سایہ سر سے اٹھ گیا والد صاحب نے پرورش کی آپ کے والد ۱۹۱۳ء میں پٹنہ سے آئے اور امرتسر میں رہائش اختیار کی اور آباد ہوگئے جب پاکستان بن رہا تھا تو دوستوں کے اصرار اور کہنے سننے سے امرتسر سے اٹھ کر لاہور آئے دو چار ماہ لاہور میں قیام کیا پھر نواب زادہ نصر اللہ خاں صاحب کے گاؤں خان گڈھ (ضلع مظفر گڑھ) چلے گئے وہاں چند مہینے رہے پھر وہاں سے آکر ملتان آباد ہوگئے، اور وہاں ملتان میں ۹ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۱ اگست ۱۹۶۱ء بوقت ۲ بجکر ۵۵ منٹ پر کلمہ طیبہ پڑھا اور ہمیشہ کیلئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، انا للہ وانا الیہ راجعون، شاہ جی فرماتے تھے کہ زندگی ہے ہی کیا؟ تین چوتھائی ریل میں کٹ گئی، اور ایک چوتھائی جیل میں بٹ گئی، جتنے دنوں باہر رہا لوگ گلے کا ہار ہوتے رہے آج لکھنؤ کل ڈھاکہ سے لکھنؤ لکھنؤ سے ممبئی، ممبئی سے آگرہ، آگرہ سے دہلی، دہلی سے لاہور لاہور سے پشاور، پشاور سے کراچی اس سے ہندوستان کے دیہات اور مضافات کا اندازہ کرلو، ہر جگہ گھوما پھرا دوں سال کے تین سو پینسٹھ دنوں میں تین سو پچاسی تقریریں کیں ہوں گی، دن کہیں، صبح کہیں، شام کہیں، رات کہیں،

میں نے تقریر کی تو لوگوں نے کہا واہ شاہ جی واہ!
میں قید ہوگیا تو لوگوں نے کہا آہ شاہ جی آہ!
بس آہ! اور واہ میں ہوگئے تباہ۔ رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن کے ساتھ بھی قید رہے، ان کے چچا ساتھی اور رفیق تھے، آزادی ہندوستان کی جدوجہد میں ان کے ساتھ ساتھ رہے ان سے خاص خصوصیت رہی جو کسی سے پوشیدہ نہیں اکثر کہا کرتے کہ میں بلھے شاہ ہوں، اور مولانا حبیب الرحمن عنایت آرائیں، (یعنی جیسے مشہور صوفی بلھے شاہ آپنے پیر صوفی عنایت علی شاہ آرائیں کیلئے تھے ویسے ہی میں مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی کیلئے ہوں) لیکن پیر و مرید دونوں ایک دوسرے کی ضد تھے، وہ جلالی یہ جمالی، جلالی نے جمالی کو ڈبو کا شاہ صاحب کیا محفل جمارنجی؟ فضول بے معنی، لغو، مگر شاہ جی ان باتوں کا کوئی اثر نہ لیتے، آپ پنجاب میں اور دیہات بھر میں ٹنڈے والے پیر کے نام سے مشہور تھے، احرار رضا کار کلاڑی رکھتے لگے تو انہوں نے کلہاڑی اصیلی، کئی سال تلوار لئے پھرے اور آخری عمر میں ڈنڈا رکھتے تھے، ایک مرتبہ شاہ جی ضلع ڈیرہ غازی خاں (پاکستان) میں ختم نبوت کے مسئلہ پر تقریر کررہے تھے کسی نے سوال کیا حضرت فقیوں کے متعلق کیا خیال ہے؟ مجمع پیر پرست (قبر پرست) تھا فرمایا، روٹی تو ایک ہی ہے اور وہ ہے گنبد خضرا کے تلے سونے والوں کا اس کے بعد کوئی سوال کیا کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت خدیجہؓ میں کیا فرق ہے، فرمایا اس قسم کے سوال نہ کیا کرو، سوالات میں چور ہو تو دل کافر ہوتا ہے، حضرت خدیجہؓ محمد بن عبداللہ کی بیوی اور حضرت عائشہ محمد رسول اللہ کی زوجہ تھیں، امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے متعلق دل کا چور نکال دو، حضور حضرت عائشہ ہی کے لئے حضرت جبرئیل نے قرآن کے کٹہرے میں کھڑے ہوکر صفائی دی ہے، جو لوگ اس سے پریشان ہوتے ہیں کہ حضرت علیؓ خلفائے راشدین میں آخری خلیفہ کیوں تھے؟ تو گویا ان کے نزدیک آخری ہونا، بطریق اہانت (ایک توہین) ہے، انہیں معلوم ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی تھے، شاہ جی صاحب کسی قصبہ میں تقریر کرنے جارہے تھے، دیکھا کہ ایک نکیہ میں بیٹھے کچھ لوگ چرس پی رہے ہیں، اور چلم کا کش لگا کر کے ''یا علی مدد'' کا نعرہ لگاتے ہیں آپ رک گئے انہیں جھنجھوڑتے ہوئے کہا کہ کیوں میاں! حضرت علیؓ بھی چرس پیا کرتے تھے؟ چرس پی کر میرے باپ کا نام کیوں لیتے ہو؟ اپنے باپ کا نام لو، کسی نے سوال کیا کہ شاہ جی علیؓ اور عمرؓ میں کیا فرق ہے؟ فرمایا کہ بڑا فرق ہے، حضرت علیؓ حضور کے مرید تھے اور عمرؓ حضور کی مراد تھے، اور سب اپنی خوشی سے اسلام میں داخل ہوئے لیکن حضرت عمرؓ کو حضور نے خود اللہ سے مانگا تھا، کسی نے سوال کیا کہ حضرت فاطمہؓ اور ان کی دوسری بہنوں حضرت رقیہؓ کلثوم اور زینبؓ میں کیا فرق ہے، فرمایا حضرت فاطمہ نبوت کے بعد کی صاحبزادی ہیں، اور باقی نبوت سے پہلے کی صاحبزادیاں ہیں شاہ جی کی دینی خدمات کا اس وقت کے علما کرام کو ہمیشہ اعتراف رہا ہے، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے فرمایا کہ شاہ جی دوسرا روضہ شرک فی الصفوۃ ہے لوگ تھے کہ داد واہ کر اٹھے، سبحان اللہ، جزاک اللہ فی الدین ایک شخص نے عثمانی کا راز شاد تھا، کہ شاہ صاحب آپ تو اسلام کی مشین ہیں، حضرت مولانا ابوالکلام آزاد نے کہا کہ یہ مذہبی اور بداعتقادیوں کے بڑے بڑے زور سے ڈٹ کر مقابلہ کیا، جس سے ہمیشہ مسلمانوں کو فائدہ پہنچا، شاہ جی کو پنجاب میں ایسی جگہ جانا پڑا جہاں اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے تو موجود تھے لیکن ان کے نام تک مسلمان نہیں تھے، اسی پنجاب میں بے شمار ایسی آبادیاں تھی جہاں مسلمانوں کو کلمہ شہادت تو ایک طرف رہا السلام علیکم بھی کہنا تک نہ آتا تھا، اس میں ہندومت کے زمانہ زوالی کی رسمیں عقیدتے کے طور پر چاری تھی، کئی علاقوں میں غیر اللہ کی پرستش کو ہی اصل اسلام سمجھا جاتا، آپ کو ایسے علاقوں اور گاؤں میں جانا پڑا کہ راستہ بڑا خراب کبھی لاری موٹر سے بھی کہیں گھوڑے پر اور کبھی میلوں تک پیدل ہی جاتے رہے، مگر اللہ کا نام و پیغام لوگوں تک پہنچایا کئی علاقوں مثلاً ملتان ژیرہ غازی خان مظفر گڈھ وغیرہ میں جھلی اور بناوٹی پیروں نے اپنی اپنی گدیاں بنا رکھی تھی اور لوگوں کو گمراہی میں ڈال رکھا تھا، وہاں کے لوگوں کے عقیدے دین سے بالکل دور اور خراب ہو چکے تھے وہ پیروں ہی کو اللہ اور رسول سے افضل سمجھتے تھے پیروں کی نفس پرستی اور شہوت رانی کو حلال اور انکے قدم چومنے کو شرع شریف سمجھتے قرآن مجید پر قوالی کو ترجیح دی عام فرزندان طریقت کسانوں کی بیٹیوں کو لے کر اور کہتے کہ نبی کی بہو بننا پسند کروگی؟ قرآن مجید کے بجائے دیہاتوں میں یوسف زلیخا، ہیر رانجھا، سوہنی مہیوال، اور مرزا صاحبان کے عشقیہ قصے کو توڑ اور اس کی جگہ قرآن کی تلاوت کو عام رواج دیا، جن علاقوں میں مسلمان تجارت کو چھوڑتے نہیں تھے وہاں لگاتار لوٹ کھسوٹ کرکے ان کو تجارت پر لگایا اور بے شمار بستیوں میں مسلمانوں کی دکانیں کھلوائیں پنجاب کے عام مسلمان معاشی اور کاروباری اعتبار سے اس قدر پسٹ تھے، کہ مظفر گڑھ اور میانوالی کے بعض مسلمان مرزائین نے ہندو ساہوکار رفیوجیوں کے پاس اپنی بیبیاں گروی رکھ کر مالیہ (لگان) ادا کیا تھا، ان لڑکیوں نے ہندوؤں کے گھر بچے جنے تھے شاہ صاحب نے ان مسلمانوں میں مجلسی یا معاشی قسم کا جو احساس جوڑ پکڑ گیا تھا، اس کی بنیادیں اکھاڑ کر پھینک دیں جن لوگوں نے آپ کی تقریریں سنی ہیں انہیں بے شمار واقعات کا علم ہوگا کہ ہزاروں لوگوں کا مجمع تیئیس تیئیس ہزار تک آن کی آن میں ایک بڑی تعداد کی صورت اختیار کر جاتا وہ لوگوں کو چار چار چھ چھ گھنٹے تک مہوت رکھتے زیادہ تر تقریریں رات کے نو بجے شروع ہوکر اذان فجر تک جاری رہتیں، ایک مرتبہ امروہہ میں لگاتار تین دن تک تقریر کی لوگ تقریر سنتے اور سر ہلتے بار بار ایسا ہوا کہ جتنے بیٹھے ہیں مخالف بن کر بیٹھے ہیں شاہ جی مجمع میں تشریف لائے، لوگوں کی نگاہیں اٹھ گئیں اور ران کے چہروں پر ہنسی مذاق پھیل گئیں، بعض لوگ مجسم طعن و تشنیع ہوگئے کفنوں نے قلمطا کیا، جوم کے ہونٹوں پر قہقہے ابھرنے لگے، لیکن ادھر شاہ جی نے خطبہ مسنونہ پڑھا اور ایک گونج دار آواز فرمایا، صدر محترم اور تماشائی بھائیو مجھے لاہور آئے ہوئے بیس سال ہوگئے بڈھا ہوگیا لیکن مجھے یہ پتہ نہیں چلا کہ آپ ہیں کیا؟ غوث ہیں یا ولی قطب ہیں یا ابدال، غرض کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر آپ کو کن الفاظ سے مخاطب کروں

بلہیاں تے سرفی منہ وچ پان
کہندی میں لینا پاکستان

لوگ ہنسنے لگے، قرآن مجید کی آیتیں اور فارسی کے اشعار اصول سے پنجابی دوہل چھپ مثالیں خوشگوار لطائف کھلتے اور نکھرتے چلے جارہے تھے، شیریں زبان میٹھا بیان آواز میں لوچ لگے میں رس قرآن خوانی ان کی اردو ان کی پنجابی ان کی متانت ان کی ظرافت غرض ہر چیز نے سننے والوں کو مسحور کردیا ہے، گویا کہ شاخوں سے پھول جھڑ رہے ہیں، اور وہی لوگ کبھی ہنستے ہیں کبھی روتے ہیں ابھی ہونٹوں پر ہنسی تھی ابھی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں، چاروں طرف تاریک سناٹا چھایا ہوا ہے ادھی رات گذر چکی ہے، اور آدھی رات باقی ہے، ممبئی کے ایک کھلے میدان میں جلسہ عام ہے سمندر کی لہریں ٹھہر چکی ہیں، شاہ جی نے قرآن مجید پڑھنا شروع کیا، پڑھتے گئے پندرہ منٹ قرآن پانچ منٹ ترجمہ دس منٹ تفسیر پھر شعر پھر قرآن رات کر کھلتی ہے، شاہ جی مضمون شروع کرتے ہیں ادھر صبح ہوتی ہے ادھر ہندو کنیائیں داد دے اٹھتی ہیں کہ شاہ جی رشیوں کی زبان بولتے ہیں کہ ہندو دوست شاہ جی کی تقریر صرف اس لئے سنتے تھے کہ انہیں شاہ جی کا قرآن مجید پڑھنا اچھا لگتا تھا، ۱۹۴۶ء میں یوپی احرار کانفرنس کا اجلاس بجنور میں ہورہا تھا، شاہ جی نے اجلاس میں قرآن مجید پڑھنا شروع کیا تو گھنٹہ پھر قرآن مجید ہی پڑھتے چلے گئے کیا مجال ہے کہ ایک آدمی میں مجمع سے ہلا ہو تمام لوگ ہاتھ کی لکیروں کی طرح سے جمے بیٹھے رہے، شاہ جی قرآن مجید سنا رہے تھے اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ قرآن مجید ابھی آسمان سے نازل ہو رہا ہے، اور صفامروہ کی پہاڑیوں میں گونجتی ہوئی سورتیں بجنور کے افق سے اتر رہی ہیں، انجمن خدام الدین کا سالانہ اجلاس مارچ ۱۹۳۰ء میں منعقد ہوا، وہاں اس زمانے کی تقریر کی کہ حضرت علامہ انور شاہ صاحب کی تحریک پر امیر شریعت منتخب کئے گئے اور پانچ سو علماء نے بیعت کی، سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا تاعمر اوڑھنا بچھونا احرار جماعت تھی، اور آپ مجلس احرار اسلام کے صف اول کے قائد رہے۔

☆☆☆

مجاہد آزادی رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ اور سید الاحرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا آپس میں تعلق اتنا گہرا تھا کہ ان حضرات کو دیکھ کر نوجوان یہ ترانہ گایا کرتے تھے

میں ختم نبوتؐ کے دونوں محافظ

الٰہی سلامت حبیبؒ و بخاریؒ
شریعت ہماری سیاست ہماری
مٹے گی نہ باطل کے گندے عمل سے
حمیت ہماری حرارت ہماری
اگر اک امیر شریعت بنا ہے
تو پھر دوسرے کی سیاست ہے بھاری
بڑی تمکنت سے بڑی گھن گرج سے
لگاتے ہیں دشمن پہ یہ ضرب کاری
فرنگی کے غمخوار لرزاں ہیں ان سے
عدو پر بڑی ان کی دہشت ہے طاری
ہیں ختم نبوت کے دونوں محافظ
رہے تا قیامت یہی مشن جاری

تاریخ کے اوراق سے

سرفروشانِ احرار اسلام کا قادیان میں مردانہ وار داخلہ

از۔
مفتی محمد احمد رحمانی لدھیانوی

اللہ تبارک وتعالیٰ کا اپنا ایک نظام ہے بعض اوقات اگر کوئی نعمت کسی کو عطا فرماتے ہیں تو نسل در نسل چلتی رہتی ہے، مثلاً پہلے زمانے میں نبوت سے بہتر کوئی نعمت نہیں تھی اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء کو نسل در نسل یہ نعمت عطا فرمائی، یہاں تک کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا، لیکن علم نبوت باقی رہا، اللہ تعالیٰ نے اس سے بعض افراد کو نسل در نسل نوازا، تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے احرار پر خاص کرم فرمایا، جھوٹے نبی مرزا غلام قادیانی پر سب سے پہلے اکابرین احرار حضرت مولانا شاہ محمد صاحب لدھیانویؒ نے ہی فتویٰ تکفیر جاری کیا اور اس تحریک کو عروج پر بانی احرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ نے پہنچایا، اور آج بھی احرار تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں پیش پیش ہیں، تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں بڑا مشکل مرحلہ جھوٹی نبوت کے گڑھ قادیان کو فتح کرنا تھا جسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس احرار اسلام نے انجام دیا اور تاوقت احرار تحفظ ختم نبوت کیلئے سرگرم عمل ہیں۔

۲۳ر مارچ ۱۹۳۴ء کو مجلس احرار اسلام ہند کی طرف سے مجلس احرار اسلام ہند کے صدر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ نے قادیان میں سب سے پہلے ایک بہت بڑے جلسہ عام میں تقریر کی یہ جگہ مکھوں کے احاطہ میں بڑے بازار کے چوک کے نزدیک سردار تیجا سنگھ سیکرٹری خالصہ دیوان ریاڑ کی قادیان کے دوکان کے پیچھے واقع ہے، پولیس نے چاروں طرف راستہ روک رکھا تھا اور سرزائیوں کی لٹھ بردار انجمن احمدیہ کے رضا کار بڑے چوک سے لے کو بھائی محمود احمد ڈاکٹر کی دوکان تک پولیس کے ہمراہ گشت کر رہے تھے، جیسے کی قادیان ان کی گرفت ہو دیتی جملہ کے مغرب کے راستے سرعام جو مرزائیوں کے کارخانہ جراب ہوزری سے لے کر تانگہ اڈہ خانہ چوہدری عبدالرحمن تک پولیس اور مرزائی عوام کو جرأ روک رہے تھے کہ وہ جلسہ گاہ میں نہ جائے مگر عوام بڑی دل کی طرح ہندوؤں کے محلے اور گلیوں سے گذر کر جلسہ گاہ میں پہنچ گئے تقریر سے پیشتر رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن کی خدمت میں نماز جمعہ کے بعد سپاسنامہ پیش کیا، جس میں مرزا محمود اور اس کی جماعت کے مظالم پیش کئے یہ سپاسنامہ (مولانا رحمت اللہ جوشجاع آباد میں فوت ہو چکے ہیں) نے پیش کیا۔

ہر چند مرزائی رضا کاروں نے فساد کروانے کی کوشش کی مگر وہ غائب وخاطر رہے، اور اجلاس پر امن طریق پر ہوا، حضرت مولانا نے شیر کی طرح گرج کر تقریر کی اور حکومت پر بھی تنقید کی اور مرزا محمود کو مسلمانوں کے بائیکاٹ کرنے سے باز رہنے کی تنبیہ کی (بحوالہ ہفت روزہ لاک فیصل آباد ۲۱ر مئی ۸۷ء جلد نمبر ۱۳ شمارہ نمبر ۷) ان تمام تفصیلات سے معلوم ہو گیا کہ: یہ وہ حالات تھے جو کہ قادیان کے مذہبی معاشرتی اور سیاسی کردار کی نشاندہی کر رہے تھے اور یہاں کے مسلمان بہت پریشان تھے اور یہ دعا کرتے تھے کہ کوئی نجات دہندہ یہاں پر آئے چنانچہ اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کو چنا، وہ قادیان جہاں مسلمانوں کو سانس لینا دشوار تھا، وہاں رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ مردانہ وار داخل ہوئے، رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ انہی مولانا محمد لدھیانویؒ کے پوتے ہیں، جنہوں نے سب سے پہلے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے علماء لدھیانہ سے صرف مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ ہی جاری نہیں کروایا بلکہ اس خاندان کے خون میں وہ جوش اور جذبہ بھی پیدا کر دیا تھا کہ جس کی وجہ سے سب سے پہلے قادیان میں داخل ہونے کی جرأت بھی اسی خاندان کے فرزند جلیل نے کی۔

''رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کا قادیان میں داخلہ''

۲۳ر مارچ ۱۹۳۴ء یہ تاریخ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان ایک مستقل تاریخ ہے، کہ اس روز آل انڈیا مجلس احرار اسلام کے صدر مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ پہلی مرتبہ قادیان پہنچے، اسٹیشن سے شہر تک صدر مجلس احرار کا استقبال ان لوگوں کے دلوں کا آئینہ تھا، جنہیں مرزائیوں نے گذشتہ نصف صدی سے غیر قادیانی ہونے کے جرم میں پریشان کیا ہوا تھا، بٹالہ گورداسپور، پٹھانکوٹ، اور مضافات کے ہزار یا شہری اور دیہاتی مسلمانوں نے اپنے نجات دہندہ کا والہانہ خیر مقدم کیا۔

۲۳ر مارچ ۱۹۳۴ء یہ تاریخ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان ایک مستقل تاریخ ہے، کہ اس روز آل انڈیا مجلس احرار کے صدر مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ پہلی مرتبہ قادیان پہنچے، اسٹیشن سے شہر تک صدر مجلس احرار کا استقبال ان لوگوں کے دلوں کا آئینہ تھا، جنہیں مرزائیوں نے گذشتہ نصف صدی سے غیر قادیانی ہونے کے جرم میں پریشان کیا ہوا تھا، بٹالہ گورداسپور، پٹھانکوٹ، اور مضافات کے ہزار یا شہری اور دیہاتی مسلمانوں نے اپنے نجات دہندہ کا والہانہ خیر مقدم کیا ☆ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کے قادیان پہنچنے پر خوف وہراس کی اس سیاہ چادر کے چیتھڑے اڑ گئے، جو مرزائیوں نے اپنے مخالفین پر رکھی تھی، استقبالیہ ہجوم کے چہروں کی رونق عمازی کر رہی تھی کہ کفر کے ستائے ہوئے دل ایمان کی روشن قندیل سے منور ہو رہے ہیں، ''مجلس احرار زندہ باد، مرزائیت مردہ باد'' کے فلک شگاف نعروں نے قصر خلافت کو متزلزل کر دیا ☆ رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ جب قادیان پہنچے تو ان کے ساتھ مولانا بہاء الحق قاسمی، مولانا محمد سلیمان صاحب فاروقی، بی اے حاجی عبدالرحمٰن صاحب بٹالوی بھی موجود تھے، جلسہ گاہ تک رضا کاران احرار اسلام بٹالہ ودیگر حضرات نظمیں پڑھتے ہوئے پہنچے تو رئیس الاحرار مسلمانوں سے فرمایا کہ مسلمان جلدی وضو کر کے آجائیں، مولانا بہاء الحق قاسمی نے رئیس الاحرار کے حکم پر نماز جمعہ پڑھائی، جلسہ گاہ میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی، اور حسب پروگرام جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی

مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کے قادیان پہنچنے پر خوف وہراس کی اس سیاہ چادر کے چیتھڑے اڑ گئے، جو مرزائیوں نے اپنے مخالفین پر رکھی تھی، استقبالیہ ہجوم کے چہروں کی رونق عمازی کر رہی تھی کہ کفر کے ستائے ہوئے دل ایمان کی روشن قندیل سے منور ہو رہے ہیں، ''مجلس احرار زندہ باد، مرزائیت مردہ باد'' کے فلک شگاف نعروں نے قصر خلافت کو متزلزل کر دیا۔ (کاروان احرار جلد ۱ صفحہ ۴۲۵)

''کاروائی جلسہ قادیان ۲۳ر مارچ ۱۹۳۴ء''

رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی جب قادیان پہنچے تو ان کے ساتھ مولانا بہاء الحق قاسمی، مولانا محمد سلیمان صاحب فاروقی، بی اے حاجی عبدالرحمٰن صاحب بٹالوی بھی موجود تھے، جلسہ گاہ تک رضا کاران احرار اسلام بٹالہ ودیگر حضرات نظمیں پڑھتے ہوئے پہنچے تو رئیس الاحرار مسلمانوں سے فرمایا کہ مسلمان جلدی وضو کر کے آجائیں، مولانا بہاء الحق قاسمی نے رئیس الاحرار کے حکم پر نماز جمعہ پڑھائی، جلسہ گاہ میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی، اور حسب پروگرام جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی

مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے تلاوت قرآن کریم فرمائی، اس کے بعد خواجہ عبدالرحیم عاجز نے اپنے مخصوص انداز میں اعلم پڑھی، پھر مجلس احرار اسلام قادیان کی طرف سے مولانا کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا، جو درج ذیل ہے۔

سپاسنامہ

''بحضور مظہر حریت مجاہد ملت شیر اسلام حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی صدر مجلس احرار اسلام ہند''

حضرت قبلہ عالم ہم ارا کین مجلس احرار اسلام قادیان حضور کی خدمت اقدس میں نہایت صدق دل سے آپ کے ورود مسعود پر خوش آمدید کہتے اور نہایت خلوص دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے ہم بے کس ونا تواں مسلمانوں کی ایسی حالت میں دستگیری فرمائی، جبکہ ہم جبر وتشدد کی چکی میں بالکل پس چکے تھے، ہم نے ان لوگوں کے ساتھ کسی قسم کی دشمنی نہیں کی بلکہ ہمارا صرف یہ ہی گناہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا ہیں، اس گناہ کی پاداش میں ہم ایک عرصہ سے ظلم وتشدد کا تختہ مشق بنے ہوئے ہیں، مسلمانوں سے سوشل بائیکاٹ کیا جاتا ہے، اکے دکے آدمی پر حملے کئے جاتے ہیں، شہر کی عام گذر گاہوں پر پھانک لگائے جاتے ہیں، مکان مسمار کئے جاتے ہیں، اشتہار پھاڑ دیئے جاتے ہیں، حتیٰ کہ مسجدوں کے گرانے سے دریغ نہیں کیا جاتا، اختلاف عقائد کی بنا پر قتل تک جائز قرار دیئے جاتے ہیں، چنانچہ حاجی محمد حسین کی شہادت کا واقعہ حضور کو یاد ہوگا۔

حضرت مولانا یہ تمام حقائق حقیقت سے لبریز ہیں، ایسے حالات میں ہم جب اپنے انجام پر غور کرتے ہیں تو ہماری روح کانپ اٹھتی ہے حکومت بھی ان لوگوں کی منافقانہ وفاداری سے دھوکا کھا چکی ہے، اور ہمارے گلے میں ان منافقانہ وفاداری کے جرم میں ایک اور غلامی کا طوق ڈالا جا رہا ہے، اور حکومت کوئی نوٹس نہیں لیتی، جناب کی خدمت میں یہ عرض کرتے ہیں کہ ہم قادیان میں برطانوی حکومت نہیں سمجھتے بلکہ ہم پر قادیانی جماعت حکمران ہے، اور حقیقت بھی یہی ہے کہ قادیان میں برطانوی حکومت کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے، اسی لئے ہم لوگوں پر مظالم کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں قادیان سے کان پکڑ کر نکال دینا ہر روز کا مشغلہ ہے اور جرمانوں اور بیدوں کی سزا دی جاتی ہے قتل تک ہضم کر لئے جاتے ہیں۔

چنانچہ تھوڑا عرصہ گذرا کہ محمد امین مجاہد کو دن دہاڑے قتل کیا گیا اور قاتل جرم اقبال کرتا ہے مگر کوئی مقدمہ نہیں چلتا، باقاعدہ امور عامہ ''امور داخلہ'' امور خارجہ مقرر کئے جاتے ہیں، خانہ ساز ہائیکورٹ اور اس کے ماتحت لوئر کورٹ موجود ہے، اور خصوصیت سے مسلمانوں کے متعلق ان کی پالیسی یہ ہے کہ ان کو قادیان سے نکال دیا جائے اور ان کا مذہبی عقیدہ بھی ہے، چنانچہ سال ڈاؤن قادیان کا موجودہ پریذیڈنٹ کا عدالت میں بیان ہوا، اور اس نے علی الاعلان کہا کہ قادیان غیر احمدیوں کیلئے صرف دو ہی صورتیں ہیں یا تو محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو چھوڑ کر قادیانی ہو جائے یا قادیان سے نکل جائے، آپ ہی فرمائیں کہ جب حکومت کا یہ وطیرہ ہو کر کہ وہ خود اپنے نظام کو درہم برہم ہوتا دیکھ کر کوئی حرکت نہ کرے، اور ہمارے متعلق مخالف جماعت کی یہ جدوجہد ہو کہ مسلمانوں کو قادیان سے نکال دیا جائے تو ایسی صورت میں ہمارا نیست ونابود ہو جانا یقینی ہے، پس ہمارا رہا سہا کہ آخری سہارا خداوند عالم ہے، کہ جس نے آپ جیسے بزرگ اور مقدس ہستیوں کو ہم فلک زدہ مسلمانوں کی امداد پر آمادہ کر دیا ہے، ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ آپ اور آپ کے رفقاء کے لئے دردِ دل سے دعا گو ہے، کہ خدائے ذوالجلال آپ کو اور آپ کی مقدس جماعت کو بیش از بیش خدمات اسلام سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے، نیز جناب حاجی عبدالرحمٰن صاحب رئیس اعظم بٹالہ اور ان کے رفقاء کے لئے آپ سے متشکر ہوں کہ آپ ان کے لئے دعا فرمائیں جنہوں نے آپ کی اس مقامی مجلس کی ہر ممکن امداد فرمائی ہے، جناب حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب سلیم پیشتر آپ کے ارشاد کے ماتحت مصروف عمل ہیں، ہر روز قرآن کریم کا درس ہوتا ہے، مسلمان کثرت سے شریک ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ محمدیہ میں طلباء کی تعداد چالیس تک پہنچ چکی ہے، بالآخر میں پھر حضور کی خدمت میں صدق دل سے مبارک باد عرض کرتا ہوں، اور آپ کے ''ورود'' مسعود پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

(ہم ہیں آپ کے ناچیز خدام)
ارا کین مجلس احرار اسلام
قادیان
☆☆☆

قادیانی جو خود کو احمدی کہتے ہیں مسلمان نہیں کیونکہ قادیانی حضور ﷺ کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتے

اگر میں اپنے مشن کو پورا کرتے ہوئے خاص قادیان میں قتل کیا جاؤں تو اس کو شہادت کبریٰ تصور کرونگا

قادیان کی نبوت تو انگریز پولیس کے ہاتھ میں ہے، تم ہی بتاؤ کہ فلاں دن قادیان کی نبوت پولیس سے بے نیاز تھی

۲۳ / مارچ ۱۹۳۴ء کو مجاہد ختم نبوت رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کا قادیان میں تاریخی خطاب

"جواب سپاسنامہ"

چنانچہ سپاسنامہ کے جواب میں رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ نے یوں فرمایا کہ یہ سپاسنامہ مجلس احرار کی طرف سے نہیں بلکہ معلوم ہوتا ہے کسی سرکار پرست جماعت کی طرف سے ہے ورنہ احرار اور اس بزدلی کا مظاہرہ دو متضاد چیزیں ہیں۔

سنو اور کان کھول کر سن لو کہ احرار دنیا میں مٹنے کیلئے نہیں بلکہ ظلم و ستم و سرکشی کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔

پس احرار کا دنیا میں ایک ہی کام ہے کہ حق بات نبے اور نہ وہ اس کی پاداش میں دنیا سے مٹ جائے، اور اس فنا کے بعد بقا کا جدید دور شروع ہوتا ہے احرار کے لئے فنا کے درجہ میں بقا کا راز مضمر ہے، میں مسلمانوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر دنیا میں عزت و اکرام کی زندگی چاہتے ہو تو دنیا کی موت سے بے نیاز ہو جاؤ حکومت بے شک اپنے منافق وفاداروں کو پستول ریوالور اور دوسری قسم کے ہتھیار ہمارے سینے کو چھلنی کرنے کے لئے دے دیں اس مطلق پروا نہیں، کیونکہ ہم خوب جانتے ہیں کہ آج ہمارے سینے ان نشانوں کے آماجگاہ بنے ہوئے ہیں تو ایک وقت آنیوالا ہے کہ ان گولیوں کا منہ دوسری طرف پھر جائے گا، منافقت ایک عرصہ تک چھپائی جا سکتی ہے لیکن منافقت کا بہت جلد انکشاف ہو جایا کرتا ہے، اسلام میں خطرناک فتنہ کھڑا کیا گیا ہے، اس حقیقت سے اس وقت تک دنیا بے خبر ہے۔

میرے دادا مرحوم نے مرزا کی ظاہری شکل و صورت دیکھ کر بتلا دیا تھا کہ یہ شخص عنقریب نہ صرف اسلام بلکہ انسانیت کا دشمن ہوگا، میں اس مقدس خاندان کی یادگار ہوں کہ جس نے کشفی طور پر معلوم کر کے حقیقت کا انکشاف فرمایا تمہارا فرض ہے کہ محمود اور اس کے رفقاء کو پرامن طور پر صراط مستقیم کی طرف بلاؤ اور ان کے سامنے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے دین کو پیش کرو، اور اس کے عوض میں تمہارے سر پھوڑے جائیں، سر پھوڑا دو اور اگر تم کو گولی کا نشانہ بنائیں تو سینوں کو کھولدو اور جبتا بانہ طور پر موت سے بغلگیر ہو جاؤ۔

خدا کی قسم میں اس بات کا منتظر ہوں کہ قادیان کی گلیوں میں احرار کے رضاکاروں کے خون کی نہریں بہتی ہوں اور میں سمجھ لوں کہ آج میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ اگر میں اپنے مشن کو پورا کرتے ہوئے محمود کے حواریوں کے ہاتھوں خاص قادیان میں قتل کیا جاؤں، تو میں اس کو شہادت کبریٰ تصور کروں گا، کیا مومن کو کوئی موت سے ڈرا سکتا ہے موت تو مومن سے ہزاروں کوس دور بھاگتی ہے، کیوں نہیں کہتے مسلمان ہی نہیں

مجھے اس امر کا اعتراض ہے کہ آئے دن قادیان کے مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں، میں پورے زور سے یقین دلاتا ہوں کہ ان مظلوموں کی آج سے امداد کی جائیگی، اور ظالموں کے ہاتھ ٹوٹ جائیں گے اگر قادیان کے کسی مسلمان کی طرف کسی ظالم نے انگلی بھی اٹھائی تو اس ظالم کو قدرت کے خونخوار انتظام سے کوئی طاقت نہ بچا سکے گی، مہالہ بلند نگ کو گرایا گیا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ دنیا سے اسلام مٹ گیا۔

حاجی محمد حسین کو شہید کیا گیا تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ مسلمان نیست و نابود ہوئے نہیں نہیں ہرگز نہیں، یاد رکھو قادیانی نبوت کے کل ہی اینٹیں خود بخود آپس میں ٹکرائیں گی، اور دنیا اپنی آنکھوں سے قدرت حق کا تماشہ دیکھے گی۔

☆ کیا مومن کو کوئی موت سے ڈرا سکتا ہے، موت تو مومن سے ہزاروں کوس دور بھاگتی ہے
☆ احرار رضا کار غریب شاہ کو قادیانیوں نے مارا تو میں نے سمجھا انہوں نے سید کے لال کو پیٹا ☆ اب ان کی موت آ گئی، یہ غریب شاہ کی مار کا نتیجہ ہے کہ آج حبیب الرحمٰن تم کو قادیان میں دکھائی دیتا ہے۔

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

غریب شاہ کو مارا ہے تو میں نے سمجھا کہ انہوں نے سید کے لال کو پیٹا ہے اب ان کی موت آ گئی یہ غریب شاہ کی مار کا نتیجہ ہے کہ آج حبیب الرحمٰن تم کو قادیان میں دکھائی دیتا ہے اور اگر وہ ایک آدھے وللمیر کو قتل کر دیں تو پھر انشاء اللہ قادیان میں ہماری حکومت ہوگی، قادیان کے مسلمانوں کو محمود (قادیانی خلیفہ) کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو یہ دن تم کو نصیب نہ ہوتا ہر روز نبوت کا غلبہ بلند ہوتا نبوت کی بحث کس سے کرتے ہو، جو میرے سے مرزا کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے آؤ تم کو پٹر بلی نبوت کا حال سناؤں کہ ریگستان عرب کے لق ودق میں اتنا درجہ کی بیچارگی کے عالم میں علم توحید بلند کرتا ہے، اپنے بیگانے دشمن ہو گئے قتل کے منصوبے کئے گئے اور وطن سے نکلنا پڑا، بتلاؤ کسی حکومت سے امداد کی درخواست کی کہ مجھے کفار کہ سے بچاؤ کفار مکہ آئے اور انہوں نے کہا کہ جس چیز کی ضرورت ہے لے لو مگر ہمارے بتوں کو برا نہ کہو، ہم تمہارے خدا کو برا نہ کہیں گے، اگر کوئی ماڈریٹ ہوتا تو کہتا صورت تو بہت اچھی ہے چلو مان جاؤ مگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے دائیں ہاتھ سورج اور بائیں ہاتھ چاند بھی لا کر رکھ دو پھر بھی اعلائے کلمۃ الحق سے باز نہیں آؤں گا، یہ ہے شان نبوت، تم ہی بتلاؤ کہ قادیان کی نوزائیدہ نبوت پولیس کے بغیر کبھی دو قدم بھی باہر چلی ہے، ہماری عمر کی قسم نہیں ایک دن بتلا دو کہ فلاں دن قادیان کی نبوت پولیس سے بے نیاز تھی، پس یہ نبوت تو پولیس کے ہاتھ میں ہے، جس کو چاہے نبی بنا دے، پس جس شخص کا کسی پولیس افسر سے دوستانہ ہو نبوت کا دعویٰ کر دیا کرے؟

یاد رکھو کہ نبی جب کمزور ہوتا ہے تو وہ اپنی بہادری اور شجاعت کا عظیم الشان مظاہرہ دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے، اور دنیا کی تمام طاغوتی اور مادی قوتیں سرنگوں ہو جاتی ہیں اور جب وہ طاقتور ہو جاتا ہے تو دشمنوں تک کے لئے رحیم ہوتا ہے، نبی یہ نہیں کرتا کہ قوت حاصل کرنے پر اپنے مخالفوں کو پیس ڈالنے اور اس کے ساتھ ساتھ حکومت سے بھی امداد کی درخواست کرے، چنانچہ صلح حدیبیہ کا واقعہ اس حالت کا پورا پورا نمونہ ہے کہ جھونپڑی فتح نہیں ہوتی (یعنی قادیان میں دفتر احرار) رئیس الاحرار نے فرمایا خدا کے فضل و کرم سے یقیناً فتح نہ ہو سکے گی، ایسی جھونپڑیوں نے ہی نمرود و شداد فرعون جیسی مغرور و سرکش ہستیوں کو جڑ سے اکھیڑ کر رکھ دیا، دنیا یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جب قادیانی امت سیاسیات کے میدان میں آئی تو ہم نے سمجھ لیا کہ ان کی موت ان کے دامن سے منسلک ہے میدان میں لے آئی، کیونکہ منافق جب سیاسی میدان میں آتا ہے تو ہار کھاتا ہے، منافق اور بہادری دو متضاد چیزیں ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے احراریوں کی جھونپڑی نے ایسا چاروں شانے چت گرایا کہ قادیانیت کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی، فرانس جرمنی یورپ فتح کرنے والوں کے بوچڑ خانہ کی جب تین بارہ بجے دن اینٹ سے اینٹ بجائی گئی تو قادیانی امت کے دو آدمی ہمارے پاس پہونچے اور کہا کہ خدا کے لئے تم ہی کچھ کرو، تو میں نے کہا کہ بوچڑ خانہ کا بننا اور مسمار ہونا مقدرات سے تھا اور ہم تمہاری ان چالوں سے خوب سمجھتے ہیں، میں پھر قادیان کے مسلمانوں کو کہتا ہوں کہ جرأت اور بہادری سے خدا پر بھروسہ رکھتے ہوئے پرامن طور پر علم توحید کو بلند کرو میں خوش ہوں گا، کہ اس کے صلہ میں تمہارے سر پھوڑے جائے تم کو قتل کیا جائے ہمارا جب کوئی رضاکار شہید ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کام کے لئے راستہ کھل گیا، شہید الٰہی بخش کو جب برچھا مارا گیا تو اس نے زور سے الا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ مارا، میں چاہتا ہوں کہ تم میں بھی شہید الٰہی بخش جیسا جذبہ پیدا ہو جائے، مجلس احرار مرکزیہ کی شاخ قادیان میں قائم ہو چکی ہے اس کی دل کھول کر امداد کرو، ایک پرائمری اسکول ہونا چاہئے اور اس کے ساتھ تعلیم القرآن کے لئے بھی درسگاہ کی ضرورت ہے ابتداء میں جب مجلس احرار قادیان میں قائم کی گئی تو محمود کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ قادیان میں احراریوں کا کوئی دفتر نہیں بتلاؤ آج تم کو معلوم ہو گیا کہ قادیان میں واقعی مجلس احرار کا دفتر قائم ہے، قادیانیوں میں اگر اخلاقی جرأت ہوتی تو ہم کو دعوت دیتے کہ ہماری مسجد میں نماز پڑھو اور اپنا جلسہ کرو مگر انہوں نے مسلمانوں کی مسجد کو مسمار کرنے کا تہیہ کر لیا، یہ جگہ جہاں جلسہ گاہ قائم ہے میں نے سنا ہے کہ سکھوں کی زمین ہے جس پر ہم نے اذان دے کر نماز جمعہ ادا کی حالانکہ میں اسلام کی رو سے سکھوں کو کافر سمجھتا ہوں کافروں نے تو اپنی دریا دلی کا ثبوت دیا مگر اسلام کے جھوٹے داعیٰ علمبرداروں کو یہ توفیق نصیب نہ ہوئی، سچ ہے کہ جو نیکی سکھوں کی قسمت میں لکھی تھی وہ محمود قادیانی کی قسمت میں کہاں پس میں حکومت کو تنبیہ کرتا ہوں کہ وہ وفاداروں (قادیانیوں) کو قانون شکنی سے فوراً روک دیں خانہ ساز ہائی کورٹ اور ڈنڈا فوج کو توڑ کر رکھ دیں، میں حیران ہوں کہ ہمارے لئے تو ڈنڈا رکھنا جرم مگر قادیان میں ڈنڈا فوج رکھی جا سکتی ہے، اور فوج کے علاوہ عورتوں تک کو چاندی ماری سکھلائی جا سکتی ہے، اور اگر قانون شکنی جائز ہے اور حکومت خود لوگوں کو قانون شکنی پر مجبور کرنا چاہتی ہے تو اسے گذشتہ واقعات کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کی ایسی روش نے ہی دار و رسن کو بوسہ دینے والے لاکھوں انسان پیدا کر دیئے اور سینکڑوں موٹروں پر چڑھ گئے اور ہزاروں نے اپنے سینوں کو گولیوں کا نشانہ بنا دیا اور اگر یہی کھیل و نہار رہے تو اس کا نتیجہ سخت خطرناک ہوگا جس کی ذمہ دار حکومت ہوگی۔

سپاسنامہ میں حکومت کی غفلت کا رونا رویا گیا، مسلمانوں کو سمجھ لینا چاہئے تھا کہ حکومت کی بے نیازی سے منہ سکتے ہو اور نہ قادیانی حکومت کی امداد سے زندہ رہ سکتے ہیں، جس شخص کی زندگی کا انحصار پولیس کی امداد پر ہو وہ کب تک زندہ رہ سکتا ہے، اس کا مٹ جانا مقدرات سے ہے، پس اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو بے خوف ہو کر کلمۃ الحق کو بلند کرو، پولیس اگر اپنے طور پر فرائض کو سمجھے تو جو چاہے انتظام کرے، ہم اس کی انتظامی معاملات میں دخل انداز نہیں ہو سکتے، اور اگر کہو کہ میں پولیس سے امداد کی درخواست کروں تو یہ سنت نبوی کے خلاف ہے، میں تو اسی خداوند عالم سے امداد کی درخواست کروں گا، جس نے اس کائنات ارضی و سماوی کو اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کر دیا اور جس نے فرعون جیسی مغرور ہستی کا سر توڑ کر رکھ دیا۔

بالآخر میں مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس گرمی کے موسم میں ہمارا استقبال کیا، اس کے بعد پولیس کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ پولیس سے ہمارا ہمیشہ سے واسطہ چلا آ رہا ہے میں پولیس کی ایک خوبی کا ضرور معترف ہوں تم تو میری تقریر کے بعد مختلف بولیاں بولو گے کہ مولوی صاحب نے یوں کہا مولوی صاحب نے یوں کہا مگر پولیس میری تقریر حرف بحرف حکومت تک پہنچائے گی، پس میں آخری الفاظ میں اپنا پیغام حکومت تک پہنچانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم قادیان میں کوئی بدامنی پیدا نہیں کرنا چاہتے ہم تو بھولے بھٹکے انسانوں کو جہنم کی آگ سے بچانے کا تہیہ کیا ہوا ہے، اور احسن طور پر تبلیغ کرے گی، ہم کو تو کشمیر اور کپورتھلہ کی طرف سے فرصت نہیں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کوئی ہم سے الجھنا چاہے تو ہم میدان سے بھاگ جائیں گے، ہم میدان سے بھاگنے والے نہیں تقریر کے بعد ایک قادیانی نے حضرت مولانا کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(مضامین رئیس الاحرار صفحہ ۲۸۴ تا ۲۸۹)

☆☆☆

لرزہ بر اندام ہیں ختم نبوت کے رقیب

مندرجہ ذیل نظم قادیان میں رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ صاحب کے سب سے پہلے خطاب کے موقعہ پر پڑھی گئی

ہے تو بطل حریت اور شیر ہے احرار کا
تو ہے دشمن دین کے اور قوم کے غدار کا

تو حبیب قوم ہے اور قوم ہے تجھ کو حبیب
تجھ پہ چل سکتا نہیں جادو کبھی اغیار کا

تیری درویشی کے قصے ہیں زباں زد عام اب
تیری استغنی بھی ہے اک سلسلہ اخیار کا

تو نے ختم المرسلینؐ کے نام کو اونچا کیا
تو بنا ہے ترجمانی صدیقؓ کے افکار کا

برملا تو نے کہا جو کچھ کہا ہاں سچ کہا
ہے سب زمانہ معترف اس جرأت اظہار کا

لرزہ بر اندام ہیں ختم نبوت کے رقیب
ہے بنا جب سے تو قائد مجلس احرار کا

قادیان میں جا کے توڑا جبر تو نے جھوٹ کا
ہر طرف شہرہ ہے تیرا اور تیری للکار کا

اگر قادیانی فتنہ شروع نہ ہوتا تو ملک ۵۰ سال قبل آزاد ہو گیا ہوتا قادیانی دین اسلام اور وطن عزیز کی آزادی کے غدار ہیں

احرار کی دیگر تحریکیں

از۔ شورش کاشمیری

پہلی احرار کانفرنس اسلامیہ کالج لاہور کے حبیبیہ ہال میں رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے زیر صدارت منعقد ہوئی ان دنوں جداگانہ و مخلوط انتخاب کا مسئلہ حقیقۃً دو قومی مسئلہ کا سرآغاز تھا، مسلمان جداگانہ انتخاب چاہتے تھے کانگرس مخلوط انتخاب کی حامی تھی، یہ سارا قضیہ نہرو رپورٹ سے پیدا ہوا تھا، احرار نے اس کانفرنس میں نشستوں کے تعین اور جداگانہ انتخاب کی حمایت کا اعلان کر دیا، اس لحاظ سے کانگرس سے الگ ان کا پہلا سفر تھا، احرار کے سامنے کچھ اور واقعات بھی تھے مثلاً:

۱۔ مسلمانوں کے اکثریتی صوبوں میں بھی کانگرس کا زور دیندار مسلمانوں کو نہایت کھٹکتا تھا، انہیں ایسے مسلمان پسند نہیں تھے جو ان کے دماغ سے پوچھیں اور مذہب سے بیزار نہیں تو بیگانہ ضرور ہوں۔

۲۔ پنجاب میں کانگرس کے عہدیداروں کا چناؤ اسی ذہن سے کیا گیا۔

۳۔ کراچی کانگرس (۱۹۳۱ء) کے موقع پر مہاتما گاندھی نے مجلس عاملہ کے ارکان نامزد کرتے وقت چودھری افضل حق کو نظر انداز کیا اور ڈاکٹر عالم کو نامزد فرمایا اگر چہ گاندھی جی کو یہ مشورہ مولانا عبدالقادر قصوری نے دیا تھا، جو احرار سے بدظن تھے لیکن اس کو خود نہاں کانگرس کو پنجاب کا اظہار پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی سوانح عمری "میری کہانی" میں کیا ہے۔

۴۔ امرتسر اور لدھیانہ میں ضلعی کانگرس کے انتخابات ہوئے تو اس میں احراری زعماء کے ہمدرد پچیس فی صد شکست دی گئی حتیٰ کہ امرتسر میں غازی عبدالرحمٰن بار گئے جنہوں نے مہاتما گاندھی تحریک خلافت میں اکٹھے پورے اٹھارکے ساتھ لے گئے تھے کہ غازی صاحب وہاں ایک سکول میں صدر مدرس تھے۔

۵۔ پنجاب میں سیاسی و عمرانی فرقہ پرستی کو اٹھانے اور اجالنے میں کانگرس کے ہندو رہنما پیش پیش تھے۔

۶۔ مہاتما گاندھی جی گول میز کانفرنس میں شمول کیلئے لندن جا رہے تھے کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے بمبئی پہنچ کر، ۱۲ اگست ۱۹۳۱ء کو ان سے ملاقات کی اور مشورہ دیا کہ وہ ڈاکٹر انصاری کے بغیر نہ جائیں اس طرح کانگرس ہندو جماعت ہو کر رہ جائے گی، مہاتما گاندھی نے اتفاق کیا کہ لیکن گول میز کانفرنس میں ملے گئے اور پنجاب کا ہندو پریس جداگانہ انتخاب کی بنا پر احرار کے خلاف شوشے چھوڑنے لگا اس کے نزدیک احرار راہنما فرقہ پرست ہو گئے تھے حالانکہ مسئلہ صرف انتخاب کا تھا، اور یہ ایک وصولی مسئلہ تھا، جہاں تک برطانوی استعمار کے خلاف جدوجہد اور غیر ملکی غلامی کے اٹھوا کا سوال تھا احرار راہنما اب بھی کانگرس کے ہم خیال تھے، اگر ہم مذہبوں کا ہم لیفا یان کے مصالح کی نگہداشت کرنا فرقہ پرستی تھی تو اس میں کانگرس کے بلند پایہ راہنما حتیٰ کہ گاندھی جی بھی ملوث تھے، آخر پر چین تحریک کیا تھی؟ احرار راہنماؤں نے کانگرس میں رہ کر سخت تحریک خلافت کے بعد شدھی کا مقابلہ کیا، چھوت چھات کے مرض پر ہندوؤں کو ملامت کی مراجیاں کے فتنہ کو سر کیا، علم دین کی شمع ہر جا روشن کی، ہندو مجلسی ذہنیت سے ٹکر لی، مغلیہ دور کی یادگاروں کو زندہ کیا، مذہبی حمیت کی، مقابر الٰہی اللہ کا ساتھ دیا، شاہ ولی اللہ کی تحریکوں کو نمایاں کیا، مغل پورہ انجینئرنگ کالج کے پرنسپل ونگیٹ کی بدگوئی کا محاسبہ کیا، ان کا علیحدہ و سیاسی سفر ہو احرار کے ساتھ اسلام کا نقطۂ نظر یہ نہ تھے کہ ہندو پریس آسمان سر پہ اٹھا لیتا، اور کانگرس کے صوبائی راہنما ان کے خلاف بیان کر کے نفرت و بدظنی کا دروازہ کھولتے لیکن ہندو نیشنلسٹوں نے مسلمان نیشنلسٹوں کو ہمیشہ کے لئے احرار کے خلاف محاذ بنایا، اس محاذ کا پہلا تیر اس وقت ہوا جب احرار نے تحریک شہید گنج شروع کی، احرار نے اپنے شہید و سفر (۱۹۳۱ء) سے (۱۹۴۷ء) تک جو عمل کی چوتھر یکیں چلائیں ان میں خصوصاً وہ ان سے چند کا یہاں ذکر ہیں:

۱۔ مغل پورہ انجینئرنگ کالج اپیلی ایشن (۲) تحریک کشمیر (۳) قادیانی امت کا استصاب (۴) پورتھلہ اپیلی ایشن (۵) بہاول پور اپیلی ایشن (۶) تحریک مدح صحابہ (۷) مسجد منزل گاہ کا مسئلہ (۸) ترکی زبان کو کرنسی لاطہ (۹) دوسری جنگ عظیم میں فوجی بھرتی کا مقاطعہ (۱۰) مسلم لیگ سے اختلاف (۱۱) قسلمات بہار میں مسلمانوں کی اعانت (۱۲) برعظیم کی تقسیم کے مرحلے میں خدمت عوام "قادیانی جماعت" کی مزاحمت، احرار کا مستقل مشن ہو گیا اس کی مزاحمت میں اس کے راہنما وقتاً فوقتاً پکڑے گئے، اس ذہن ہی کا نتیجہ ہے کہ تحریک ختم نبوت کو وہ جوش و جذبہ حاصل ہوا جس کا اجمالی ذکر پچھلے باب میں آ چکا ہے، مجلس احرار ہندوستان میں واحد جماعت تھی جس نے مرزائی امت کے سیاسی عزائم کو بے نقاب کیا اور ان کے منصوبوں کو خاک میں ملایا، اگر اس وقت احرار مرزائیوں کا محاسبہ نہ کرتے اور ان کی مساعی مشکور سے علامہ اقبال آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت سے الگ نہ ہوتے اور اپنا تاریخی بیان جاری نہ کرتے تو مرزائی پنجاب کی تقدیر پر قابض ہو کر ہندوستان کی سیاسی تاریخ کا رخ بدل ڈالتے، احرار نے مسلمانوں کو نہایت شرح و بسط سے آگاہ کیا کہ مرزائی اس ملک میں برطانوی استعمار کا مخفر کالم ہیں، اور ان کا وجود مسلمانوں کی دینی وحدت تو ڈر عالمی سامراج کے لئے ایک الگ امت پیدا کرنا ہے تاکہ وہ مسلمانوں کے روپ میں دنیائے اسلام کو اوٹ سکیں۔

مغل پورہ انجینئرنگ کالج کا مسئلہ دو ایک دن ہی میں حل ہو گیا، مسئلہ صرف اتنا تھا کہ اس کالج کے انگریز پرنسپل مسٹر ونگیٹ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک آدھ توہین آمیز جملہ کہہ دیا تھا، مسلمان طلبہ نے ہڑتال کر دی، معاملہ پبلک میں آ گیا، شاہ جی نے موچی دروازہ کے باہر جلسہ عام کو خطاب کیا، ان کی تقریر نماز مغرب تک جاری رہی، بحر کا مال یہ تھا کہ شاہ جی نے اسی وقت جلسہ کو الٹھا کر مغل پورہ روانہ کر دیا اور وہاں ہزارہا لوگوں نے کالج کا محاصرہ کر لیا، پولیس نے لاٹھی چارج کیا جس سے بیسیوں نوجوان زخمی ہو گئے، لیکن اس شام مولانا ظفر علی خان کی مداخلت سے پرنسپل ونگیٹ نے معافی مانگ لی اور اس طرح یہ قضیہ ختم ہو گیا۔

تحریک کپورتھلہ

کپورتھلہ اپیلی ایشن (۱۹۳۳ء) کسانوں کی زبوں حالی اور مسلمانوں کی درماندگی کے خلاف ایک ابتدائی تحریک تھی جس میں قانون شخصی کا شائبہ تک نہ تھا، دیوان سر عبدالحمید ریاست کے وزیر اعظم تھے وہ جالندھر کے تھے اور وہاں بھی بہبود جوا پانے میں نہ تھے، انہوں نے اس تحریک کو اپنی ملازمت کے مفاد میں سمجھا تو ٹرکنا چاہا اور جالندھر میں مسلمانوں کو دو حصوں میں بٹوا دیا لیکن کپورتھلہ اپیلی ایشن جو یگو دل سے شروع ہوا تھا اس انداز میں ڈھلتا رہا کہ چودھری عبدالعزیز بیگووالیہ جو مجلس احرار کے نائب صدر تھے اس تحریک کے قائد ہو گئے، انہوں نے دیوان صاحب کے باقوں قید ہند کے مصاحب سر نیرہ الحداد ہونے سے انکار کیا، مہاراجہ کپورتھلہ کو چودھری صاحب نے جو ضمانت پیش کی اس میں ذیل کے مطالبات تھے۔

۱۔ عایات کے تحصول کو ہیلا برطانوی ہند کے مطابق کیا جائے۔ ۲۔ بیگار بالکل بند کر دی جائے۔ ۳۔ تعزیرات بیف قسم کے قدغنات منسوخ کئے جائیں۔ ۴۔ قانون انتقال اراضیات پنجاب کے حصول پر ریاست میں بھی ہندو یا جائے۔ ۵۔ ریاست میں ہائی سوسائٹی قائم کی جائے۔ ۶۔ باہر سے آدمیوں کی تخفیف کی رقم اصلاحی ریاست پر صرف کی جائے۔

دیوان عبدالحمید اپنی ملازمت کے لئے مہاراجہ کے غلام تھے، انہوں نے تحریک کو برباد کرنے کیلئے مختلف حربے استعمال کئے، انہیں معلوم تھا۔

ریاست میں ۵۰ فیصد مسلمان بستے ہیں ☆ وہ ریاست کا ساتھ فیصد حالیہ ادا کرتے ہیں ☆ لیکن اس کے باوجود انہیں وظائف و اوقاف میں ۸۴۷۶ روپے سالانہ ملتے اور اس کے برعکس غیر مسلموں کو ۶۸۳۳۸ روپے دیئے جاتے تھے ☆ مندروں کے دھرم شالاؤں کے لئے بھاضل تھیں مگر مساجد کے ساتھ ایسا سلوک نہیں تھا، یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ ریاست کا حکمران سکھ مہاراجہ تھا، دیوان صاحب نے تحریک کا رخ موڑنے کیلئے سلطان پور میں تعزیہ اور برز کے درخت کا ذاتی قضیہ پیدا کر دیا جس سے مسلمانوں اور غیر مسلموں میں تصادم ہو گیا، پولیس نے بیدردانہ گولی چلائی، کئی مسلمان شہید ہو گئے بہت سے زخمی ہوئے اور تعزیہ ساز مسے سرگرفتار کر لئے گئے، ان دیوان صاحب کی بدولت چودھری عبدالعزیز بیگووالیہ پانچ سال قید کئے گئے لیکن مہاراجہ کپورتھلہ نے عوام کی بڑھتی کا رخ بدل کر اپنا، اور چودھری عبدالعزیز بیگل پر داہو گئے، دیوان عبدالحمید کو وزارت عظمیٰ سے چھٹی دے دی گئی اس سے پہلے کہ ریاست میں مطالبات تسلیم کئے جاتے عوام میں عزت نفس احساس اجاگر ہو گیا، ورہ محسوس کرنے لگے کہ اب ان کی حیثیت ڈھور ڈنگر کی نہیں رہی ہے۔

ریاست بہاولپور

ریاست بہاولپور ایک "اسلامی ریاست" تھی لیکن یہاں کے مسلمان عوام حالت غائب درجہ گفتہ تھی، جزب اللہ اور جمعیۃ المسلمین مقابل طور پر جدوجہد کرتے رہے لیکن کامیاب نہیں ہو سکے، ۱۹۴۶ء میں احرار کو اب جماعتوں کے راہنماؤں کی پکڑ دھکڑ کا جواز پیدا کرتے کرتے وہ الانتفاضہ فی الارض کی آڑ لے کر دو جماعتوں کے راہنماؤں کی پکڑ دھکڑ کا جواز پیدا کرتے حالانکہ مسئلہ صرف اتنا تھا کہ تمام ریاستوں کی طرح ریاست بہاولپور کے عوام بھی بیدار ہو گئے اور انہیں یہ احساس ہو چکا تھا کہ اس زمانے میں جانوروں کی سی زندگی بسر کرنا انسان ہونے کی توہین ہے، حقیقت یہ ہے کہ ریاستی عوام بیچارگی اور درماندگی کی شرمناک زندگی گزار رہے تھے، جمعیۃ المسلمین نے آواز حق کے نام سے امیر بہاولپور کی خدمت میں استدعا عرض پیش کیا جس میں ذیل کے مطالبات تھے۔

☆ وزرا کی پناؤ جو نمائندوں ہی کے سامنے جوابدہ ہوں۔ ☆ تمام بجٹ اسمبلی میں پیش ہو اور اسمبلی کو اختیار ہو کہ وہ اس میں حک و اضافہ کر سکے ☆ اسمبلی پہلے قوانین بدلنے اور نئے قوانین بنانے کی مجاز ہو ☆ تمام سرکاری محکمے ذمہ دار وزراء کے ماتحت ہوں۔

غالباً یہی وہ زمانہ تھا جب نواب بہاولپور نے شاہ جی کو انتہائی رازداری سے اپنے محل میں بلوایا اور ان سے میرے قادیانی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تبصرہ کرائی، احرار نے مرکزی طور پر اس اپیلی ایشن میں حصہ نہ لیا لیکن جوانگ ریاست کے اندر حزب اللہ اور جمعیۃ المسلمین سے متعلق تھے، وہ احراری سے متاثر تھے اور احرار ان کا ہاتھ بٹانا اپنا فرض سمجھتے تھے، آخر بہاولپور کا نہاں جاگ اٹھا اور عوام کو اس تحریک کی بدولت بل و پل گئے۔

مسجد منزل گاہ کا مسئلہ

سندھ کثرت آبادی کے لحاظ سے مسلمانوں کا صوبہ تھا لیکن اس کے بعض بڑے شہروں میں دولت اور آبادی کے لحاظ سے ہندو غالب تھے، انہیں شہروں میں ایک مسجد بھی تھا، ایک لاکھ کی آبادی میں ساٹھ ہزار ہندو تھے، دریائے سندھ کے بیچ ایک چھوٹا سا جزیرہ تھا جس میں ہندوؤں کا ایک مندر سادھو بیلا واقع تھا، دریا کے کنارے ہندو آباد تھے شہنشاہ جلال الدین اکبر کے زمانے میں یہاں فوج کا ڈیرا تھا، اس کے پاس ہی ایک مسجد منزل گاہ تھی، اتنا زمانہ سے مسجد معطل ہو گئی انگریزوں نے تیا نگلو اور اس سنائے پر ایک طویل زمانہ گذر گیا، صوبائی خود مختاری کے بعد شیخ محمد ایوب وزارت بنی تو اس کو رج کرنے کے لئے مسلم لیگیوں نے جو بہتیوں سال سے ادھر بھی متوجہ نہ ہوئے تھے اپنا کیا، اس کی آڑ میں انگریز کا ہتھ

تحریک مدح صحابہ اس طرح شروع ہوئی کہ مجلس احرار اسلام کے سید عطاء اللہ شاہ بخاری لکھنؤ میں تقریر کر رہے تھے اپنی تقریر میں کہیں خلفائے راشدین کا ذکر کیا تو ایک طرف سے آواز آئی

"شاہ جی! کیا کر رہے ہیں آپ؟"

شاہ جی نے پوچھا، کیا ہے بھائی؟

بتایا گیا کہ لکھنؤ میں مدح صحابہ ہے، یہ تھا مدح صحابہ کے قضیہ میں احرار کا شمول معلوم ہوا کہ ۱۹۰۷ء تک لکھنؤ میں شیعہ سنی قضیہ نہ تھا مگر اس سال ایک شیعہ مقبول احمد نے فتنہ جگایا، تبتیغ دو کربلائیں ہو گئیں، شیعہ کربلا کا نام تال کٹورہ تھا، سنیوں نے اپنی کربلا کا نام پھول کٹورہ رکھا، چونکہ سنیوں کا غلبہ تھا اس لئے ان کے جلوسوں میں رونق سوا ہوتی، ہندو بھی اپنا تعزیہ لے کر ان کے ساتھ لگ گئے، ۱۹۰۶ء میں شروع ہوا، ۱۹۰۸ء میں شیعوں نے گورنر یوپی سے شکایت کی کہ سنیوں کا جلوس روکا جائے اور غلط نامے تقسیم کئے جائیں کہ سنی بھی پبلک مقام پر ابوبکر، عمر اور عثمان کی مدح زیر دفعہ ۲۹۸ قابل معافی ہے، اس پابندی کے بعد شیعہ سنی ایک ہی قوم کے دو متحارب فریق ہو گئے، کوئی ۲۸ برس بعد ۱۹۳۶ء اس باب میں مسٹر اے ٹو نقوی جو لکھنؤ میں ٹی مجسٹریٹ تھے اپنے شیعہ عقائد کی وجہ سے سنیوں کی دل آزاری کا باعث ہوئے، انہوں نے میلاد النبی کا جلوس نکالنے اور اس میں مدح صحابہ پڑھنے کی ممانعت کر دی واضح رہے کہ یہی ٹی مجسٹریٹ پاکستان آ کر کراچی کے چیف کمشنر ہو گئے، ان کی بدولت لکھنؤ پہلی دفعہ جن تین صاحبوں کو مدح صحابہ کے جرم میں پکڑا گیا وہ مجلس احرار کے کارکن تھے ان کی گرفتاری سے عوام مشتعل ہو گئے اور سول نافرمانی شروع ہو گئی۔

۱۳ اپریل ۱۹۳۷ء کو یوپی گورنمنٹ نے الہ آباد ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس اے پی سین کی صدارت میں اس قضیہ کا حل تلاش کرنے کے لئے یک رکنی بنچ بنائی، اس یکنی نے ۱۵ جون ۱۹۳۸ء کو اپنی رپورٹ میں سنیوں کے حق مدح صحابہ کو تسلیم کیا، لیکن معاملہ ٹلا جوں کا توں رہا۔

مولانا حسین احمد مدنی نے مداخلت کی اور یوپی گورنمنٹ کو احوال و ظائف کے علاوہ تاج آثار سے مطلع کیا، لیکن بیل منڈھے نہ چڑھی، لکھنؤ میں ۸۰ ہزار سنی اور ۲۰ ہزار شیعہ رہتے تھے، شیعوں کے سال بھر میں ۱۴۳ جلوس نکلتے لیکن سنیوں کو ایک جلوس بھی نکالنے کی اجازت نہ تھی، مقامی احرار نے میلاد النبی پر جلسہ کرنا چاہا لیکن پولیس نے مدح صحابہ کے خدشہ سے کوادیا اور یوپی کے بعض احرار زعماء پکڑ لئے، اس شرارت کا سرغنہ وہی ابوطالب نقوی تھا جس نے مدح صحابہ کے جرم میں کئی ہزار مسلمانوں کو جیل میں ڈلوا دیا، احرار راہنماؤں میں مولانا مظہر علی اظہر شیعہ تھے انہوں نے تحریک مدح صحابہ کے نام پر ایک کتاب لکھی اور سارا مسئلہ بیان کیا کہ کس قسم کے لوگ استعمار کو تقویت پہنچانے کے لئے مدح صحابہ کر رہے اور ان کے عزائم کیا ہیں؟ مجلس احرار اسلام ہند نے لکھنؤ میں پرزور تحریک چلائی ہزاروں رضا کار گرفتار ہوئے اور آخر یہ تحریک کامیاب ہوئے شاہ جی نے لکھنؤ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ چیز تو سمجھ میں آتی ہے کہ سنی کو گالی نہ دی جائے لیکن یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ فلاں مدح نہ کی جائے، اس قسم کا لوکھا قانون لکھنؤ ہی میں ہے کہ مسلمانوں کے دو فرقوں میں سے اقلیت کا فرقہ اکثریت سے مطالبہ کرتا اور قانون کی آڑ لیتا ہے کہ دیکھو ہمارے اسلام کی ان شخصیتوں کا نام نہ لیں اور نہ ان کی منقبت سنیں جو ہمارے علیہ میں رسول اللہ کے پیارے ہیں، مسلمانوں کے زوال پر ابوبکر غزنوی نے کہا تھا کہ ہمارا زوال یہ ہے کہ ہم اپنے ہیروؤں کو ہیرو نہیں سمجھتے، مظہر علی نے اپنے پیچھے میں سے تین کے نام لئے کہ ہم ان کے نام پر نہ رکھتے یہ شیعوں کی زیادتی ہے کہ وہ ابوبکر کے شہداء کے نام ان کا نام نہیں لیتے حالانکہ ۳۱۳ کے قافلہ میں تین بھائی کربلا میں شہید ہوئے تھے۔

آواز آئی "مظہر علی شیعہ ہو کر کیا کہہ رہے ہیں؟"

جواب دیا "وہی کہہ رہا ہوں جو حق سے میرے پاس مولانا علی علیہ السلام کی سند ہے"

اپنے مسلک کو چھوڑیئے نہیں دوسرے کے مسلک کو چھیڑیئے نہیں تحفظ ختم نبوت کیلئے متحد ہو جایئے۔ امیر احرار ہند مدظلہ

دوسری جنگ عظیم اور احرار سول نافرمانی

ازقلم۔عزیز الرحمٰن جامعی

۱۹۳۹ء کو جرمنی نے اچانک جنگ کا آغاز کردیا، مجلس احرار کے ورکنگ کمیٹی نے ۱۱رستمبر ۱۹۳۹ء کو جنگ کیخلاف تجویز پاس کردی، جنگ کے خلاف تحریک چلانے کیلئے شیخ حسام الدین صاحب مجلس احرار اسلام کے صدر منتخب کئے گئے اور شورش کاشمیری جنرل سکریٹری جنگ کیخلاف تجویز کے پاس ہوتے ہی تمام ہندوستان میں احرار رضاکاروں اور لیڈروں کی گرفتاری شروع ہوگئی، شورش کاشمیری کتاب عطاء اللہ شاہ بخاری میں احرار کی اس تحریک کے بارے میں تحریر کرتے ہوئے:

دوسری جنگ عظیم

ابھی شہید گنج کے زخموں کا کھرنڈ باقی تھا کہ احرار نے آری بل کی مخالفت کا ڈول ڈالا یہ بل یورپ کے جنگی امکانات کی وجہ سے سینٹرل اسمبلی میں زیر بحث تھا، ستمبر ۱۹۳۹ء میں ہٹلر نے ڈینزگ پر حملہ کرکے دوسری عالمگیر جنگ چھیڑدی گویا احرار رہنما اسی دن کی راہ دیکھ رہے تھے چودھری افضل حق نے چھ ماہ قبل ۷راپریل ۱۹۳۸ء کو آل انڈیا احرار کانفرنس پشاور میں صدارتی ایڈریس پڑھتے ہوئے کہا تھا۔

جنگ فضائے مجرم بنکر مغرب کے سروں پر کرگس کی طرح منڈلا رہی تھی یہ نازک اور مغلوب قوموں کو خبردار ہونے کا اشارہ ہے، برطانوی سرکار میدان جنگ میں پہلا گولہ گرانے سے پیشتر نیاز مندی کا نمونہ بن کر سامنے آتی گئی، احرار شہنشاہیت کی اس مصیبت کو غلاموں کیلئے رحمت خیال کرتے اور آئندہ جنگ کو ہندوستان و دنیائے اسلام کے لئے حصول آزادی کا بہترین موقعہ سمجھتے ہیں، ہمارا فرض ہوگا کہ ہم اس موقع پر فائدہ اٹھا کر برطانوی شہنشاہیت پر ضرب لگائیں چانچہ احرار پارٹی کمانڈر کا ایک فوری اجلاس ۱۳رستمبر کو امرتسر میں منعقد ہوا جس میں فوجی بھرتی کے خلاف جدوجہد کا فیصلہ کیا گیا، ساڑھے چھ ماہ کے بعد تمام بڑے بڑے احرار رہنما جیل خانے میں تھے کانگرس نے احرار کے اس فیصلے کو عاجلانہ قرار دیا، سوشلسٹوں کی تعاون کی پیش کش کی اور ایک متحدہ محاذ بنانے کے لئے گفتگو بھی ہوتی رہی، لیکن فوری گرفتاریوں سے مشترکہ محاذ کا مسئلہ کھٹائی میں پڑ گیا، احرار کو اس عاجلانہ اقدام کی بہت زیادہ قیمت ادا کرنی پڑی، کانگرس نے نظرانداز کیا، بالخصوص پنجاب کے کانگرسی رہنما احرار کی نسبت سرسکندر حیات خان کے زیادہ قریب تھے، انگریز نے اپنے گماشتوں کی معرفت احرار کو طویل سے طویل سزا دے کر بزل خویش خواری کیا، جیلوں میں احرار قیدیوں کے ساتھ بدتر سلوک ہوتا رہا گوجرانوالہ کے ایک ایک ہندو مجسٹریٹ نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ احرار سے اخلاقی قیدیوں جیسا سلوک کیا جائے، اس پر بڑے بڑے دیش بھگت منہ میں گھنگنیاں ڈال بیٹھے رہے المختصر احرار نے اس معرکہ میں سخت سے سخت اذیتیں سہیں ہر استبداد کو خنداں پیشانی سے قبول کیا، حتیٰ کہ موت وحیات کے درمیان کوئی راہ باقی نہ رہ گئی چودھری افضل حق نے جان لیوا مرض میں مبتلا ہوکر اور چند ہی مہینوں میں داعی اجل کو لبیک کہا احرار کے ممتاز کارکن جیلوں میں تھے، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی جو احرار کے ہمیشہ صدر چلے آرہے تھے ایک بے میعاد زمانہ نظر بندی دھرمشالہ جیل میں گذار رہے تھے۔

حبیب سوبھاش اور حبیب گاندھی ملاقات

جنگ کیخلاف احرار رہنماؤں کے گرفتار ہونے کے بعد رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی نے جو کہ اس تحریک کی خاموشی سے رہنمائی کررہے تھے انہوں نے راقم الحروف کی مجلس احرار اسلام ہند کا آفس سکریٹری مقرر کیا، تمام ہندوستان میں دورے شروع کئے، سول نافرمانی کے سلسلے میں دہلی میں سرسبھاش چندر بوش سے ملاقات کی اور اس کے لئے علاوہ گاندھی جی جب دہلی میں والیسرائے سے ملنے آئے تو مہاتما گاندھی سے دہلی سے لیکر فریدآباد تک ٹرین میں ملاقات کی اور مہاتما گاندھی جی کو احرار سول نافرمانی کا حال بتایا، گاندھی جی نے تحریک سول نافرمانی سے ہمدردی ظاہر کی لیکن یہ کہا کہ احرار کے ساتھ صوبہ کے تمام مسلمان نہیں ہیں کیونکہ مجلس احرار نے دیہات کے مسلمانوں میں پورا کام نہیں کیا، گاندھی جی نے مزید فرمایا کہ انفرادی سول نافرمانی کے ذریعہ جنگ کیخلاف اتنا وسیع پروپیگنڈہ کرنا چاہتا ہوں، کہ ہندوستان کے ایک ایک کونے اور گوشے گوشے میں لوگ جنگ کے خلاف میری آواز کوسن لے، اس پر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نے گاندھی جی سے کہا کہ آپ کے والیسرائے سے باربار ملاقات ہندوستان کی تحریک آزادی کو نقصان پہنچائے گی، گاندھی جی نے اس پر فرمایا کہ میں والیسرائے کو اور انگریزی حکومت کو ایسی پوزیشن میں ڈالنا چاہتا ہوں کہ تحریک سول نافرمانی کا تمام الزام انگریز کے سر رہے، انتہائی نرم شرائط پر بھی اگر انگریز صلح کرنے پر تیار نہ ہوگا تو کانگرس سول نافرمانی کرنے میں حق بجانب ہوگی۔

واردھا کو روانگی

رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی دہلی سے لوٹ کر لاہور پہنچے مولانا محمد داؤد غزنوی سے سارے مسئلے پر گفتگو کی اور یہ بات طے ہوا کہ گاندھی جی کی رہنمائی میں سول نافرمانی کی تحریک چلانے کے لئے چودھری افضل حق صاحب اور مولانا مظہر علی صاحب سے جیل میں بات چیت کی جائے مولانا سید داؤد غزنوی نے چودھری افضل حق صاحب اور مولانا مظہر علی سے یکم اکتوبر کو ملاقات کی اور یہ بات طے ہوگئی، کہ رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی واردھا جاکر مہاتما گاندھی مولانا ابوالکلام آزاد اور پنڈت جواہر لال نہرو سے بات چیت کرے اس سلسلے میں ۶راکتوبر ۱۹۳۹ء کو مولانا سید داؤد غزنوی نے حسب ذیل خط مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کے پاس لدھیانہ لکھا۔

۶راکتوبر ۱۹۳۹ء لاہور

مولانا مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امرتسر کے احباب کے فیصلے اور چودھری افضل حق اور مولانا مظہر علی صاحب کی تائید وتوثیق کے بعد یہ اطلاع عرض کررہا ہوں کہ یہ عاجز اور آپ دونوں واردھا جاکر مولانا ابوالکلام آزاد پنڈت جواہر لال نہرو مہاتما گاندھی سے ملاقات کریں اور موجودہ حالات کے متعلق جو پنجاب میں ہمیں پیش آرہے ہیں اس کے تمام پہلو پران سے گفتگو کرینا اور بہت سی باتیں ضبط تحریر میں نہیں آسکتیں اس لئے یہ عاجز ہفتے کی شام کو لاہور سے براستہ امرتسر ولدھیانہ عازم دہلی ہوجائے گا، آپ اگر لدھیانہ میں تشریف فرمائیں تو لدھیانہ ہی سے مجھے مل جایئے نہیں تو دہلی ریلوے اسٹیشن پر مل جایئے۔

والسلام علیکم فقیر بارگاہ محمدی

محمد داؤد غزنوی

رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی اور مولانا سید محمد داؤد غزنوی دہلی سے ۱۰راکتوبر کی صبح کو دہلی سے واردھا روانہ ہوگئے اور واردھا پہنچکر ان دونوں رہنماؤں نے پنڈت جواہر لال نہرو اور مولانا ابوالکلام آزاد سے کانگرس احرار سول نافرمانی کی تائید کی اور مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک فارمولا بنایا، جس کے مطابق احرار سول نافرمانی مہاتما گاندھی جی کی رہنمائی میں دیدی جائے اور مہاتما گاندھی جی اعلان کریں کہ احرار کی سول نافرمانی جس میں ہزاروں رضاکار جیل میں جاچکے ہیں وہ میرے پروگرام کے مطابق کانگرس کی سول نافرمانی سمجھی جائے واردھا کے قیام کے دوران میں جب کہ آل انڈیا کانگرس کا اجلاس وہاں ہورہا تھا رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی اور مولانا سید داؤد غزنوی نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح گاندھی جی سے ملاقات ہوجائے، لیکن پنجاب کانگرس کے لیڈر میاں افتخار الدین اور ڈاکٹر گوپی چند کے اشارے پر مسٹر پیارے لال سکریٹری گاندھی جی نے ان دونوں رہنماؤں کو گاندھی جی سے ملنے کا وقت نہ دیا، اور مولانا آزاد سے جو فارمولہ بنایا تھا ایسے بھی گاندھی جی کو دکھانے سے انکار کردیا۔

لاہور میں احرار رہنماؤں کے مشورے

واردھا سے لوٹ کر مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے اپنے صاحبزادے جلیل الرحمٰن کو تحریک کا ڈکٹیٹر بنادیا، اور مولانا آزاد کے فارمولہ کے مطابق دفتر احرار لاہور میں مجلس مشاورت ہوئی جس میں مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی مولانا سید داؤد غزنوی چودھری افضل حق صاحب جو جیل سے بیماری کی وجہ سے رہا ہوچکے تھے، میاں قمرالدین صاحب آف اچھرا ڈاکٹر عبدالقوی لقمان اور کچھ اور لوگ شامل ہوئے اور مولانا آزاد کی گفتگو کے مطابق حسب ذیل تجویز مرتب ہوئی مجلس احرار ہند اب بھی یہ یقین کرتی ہے کہ ہندوستان کو جنگ میں اس کی منشا کیخلاف شامل کیا گیا مجلس احرار نے ۱۱رستمبر ۱۹۳۹ء کو کھلے الفاظ میں اس کا اعلان کردیا تھا، جس کے مطابق اس وقت ہزاروں کی تعداد میں احرار رضاکار جیلوں میں بھردیئے گئے، مہاتما گاندھی جی نے بھی ہندوستان میں انفرادی سول نافرمانی کے ذریعہ وہی بات کہی جو احرار نے ۱۱ر۱۹۳۹ء کو کہی تھی، مولانا ابوالکلام آزاد کے مشورے کی روشنی میں پروگرام کے مطابق احرار رضاکار سول نافرمانی میں حصہ لیں گے اس تجویز کو منظور کرنے کے بعد رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی اور مولانا سید داؤد غزنوی کو ہدایت کی گئی کہ وہ مناسب وقت پر مولانا ابوالکلام آزاد سے ملکر اس تجویز کے تحت احرار کے حق میں گاندھی جی سے اعلان کردیں اس طرح احرار اور کانگرس تحریک کا متحدہ محاذ قائم ہوجائے گا۔

گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ پنجاب کی نگرانی

اگرچہ رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی بظاہر تحریک سے علیحدہ تھے لیکن گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ پنجاب کی دوستی آئی ڈی اور بہت سے دوسرے اعزازی سی آئی ڈی رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کی سخت نگرانی کررہے تھے اور گورنمنٹ یہ اچھی طرح سمجھتی تھی کہ مولانا حبیب الرحمٰن کا استعفیٰ تحریک احرار سے اسی طرح کا ہے، جیسے گاندھی جی کانگرس سے استعفیٰ دیکر کانگرس کی رہنمائی کرتے ہیں، اسی طرح احرار کی تحریک سول نافرمانی مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی ہی کے مشورے اور رہنمائی سے کی جارہی ہے، چنانچہ احرار سول نافرمانی کے شروع ہوتے ہی دفتر سیرت کمیٹی پٹی ضلع لاہور سے ایک خط رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن کے نام آیا، دفتر سیرت کمیٹی گورنمنٹ آف انڈیا کی ایسی شاخ تھی جو مذہبی سوالات کرکے ان کی رائے معلوم کی جائے، اور وہ رائے گورنمنٹ آف انڈیا کو بھیج دی جائے سیرت کمیٹی پٹی کا خط حسب ذیل ہے۔

از دفتر مرکزی سیرت کمیٹی پٹی ضلع لاہور

محترمی ومعظمی زادلطفہ

السلام! اس وقت سیرت کمیٹی کی طرف سے جمعہ کے لئے جو اردو وعظ شائع کئے جارہے ہیں وہ ہر جمعہ کے دن پانچ ہزار مسجدوں میں سنائے جاتے ہیں میرا خیال ہے کہ اس سلسلے کو اور زیادہ وسعت دینے کے لئے بیس ہزار مسجدوں پر حاوی کرنے کی کوشش کی جائے، یہ خطبات وعظ ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے سرینگر سے راسکماری تک کے مسلمانوں میں ایک آواز کی گونج پیدا کی جاسکتی ہے، اور انہیں ایک مرکز اور پروگرام پر جمع کیا جاسکتا ہے سیرت کمیٹی چاہتی ہے کہ مسلمانوں کو جنگ عظیم کے حالات اور مسائل سے باخبر رکھنے کے لئے خطبات جمعہ کا ایک خاص کورس شائع کیا جائے اس میں آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے آپ کی رائے میں ایسے بنیادی اصول کون سے ہیں، جنکو پیش نظر رکھ کر یہ خطبات لکھے جائیں مسلم لیگ نے اپنے گذشتہ اجلاس میں فلسطین اور حقوق کے متعلق جن شکایتوں کا اعادہ کیا تھا، ان خطبات میں ان کا ذکر کرنا چاہئے، یا نہیں موجودہ جنگ کے متعلق مسلمانوں کے لئے کسی پالیسی پر عمل کرنا بہتر ہوسکتا ہے چونکہ یہ مسئلہ نازک تھا اسلئے آپ سے استصواب کرنا ضروری سمجھا گیا، امید ہے کہ آپ واضح جواب سے ضرور مشکور کریں گے۔

والسلام (خاکسار عبدالمجید قریشی)

یہ خط حکومت ہند کے اشارے اور حکم پر قریشی صاحب نے مجھکو لکھا تا کہ میرے جواب سے حکومت ہند کو مطلع کیا جاسکے خدا قریشی صاحب پر رحم فرمائے اور انہیں مسلمانوں کی سی آئی ڈی کرنے سے باز رہنے کی توفیق بخشے قریشی صاحب کو اسلام کو فروخت کرنے کا گورنمنٹ برطانیہ سے ایک اچھا صلہ مل رہا ہے۔

یہ نوٹ تو اس وقت کی بات تھی اللہ تعالیٰ کی ستار العیوب ہے اور دنیا والوں کے عیوب کی پردہ پوشی پر اللہ کی ستار العیوبی ہے، ورنہ اس دنیا میں کون ہے جو عیوب سے پاک ہے مگر قریشی صاحب کے ساتھ عجیب واقعہ پیش آیا کہ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں لاہور پہنچے تو چھ ساتھ ماہ بعد ہی ۱۹۴۸ء کے شروع میں ان کے متعلق لاہور کے اخبارات میں یہ خبر چھپی مولانا عبدالمجید قریشی ناظم سیرت کمیٹی کو کسی شخص نے ان کے کمرے میں جاکر قتل کیا اور ان کا سارا سرمایہ لیکر فرار ہوگیا اور کمرے کو باہر سے مقفل کرگیا تین دن کے بعد لوگوں کو اس واقعہ کا علم ہوا دروازہ توڑ کر لاش باہر نکالی گئی تو لاش سے بو آنے لگی تھی، مولانا قریشی کی اس بے کسی اور بے بسی میں موت نہایت قابل افسوس اور رنج دہ ہے، اور قاتل کی یہ شقاوت کہ قتل کرنے کے بعد کمرہ بند کرکے چلا گیا یہ نہایت بہیمانہ اور ظالمانہ حرکت ہے۔

دہلی میں احرار کیخلاف حکومت ہند کی سازش

رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کے بڑے لڑکے مولانا جلیل الرحمٰن لدھیانوی بطور ڈکٹیٹر مجلس احرار اسلام ہند تحریک احرار چلا رہے تھے، ایک دن انہیں دفتر احرار اسلام دہلی میں معلوم ہوا کہ گورنمنٹ ہند کی سی آئی ڈی نے احرار کے کچھ رضاکاروں کو کچھ بیکار پستولیں اور بے کار بم دیئے ہیں تاکہ انہیں برآمد کرکے احرار کے کچھ رضاکاروں کو لمبی لمبی سزائیں دی جائیں اور تمام احرار رہنماؤں کو اس سازش میں شامل کیا جائے، اس سازش کا علم ہوتے ہی مولانا جلیل الرحمٰن نے فوراً واقعہ کی تحقیق کی اور رات ہی کو تمام بیکار چیزیں ان رضاکاروں سے کنوئیں میں گروائیں گئیں اور یہ چیزیں لانے والوں کے پورے پتے اور نام معلوم کئے گئے دوسری صبح کو مولانا جلیل الرحمٰن ڈکٹیٹر احرار مجلس اسلام ہند نے اور سالار محمد شفیع جو کہ احرار رضاکاروں کے سالار اعظم تھے اور رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے دہلی کے اخبارات کو ایک بیان دیا جس میں اس سازش کے متعلق کہا گیا حکومت ہند کی سی آئی ڈی احرار پر نئے جھوٹے مقدمے بنانے کی کوشش کررہی ہے ہم یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ جن رضاکاروں سے گورنمنٹ کے نمائندوں نے اس قسم کی بات چیت کی ہے ہم ان کے نام ظاہر کردیں گے اور عدالت میں انکے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا، احرار اپنی سول نافرمانی کو پرامن طریقے سے چلا رہے ہیں، اور کسی تشدد پسند کیلئے مجلس احرار میں کوئی جگہ نہیں ہے ان بیانات کا نکالنا تھا کہ گورنمنٹ کی تمام سکیم ختم ہوگئی اس طرح گورنمنٹ کی سازش کو بیکار بنادیا گیا اب تحریک سول نافرمانی میں جارہی تھی مولانا جلیل الرحمٰن ڈکٹیٹر مجلس احرار ہند مسٹر آصف علی مولانا نورالدین بہاری لالہ دیش بندھو گپتا کو ایک ہی دن میں گرفتار کرلیا گیا، مولانا جلیل الرحمٰن لدھیانوی ڈکٹیٹر مجلس احرار اسلام ہند نے مجلس احرار کی پالیسی کے بارے میں حسب ذیل بیان دہلی کی عدالت میں دیا۔

تحریری بیان مولانا جلیل الرحمٰن صاحب لدھیانوی ڈکٹیٹر منتخبہ مجلس احرار اسلام اسر ڈیفینس آف انڈیا ایکٹ دفعہ ۳۸ ربعدالت جناب دے ڈی صاحب ڈسٹرکٹ دہلی، ڈسٹرکٹ جیل دہلی مورخہ ۹ردسمبر ۱۹۴۰ء بروز پیر مجلس احرار اسلام ہند نے موجودہ جنگ میں جب ہندوستان کو اس کی مرضی ومنشا کیخلاف شامل کیا گیا تو اس کے بعد فوراً ۱۱رستمبر ۱۹۴۰ء کو اپنا مسلک حسب ذیل تجویز کے ذریعہ واضح طور پر اخبارات میں شائع کردیا، ہرگاہ مجلس احرار اسلام کئی سالوں سے ہندوستان کی آزادی اور عالم اسلام کی گلوخلاصی کو برطانیہ کے ساتھ اپنے تعاون کی شرط قرار دیتی چلی آئی ہے ہرگاہ موجودہ دور میں حکومت برطانیہ کو جرمنی کے خلاف اعلان اس بنا پر کرنا پڑا کہ وہ کمزور اقوام کی حامی ہے لیکن جمہوریت اور کمزور اقوام کی حمایت پسندی کے تمام دعاوی کے باوجود برطانیہ نے ہندوستان اور عالم اسلام بالخصوص فلسطین اور آزاد قبائل کے ساتھ اپنے دعاوی کے مطابق کسی قسم کا عملی ثبوت نہیں دیا ہے اس بنا پر بھی غلام ہندوستان اور غلام مسلمان جو خود اپنے وطن میں غلامی کی وجہ سے زندہ درگور ہیں کیونکہ خوشی سے پولینڈ جیسے دور افتادہ ملک کی جدوجہد آزادی کے لئے جان ومال دے سکیں گے اندریں حالات مجلس احرار اسلام گورنمنٹ برطانیہ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتی ہے کہ کسی جنگ میں ہندوستان کا تعاون صرف اسی صورت میں حاصل کیا جاسکتا ہے، جبکہ ہندوستان آزاد ہوا اور برطانیہ وفرانس کے محکوم اسلامی ممالک بھی مکمل طور پر آزاد کئے جائیں، مذکورہ بالا قرارداد میں میں جس عقیدہ اور پالیسی کا اعلان مجلس احرار اسلام ہند نے کیا تھا تقریباً یہی اعلان مگر کسی قدر تفصیل کے ساتھ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے کردیا، مجلس احرار اسلام ہند اس وقت سے اس وقت تک برابر موجودہ جنگ کے متعلق اپنے مسلک اور عقیدہ کا اعلان کرتی رہی اور نہایت ہی پرامن طریق پر عدم تشدد پر کامل طور سے کاربند رہتے ہوئے سول نافرمانی کو جاری رکھا اس سلسلہ میں جماعت احرار کے اکابر اور سینکڑوں کارکنوں کو گرفتار کرکے پانچ پانس سال تک کیلئے جیلوں میں بند کردیا گیا، تقریباً ایک سال بعد کانگرس ہائی کمانڈ نے بھی سول نافرمانی کا بھی اعلان کیا، تو احرار نے خوشی محسوس کی جس پرامن طریق پر تحریک کو مجلس احرار نے شروع کیا گیا ہندوستان کی سب سے بڑی جماعت کانگرس نے بھی شروع کردیا مجلس احرار نے جب تحریک شروع کی تھی اس وقت ہزارہا انسانوں کے عظیم الشان اجتماعات اور بڑے بڑے مظاہرے ہوئے مگر کارکنان احرار نے عدم تشدد پر سختی سے عمل پیرا ہوتے ہوئے آج تک بدامنی یا تشدد کر بروئے کار نہیں آنے دیا، کارکنان احرار عدم تشدد کے صحیح معنوں میں قائل ہیں، مجلس احرار تشدد پسند عناصر کو مجلس میں جگہ نہیں دے سکتی حال ہی میں احرار زعماء نے اپنے مسلک اور عقیدے کا کھلے اور واضح الفاظ میں اعلان کیا ہے کہ مجلس احرار اسلام میں صرف وہ ہی حضرات رہ سکتے ہیں جو عدم تشدد پرستی سے کاربند ہوں چنانچہ مجلس احرار اسلام ہند کے اسی مسلک اور عقیدہ پر قائم رہتے ہوئے ہندوستان کے گوشے گوشے اور کونے کونے میں مجلس احرار کے ایک لاکھ رضاکاروں نے فوجی بھرتی کا بائیکاٹ کیا فوج میں بھرتی نہ روکنے کے نعرے بلند کئے لیکن ہندوستان کے ہر مقام پر ہزار دو ہزار گرفتاریوں کے بعد حکومت نے گرفتاریاں بند کیں کیونکہ حکومت نے محسوس کیا کہ مسلمانوں میں جونہی یہ تحریک زور پکڑ جائیگی تو پھر اسے یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے گا مسلمان جنگ کے حق میں ہیں اور ہندوستان رضاکارانہ طور پر جنگ میں امداد دے رہے ہیں، اب جبکہ ہندوستان کی انڈین نیشنل کانگرس نے یہ تحریک شروع کردی تاکہ دنیا پر یہ ثابت کردیا جائے کہ ہندوستان رضاکارانہ طور پر جنگ میں شامل نہیں ہیں تو مجلس احرار نے اپنی تحریک کو اور تیز رفتاری کے ساتھ شروع کردیا لیکن اب علاوہ دیگر مقامات کے حکومت دہلی نے بھی دہلی کے پانچ صد احرار رضاکاروں کے بعد احرار کی گرفتاری سے ہاتھ کھینچ لیا ہے، حالانکہ احرار کارکن وہی نعرے ہندوستان کے گلی کوچوں میں لگا رہے ہیں جن نعروں پر ہندکے قومی وزراء مرکزی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبران اور کانگرس ہائی کمان کے ممبران گرفتار کئے جارہے ہیں حکومت کی اس پوزیشن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عوام میں بڑھتی ہوئی بیداری سے خوف زدہ ہوکر آرمی ایکٹ کے استعمال کرنے سے گھبرا رہی ہے لیکن اس سے یہ ثابت نہ ہوسکے گا کہ ہندوستان کے عوام رضاکارانہ طور پر جنگ میں امداد دے رہے ہیں، بحیثیت آل انڈیا ڈکٹیٹر احرار اسلام ہند مجلس احرار عقیدے اور پالیسی کے مطابق عدالت کے سامنے بیان کردینا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ کسی بھی ہندوستانی کو اس جنگ میں نہ ہی روپیہ سے مدد اور نہ ہی افراد سے مدد کرنی چاہئے اس لئے کہ جنگ برطانیہ شہنشاہانہ مقاصد کے لئے لڑرہا ہے کمزور قوموں کی آزادی کے لئے نہیں۔

خلیل الرحمٰن لدھیانوی

ڈکٹیٹر آل انڈیا مجلس احرار اسلام ہند

محدث العصر علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا: ہم پر یہ بات کھل گئی ہے کہ گلی کا کتا بھی ہم سے بہتر ہے اگر ہم تحفظ ختم نبوت نہ کرسکیں

مجلس احرار اسلام ہند کے سرخ پوش رضا کاروں کا عسکری ترانہ

برصغیر کی آزادی میں ہراول دستہ کا کردار ادا کرنے والے مجاہدین احرار کے لئے مندرجہ ذیل ترانہ خان عبدالجلیل خان ایڈوکیٹ فرخ آباد یوپی نے لکھا خاں صاحب جوش احرار اسلام کے سالار اعلیٰ رہے ۱۹۳۳ء کے شروع میں یہ ترانہ دہلی اور یوپی کی احرار کانفرنسوں میں پیش کیا گیا جسے احرار ہائی کمان نے منظور کرلیا، یہ ترانہ آزادی سے قبل کے سرخ پوش منظم رضا کار پرچم کشائی نیز عسکری نمائش اور والنٹیر ریلی کے وقت پڑھا کرتے تھے، ترانہ احرار تا وقت رائج ہے احرار کی تقاریبات میں پرچم کشائی نیز احرار کے زیر نگرانی مدارس ومکاتب میں روزانہ صبح کو منظم انداز میں پڑھا جاتا ہے، ترانۂ احرار مندرجہ ذیل ہے:

اُٹھ مجاہد وطن ڈال دوش پر کفن — کر امام ایک کو متقی و نیک کو
کند تیغ ہے تیری سان پر چڑھائے جا — حکم حق کے سامنے اپنا سر جھکائے جا
اسلحہ سجائے جا
ہاں قدم بڑھائے جا

اُٹھ خدا کا واسطہ مصطفیٰ کا واسطہ — صاحب نصاب بن قاتل خطاب بن
نام دین بلند کر بانگ حق سنائے جا — دے زکوٰۃ جسم و جاں مال و زر لٹائے جا
قوم کو جگائے جا
ہاں قدم بڑھائے جا

آں صلوٰۃ و صوم اُف ترک کردہ قوم ٹف — ہاتھ میں الم اٹھا تیز تر قدم اٹھا
ہے نماز خوف کیا بات یہ بتائے جا — عرصۂ قتال تک جیش کو لڑائے جا
حکم دیں سنائے جا
ہاں قدم بڑھائے جا

نام مراد حریت کر جہاد حریت — سامنے سے جنگ ہے توپ ہے تفنگ ہے
موت مر شہید کی خوب مسکرائے جا — گولیوں پہ گولیاں مسکرا کے کھائے جا
زندگی بنائے جا
ہاں قدم بڑھائے جا

سرخ پوش ہے تو آ سرفروش ہے تو آ — ملک و نسل و رنگ یہ موجبات جنگ یہ
ہاں حسینؓ کی طرح رنج و غم اٹھائے جا — امتیاز قومیت سر بسر مٹائے جا
کربلا بنائے جا
ہاں قدم بڑھائے جا

کیا خلافت خدا قوم سے ہوئی جدا — یہ صدا سنائے جا وجد دکھائے جا
شرع کا نفاذ کر حد پہ حد لگائے جا — شعر یہ جلیل کے بار بار گائے جا
راستہ دکھائے جا
ہاں قدم بڑھائے جا

احرار ہیں ہم

از: شاعر احرار مرحوم خواجہ عبدالرحیم عاجز

اس ملت کے غمخوار ہیں ہم — احرار ہیں ہم احرار ہیں ہم
دکھ سکھ میں سب کے یار ہیں ہم — احرار ہیں ہم احرار ہیں ہم
آزادی کے پروانے ہیں — ہم ملت کے دیوانے ہیں
دشمن کی نظر میں ذوالفقار ہیں — احرار ہیں ہم احرار ہیں ہم
ہر ایک مصیبت سہتے ہیں — پر حق کی منہ پر کہتے ہیں
باطل کے لئے تلوار ہیں ہم — احرار ہیں ہم احرار ہیں ہم
خادم ہیں خدمت گاروں کے — اور یار ہیں پورے یاروں کے
جاں دینے کو تیار ہیں ہم — احرار ہیں ہم احرار ہیں ہم
رسوائی ہو بدنامی ہو — گردن میں طوق غلامی ہو
اس جینے سے بیزار ہیں ہم — احرار ہیں ہم احرار ہیں ہم
دنیا کی اکثر باتوں میں — کچھ چلتی بنکر ہاتھوں میں
کب ناچنے کو تیار ہیں ہم — احرار ہیں ہم احرار ہیں ہم
سر بکف ہے ہر قربانی — حاصل ہے دولت ایمانی
پھر کیوں نہیں ناوار ہیں ہم — احرار ہیں ہم احرار ہیں ہم
آبادی ہو یا بربادی — ہے سامنے شمع آزادی
صدقے پروانہ وار ہیں ہم — احرار ہیں ہم احرار ہیں ہم

شاعر احرار اسلام خواجہ عبدالرحیم عاجز ۱۸۹۷ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے، شمع آزادی کے بے لوث پروانے، جانثار اور بہترین اردو پنجابی شاعر تھے، انگریز دشمنی کی بنا پر انہیں بار بار جیل جانا پڑا، فتنۂ قادیانیت کے متعلق آپ کے اشعار نے تینکڑوں جوانوں کو احرار سے منسلک ہونے کی ترغیب دی۔

احراری یلغار کے اغیار معترف

از: پروفیسر خالد شبیر احمد

کرتے ہیں ہم جو صاحب کردار کرتے ہیں — باطل پہ ہر طرف سے ہم یلغار کرتے ہیں
ہم ہیں نقیب ختم نبوت کے دوستو! — عشق رسول پاک کا پرچار کرتے ہیں
حق گو ہیں، حق پرست ہیں اور حق کے پاسدار — حق بات کا اظہار سردار کرتے ہیں
ہم سر پھرے سے لوگ ہیں اک جذب آشنا — انگوں کے نرم لہجے میں گفتار کرتے ہیں
اپنی عدالتیں صدو یقین سے ہیں مشیر — جرم وفا کا برملا اقرار کرتے ہیں
مرزائیوں کے واسطے برق تپاں ہیں ہم — انپوں پہ جان تک بھی نثار کرتے ہیں
عظمت سنگ میل ہے اپنا قدم قدم — عزم جواں سے دشت کو !!لہ زار کرتے ہیں
قرآن ہے ایک ہاتھ میں شمشیر ایک میں — یوں پیروئ دین کو ہم شکار کرتے ہیں
انکو کہاں ہے فطرت احرار کی خبر — بے فائدہ جو ہم کو گرفتار کرتے ہیں
بس موجزن ہے دل میں شہادت کی آرزو — ہم سرفروش ایسا کاروبار کرتے ہیں
اللہ حکمران ہو اس سرزمین کا — باطل کی حکمرانی سے انکار کرتے ہیں
احرار کی سرشت ہے مومن کی آن بان — ہم پاسبان دین ہیں اقرار کرتے ہیں
اپنے لبوں پہ نعرۂ توحید ہے سماء — ذکر نبی سے قلب کو سرشار کرتے ہیں
احرار کی یلغار کے اغیار معترف — عشق وجنوں کا ہر گھڑی پرچار کرتے ہیں
ہے دل جلوں کی ایک ہی پہچان آج بھی — صدق ہنا کی عظمتوں سے پیار کرتے ہیں
تاریخ کے اوراق پہ لکھا ہوا ہے یہ — کیا کرسکے گا کوئی جو احرار کرتے ہیں
خالد حضور پاک کی الفت میں ہر گھڑی — امت کو گہری نیند سے بیدار کرتے ہیں

جسم ہے احراری میرا روح ہے احرار کی

از: ضمیر احمد ضمیر، مالیر کوٹلہ

دشمن اسلام کے اوپر ہے نظر احرار کی — قادیانیت ختم کرنا ہے ڈگر احرار کی
اک خوشبو نے میرے گھر کو معطر کردیا — جب بھی آئی لب پہ ہے میرے صدا احرار کی
اے خدا ایسی طاقت تو عطا کرنا مجھے — تاکہ میں خدمت کروں شام و سحر احرار کی
عاشقان ختم نبوتؐ پر میرا تن من نثار — جسم ہے احراری میرا روح ہے احرار کی
بل میں چھپ جاتے ہیں ڈر کے مارے موت کے — کان میں پڑتی ہے ان کے جب صدا احرار کی
قادیانی غداروں کو ہے بھگا دینا ہمیں — کھائی ہے احرار نے قسم پروردگار کی
آؤ اس آواز کو گھر گھر سنائیں ہم ظہیر — تاکہ بن پائے حکومت ایک دن احرار کی

کفن سر سے لپیٹے لشکر احرار میں آئے

خدا کا شکر ہے ہم سرحد ایمان میں آئے — گروہ عاشقان سنت قرآن میں آئے
سروں میں بھر رہا ہے اپنے اپنے دین کا سودا — کہ ہم محمور ہوکر جذبۂ ایمان میں آئے
احرار کو ہرگز کوئی دھوکہ دے نہیں سکتا — کرے کوشش جو دھوکے کی جب ہی پہچان میں آئے
جو مرزا قادیانی کو مسلمان اب بھی کہتے ہیں — خرابی کیوں نہ ایسے لوگوں کے ایمان میں آئے
وہ جس کے دل میں جذبہ ہو محمدؐ کی غلامی کا — وہ کیوں نہ دوڑ کر حلقۂ احرار میں آئے
وہ ''حافظ'' جس کا بھی ایمان ہو ختم نبوت پر — کفن سر سے لپیٹے لشکر احرار میں آئے

(شاعر ملت قاری محمد اسحٰق حافظ سہارنپوری)

جماعت احرار کو مبارکباد

از: سلیم اللہ مومن روانوی

احرار ہے دلدار ہے تو مرد خدا ہے — غازی ہے مجاہد ہے تو، شیر خدا ہے
رگ رگ میں تیری کتب محمد بسی ہے — اسلام کی عظمت پہ تیری جان فدا ہے
احرار تیرا حوصلہ حد سے سوا ہے — جرأت پہ تیری خدا کی خدائی فدا ہے
احرار ہے دلدار ہے تو مرد خدا ہے — غازی ہے مجاہد ہے تو شیر خدا ہے
اسلام کی ہے ڈھال محمدؐ کی لاج ہے — محبوب محمدؐ ہے تو محبوب خدا ہے
قطرہ تو اور تیری سمندر سے ٹکر — قطرے سے سمندر کا جگر چاک کیا ہے
ہند کی ظلمت میں شمع کا جلانا — وہ کام کیا جو صحابیؓ نے کیا ہے
سیرت کا کیا تونے وہ کس شان کا جلسہ — ظلمت پہ کئی ضرب ایسا کام کیا ہے
احرار ہے دلدار ہے تو مرد خدا ہے — غازی ہے مجاہد ہے تو شیر خدا ہے

کفن بردوش ہیں احرار جنگ حق و باطل میں

جو مرزائی یہاں پر گھر رہے ہیں اپنی من مانی — کفن بردوش ہیں احرار جنگ حق و باطل میں
حقیقت میں اگر پوچھو تو یہ ہے کار شیطانی — خدا چاہے تو دیں گے اپنی جانوں تک کی قربانی
مقاصد ان کے کیا ہیں چاہتے کیا ہیں یہ ملت سے
بہت ہی مختصر سی ہے نہیں تمہید طولانی
خدا والے اسی کو فتنۂ دجال کہتے ہیں
ہیں اس فتنہ کے پردہ میں یہودی اور نصرانی

(شاعر ملت قاری محمد اسحٰق حافظ سہارنپوری)

آنکھ باطل سے ملائی مجلس احرار نے

شاعر ملت قاری اسحٰق حافظ سہارنپوری ایڈیٹر ''نوائے وطن'' انبالہ شہر (ہریانہ)

جرأت و ہمت دکھائی مجلس احرار نے — خود لڑی اپنی لڑائی مجلس احرار نے
پیٹھ کب اپنی دکھائی مجلس احرار نے — سینہ پہ ہر چوٹ کھائی مجلس احرار نے
اس کی ہر اک ظاہری طاقت سے ہو کر بے نیاز — آنکھ باطل سے ملائی مجلس احرار نے
سر کو اپنے دشمنوں کے سامنے رکھا بلند — شان کب اپنی گھٹائی مجلس احرار نے
حق کی خاطر قیدیں کاٹیں اور کھائیں گولیاں — ہر کڑی الفت اٹھائی مجلس احرار نے
جس نے بھی تاج نبوت پر اٹھایا اپنا ہاتھ — توڑدی اس کی کلائی مجلس احرار نے
دین اور ایمان کی خاطر لٹا کر زندگی — جنت الفردوس پائی مجلس احرار نے
ملک وملت کیلئے جب بھی کڑا وقت آگیا — اپنی گردن تک کٹائی مجلس احرار نے
اہل باطل نے لگائی خرمن حق میں جو آگ — آگ وہ بڑھ کر بجھائی مجلس احرار نے
خدمت دین وطن کی ہے بچھتر سال تک — دولت دارین پائی مجلس احرار نے

کھل کے اے حافظ حمایت حق کی کرنی چاہئے
یہ ادا ہم کو سکھائی مجلس احرار نے

ظلم سے پنجہ لڑایا مجلس احرار نے

شاعر ملت، قاری محمد اسحٰق حافظ سہارنپوری، ایڈیٹر ''نوائے وطن'' انبالہ شہر (ہریانہ)

رنگ اپنا جمایا مجلس احرار نے — ظلم سے پنجہ لڑایا مجلس احرار نے
قوم مسلم راستوں کے پیچ وخم سے بچ گئی — راستہ سیدھا دکھایا مجلس احرار نے
ایک دم دب گیا باطل کا ہر شور وشغب — حق کا جب ڈنکا بجایا مجلس احرار نے
ہم نے دیکھا ہے یہاں ہر دشمن اسلام سے — جنگ کا بیڑا اٹھایا مجلس احرار نے
آشنائی ختم نبوتؐ کے گلستاں پر بہار — خون اپنا جب بہایا مجلس احرار نے
مرحبا اپنا بڑھایا مجلس احرار نے — اس کا سر بڑھ کر دبایا مجلس احرار نے
ہم بھی ہر طوفان باطل کے مقابل ڈٹ گئے — درس ہم کو وہ پڑھایا مجلس احرار نے
باندھ کر سر سے کفن انگریز سے یوں جنگ کی — خوف مطلق بھی نہ کھایا مجلس احرار نے
مولوی مظہر، عطاء اللہ، مولانا حبیب — رہنما ان کو بنایا مجلس احرار نے
تھے حسام الدین کہ تاج الدین یا گلشیر خاں — ان سبھی کا دور پایا مجلس احرار نے
فضل حق تھے یا کہ تھے احمد علی جالندھر — خوب سب کو آزمایا مجلس احرار نے
شورش، چانباز مرزا، اور انور صابری — ہم کو ان سب سے ملایا مجلس احرار نے
عالمان دین حق کا کرکے دل سے احترام — مرتبہ اپنا بڑھایا مجلس احرار نے
میں حافظ اپنی ان آنکھوں سے دیکھا ہے وہ دور — اپنا ''جلوہ'' جب دکھایا مجلس احرار نے

پندرہ روزہ اردو، ہندی
الاحرار
Regd.No.Punbiloo98/2001
چیف ایڈیٹر
محمد عثمان رحمانی لدھیانوی
ایڈیٹر: غلام حسن قیصر
سب ایڈیٹر: عاشق الٰہی نوری (اریاوی)
گرافکس: اے۔آئی۔نوری، مظہر عالم مظاہری
لیگل ایڈوائزر: پی ایس بترا (ایڈووکیٹ)
الاحرار۔ 1964 حبیب روڈ نزد ڈی ایم سی
لدھیانہ۔8 (پنجاب)
فون نمبر: 0161-2722282
فیکس: 0161-2761615
AL-AHRAR
1964, HABIB ROAD NEW
C.M.C. LUDHIANA-141008
(Pb.) INDIA
نوٹ: الاحرار کے متعلق معاملاتی کاروائی کا حق صرف لدھیانہ کورٹ کو ہوگا

خط وکتابت کا پتہ
Al-Ahrar
Field Ganj, Jama Masjid
Ludhiana-141008
(Punjab) INDIA

سانپ اور قادیانی اگر بیک وقت سامنے آجائیں تو سانپ کو چھوڑ کر پہلے قادیانی کا مقابلہ کرو۔ رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی

موجودہ دور اور احرار کا منشور

از۔ پروفیسر خالد شبیر احمد

احرار نے یوم تاسیس سے لیکر آج تک اسی بات پر بڑی شدت کے ساتھ قائم ہیں، کہ ایسے نظام حکومت کی تردید میں اپنی پوری طاقت صرف کر دیں گے، جس میں نہ تو غریب لوگوں کے مفادات کا تحفظ ہے اور نہ ہی اللہ کی حاکمیت کا کوئی تصور ابھرتا ہے، اردگرد دیکھا جائے تو احرار مسلم لیگ کانگرس نزاع کا اصل سبب بھی احرار کا یہی سچا اور کھرا موقف ہے جسے سرمایہ پرست مزاج قبول کرنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ سرمایہ پرستوں کے وارے نیارے اسی نظام کی وجہ سے ہیں جبکہ احرار اس بات پر سختی سے قائم ہیں کہ اسلام میں حاکمیت اور سرمایہ اللہ کی امانت ہے، وسائل دولت پر کسی فرد واحد یا کسی جماعت کو تصرف حاصل نہیں، بلکہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہی یہ حق حاصل ہے کہ وسائل دولت کو اس ہدایت کے مطابق صرف کیا جائے اسلام نے سیاست اور معیشت کے میدان میں واضح طور پر بنیادی اصولوں کی نشان دہی کر دی ہے، جن کے تحت سیاست اسی طرح وسائل معیشت بھی اللہ تعالیٰ کے ہی ملک ہیں انسان صرف امین ہیں، علامہ اقبال اس حقیقت کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون
کون دریاؤں کی موجوں سے اٹھاتا ہے سحاب

کس نے بھردی موتیوں سے خوشۂ گندم کی جیب موسموں کی کس نے سکھائی ہے خوئے انقلاب
وہ خدایا یہ زمیں تیری ہیں تیری ہیں یہ تیرے ابا کی نہیں تیری نہیں، میری ہیں

ایک دوسری جگہ اس طرح ارشاد ہوتا ہے:

رزق خود را از زمیں بردن روا است
ایں متاع بندہ و ملک خدا است
بندہ مومن امین حق مالک است
غیر حق ہر شئے کہ بینی بالک است
باطن الارض لله ظاہر است
ہر کہ ایں خانہ بیندڈ کافر است

دین اسلام محض معاشرتی زندگی یا انسان کی سیاسی زندگی کی رہنمائی کا فریضہ انجام نہیں دیتا، بلکہ اقتصادی زندگی میں بھی ایسے بنیادی اصول ہمارے سامنے پیش کرتا ہے، جن پر عمل پیرا ہو کر ہم نہ صرف اپنے اقتصادی حالات کو بہتر بنا سکتے ہیں بلکہ اپنی معاشرتی اور سیاسی زندگی کو بھی سنوار سکتے ہیں، اقتصادیات کتاب زندگی کا اہم ترین باب ہے جو زندگی کے پہلو کو متاثر کرتا ہے، حتیٰ کہ ہماری اخلاقی زندگی پر بھی اس کا شدید اثر ہوتا ہے، اسلئے اقتصادیات کو نظر انداز کر کے زندگی کے کسی شعبے میں بھی اطمینان حاصل کیا جا سکتا احرار کا معرض وجود میں آنا مسلمانوں کی ایک اقتصادی ترقی اور معاشی خوشحالی بھی ہے کیونکہ ہند کے مسلمان جاگیردار اور ہندو بنئے کی گرفت میں معاشی طور پر جکڑے ہوئے تھے، احرار نے اسی گرفت کو ڈھیلا کرنے کے لئے ریاست کپورتھلہ میں تحریک شروع کی تھی، جسے ہندو اور مسلمان سرمایہ پرستوں کے عدم تعاون نے محض مسلمان زمینداروں کی تحریک بنا کے رکھ دیا تھا، اسی معاشی بدحالی سے نجات حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں نے تحریک احرار کا ساتھ دیا، جس کے نتیجہ میں ایک ایسا معاشرہ قائم ہو سکے جس کی معاشی واقتصادی ترقی کو اسلام کے معاشی اصولوں کے مطابق ترتیب دیا جا سکے، احرار اس حقیقت کا برملا اظہار کرتے ہوئے کوئی عار محسوس نہیں کرتے کہ اسلام کے سیاسی نظام کی کامیابی کا انحصار بھی اسلام کے معاشی اصولوں پر عمل کرنے پر ہی ہے، اسلام کے معاشی اصولوں پر پس پشت ڈال کر یا انہیں فراموش کر کے اسلام کے سیاسی اصولوں کے نفاذ کی بات کرنا در اصل اسلامی نظام حکومت (حکومت الٰہیہ) کو ناکام بنانے کی کوشش ہے، جس کی مخالفت کرنا مجلس احرار اسلام اپنا دینی فریضہ سمجھتی ہے، مفکر احرار چودھری افضل حق اپنی معروف کتاب "دین اسلام" میں سرمایہ دارانہ نظام معیشت پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

اسلام دنیا میں عادلانہ اور مساویانہ نظام حکومت پیش کرنا چاہتا ہے، وہ سرمائے کو سوائے بیت المال کے اشتراس کے ہاتھ میں اکٹھا نہیں رکھنا چاہتا اس لئے سودی خدمت اور قرض زری مذمت کرتا ہے، قرون اولیٰ میں اگر کوئی مسلمان امیر نظر آتا ہے، تو جو عام قانون کو بھی ثابت کرتی ہے، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی سرمایہ داری کے باوجود ایک عام عربی کی زندگی تھی، انہوں نے خرچ میں کوئی امتیاز نہ رکھا تھا، وہ اپنے مال کا اپنے آپ کو امین سمجھتے تھے اس لئے محال ہے کہ کبھی اسراف کیا ہو اور دنیا کی زینت فراہم کرنے کیلئے خرچ اضایا ہو، ان کا مال سوائے جماعتی اور قومی کاموں کے کہیں خرچ نہیں ہوتا تھا، مزدور کا پسینہ خون نچوڑ نا اور سود لینا پھر اس کا حصہ عوام پر خرچ کر کے مخیر کہلانا مذموم فعل ہے پہلے مزدوروں اور کسانوں کو بھوکا مرتے دیکھنا پھر مرنے پر کفن ڈالنا رحم دلی نہیں، اپنے سرمائے کا بے وقت اظہار ہے، ایسی خیرات کو بند کرنے کے لئے بیت المال کو مضبوط کرنا سب سے بڑی نیکی ہے، تاکہ ملک میں مساوات قائم کرنے کی باتیں مضبوط ہوں اور حاجت مند بطور حق بیت المال سے مدد حاصل کریں، ہونے کے گڑھے میں آپ نرم دم گفتگو دیں اگر پنڈے میں پھید ہو گا تو پانی سارا بہہ جائے گا ہمارے دارالنظام میں یہ پھید بہت ہے، اگر سونے چاندی کے پہاڑ بھی مسلمانوں کے حوالے کر دیئے جائے تو بھی وہ ابھی ان افلاس کی موجودہ حالت کو پہچان جائیں گے، کیونکہ اسلام کا سارا لٹریچر زر کے لالچ سے بے نیاز ہونے کا درس دیتا ہے، اور عام مسلمانوں نے مذہب میں ان کی ہی لیڈری قبول کی ہے، جن کے گھروں میں چوہوں کو بھی آکر ہاؤس اور امیروں کے مذہبی لٹریچر میں کہیں ذکر نہیں ایسی تعلیم و ماحول مسلمانوں کو بڑے بنکوا دارانشورنس کمپنیوں کو چلا کر امیر بننے پر زور دیتا، عربی پڑھا کر مشنری کے اعلیٰ امتحان میں کامیاب بنانے کی امید لگاتا ہے، پختہ رائے یہی ہے کہ سرمایہ دارانہ نظام میں مسلمان ہمیشہ بے آب اور طائر بے ہوا رہے گا، وہ صرف ایسے نظام حکومت میں آسودہ رہ سکتا ہے، جو کامل اقتصادی بنیادوں پر قائم ہو۔

مفکر احرار چودھری افضل حقؒ کی اس تحریر کا ایک ایک حرف مجلس احرار اسلام کا منشور ہے، یہ تحریر معاشرہ کی سو فیصدی عکاسی کرتی ہے، اس تحریر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اہل دل اور اہل بصیرت جانتے ہیں، کہ جس کام کی بنیاد اسلام نہیں ہو گی اس میں کیا کیا قباحتیں پیدا ہوں گیں، پھر نظام سرمایہ داری تو انسان کے تمام اوصاف چھین لیتا ہے، روپیہ اکٹھا کرنے کی دھن انسان کو انسان رہنے نہیں دیتی بلکہ حیوان بنا دیتی ہے۔

بھلا ایسے افراد کی موجودگی میں معاشرے کے اندر کیا اسلامی خوبی پیدا ہو سکتی ہے جہاں ترس و ہوس کے بندے غریب و نادار لوگوں کی جائز اور ضروری خواہشات پر اپنے اقتدار کا تخت بچھائے ہوں، اور اسے عوامی اور جمہوری حکومت کا نام دیتے ہوں، اس سے بڑا فریب شاید تاریخ انسانیت میں کہیں ڈھونڈے سے بھی نہیں مل سکتا اور یہ سب کچھ سرمایہ داروں کا کارنامہ ہے۔

☆☆☆

> **احرار اپنے یوم تاسیس سے لیکر آج تک اس بات پر بڑی شدت کے ساتھ قائم ہیں، کہ ایسے نظام حکومت کی تردید میں اپنی پوری طاقت صرف کر دیں گے، جس میں نہ تو غریب لوگوں کے مفادات کا تحفظ ہے اور نہ ہی اللہ کی حاکمیت کا کوئی تصور ابھرتا ہے، اردگرد دیکھا جائے تو احرار مسلم لیگ کانگرس نزاع کا اصل سبب بھی احرار کا یہی سچا اور کھرا موقف ہے جسے سرمایہ پرست مزاج قبول کرنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ سرمایہ پرستوں کے وارے نیارے اسی نظام کی وجہ سے ہیں جبکہ احرار اس بات پر سختی سے قائم ہیں کہ اسلام میں حاکمیت اور سرمایہ اللہ کی امانت ہے**

مجلس احرار اسلام ..... اور ..... حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ

از۔ مولانا علی میاں ندویؒ

احرار کی تحریک اگرچہ رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ اور چودھری افضل حق مرحوم کی سیاسی ذہانت اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے اخلاص جوش اور سحر بیانی کا نتیجہ تھا، لیکن اس کے غالب میں جو دینی روح تھی وہ عہد حاضر کی مشہور دینی شخصیت عارف باللہ حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوریؒ ہی کے تعلق اور اخلاص و درد کا پرتو تھی، رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ و سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ دیوبند حضرت سے بیعت کا تعلق رکھتے تھے بلکہ حضرت سے بیعت کا

حضرت رائے پوریؒ کو احرار کی تحریک و جماعت سے بڑی بڑی توقعات تھیں، اس تحریک دین و سیاست کا امتزاج عوام سے تعلق اور اس کے رہنماؤں کا جذبۂ حریت و جہاد اور انگریز دشمنی اور ان کی جرأت و ہمت حضرت رائے پوریؒ کے مزاج سے بہت مناسبت رکھتی تھی۔

تعلق تھا ان دونوں کے علاوہ احرار کے بیشتر علماء

حضرت کو احرار کی تحریک و جماعت سے بڑی بڑی توقعات تھیں، اس تحریک دین و سیاست کا امتزاج عوام سے تعلق اور اس کے رہنماؤں کا جذبۂ حریت و جہاد اور انگریز دشمنی اور ان کی جرأت و ہمت حضرت کو امید تھی کہ اس جماعت کی کامیابی سے دین کا دائرہ اثر وسیع ہو گا اور عوام لادینی سیاسی تحریکات کے خراب اثرات سے محفوظ رہیں گے جاننے والوں میں سے کوئی بھی اس بات کا انکار نہیں کر سکتا کہ حضرت کو تحریک احرار سے گہری دلچسپی اور اس کے رہنماؤں اور کارکنوں سے عزیزانہ اور سرپرستانہ محبت و شفقت تھی، اور وہ احرار بھی حضرت کو اپنا روحانی سرپرست اور پشت پناہ سمجھتے تھے، مجلس احرار آزادی ہند سے قبل مقبول ترین جماعت تھی (ہے) حضرت یہ چاہتے تھے کہ احرار اپنی خداداد سیاسی بصیرت اور اندھے جوش سے اپنے کو بچا کر اپنی جدوجہد جاری رکھیں اور عام عوام کے جذبات و مطالبوں سے بے پرواہ ہو کر خلوص اور ہوشیاری کے ساتھ اپنا کام کرتے رہیں، ملک کی آزادی مسلمانوں کے سیاسی مستقبل کی بہترین اور دشمن اسلام تحریکوں اور سازشوں جن میں قادیانیت کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے کا مقابلہ کرنا پیش نظر رکھیں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے حضرت کا جو قلبی تعلق تھا وہ کسی سے مخفی نہیں ان حضرات کے جیل جانے کے بعد ان کے خاندان اور پسماندہ افراد کی فکر رکھنے اور ان سب کی ذمہ داری محسوس فرماتے مولانا محمد علی جالندھری لکھتے ہیں کہ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی مشنگری جیل میں نظر بند تھے، ملاقات کی کسی کو اجازت نہ تھی میں رائے پور حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ مولانا حبیب الرحمٰن سے ملاقات اگر کسی طرح ہو جائے تو بہت اچھا ہے، دل ملاقات کو چاہتا ہے میں نے عرض کیا حضرت میں انتظام کروں گا، اس پر بہت ہی خوشی کا اظہار فرمایا، فرمایا ضرور کوشش کریں، (یہ وہ زمانہ تھا میں نے ایک ایم ایل اے کے ذریعہ جو میرا ملاقاتی تھا جو ریزیڈنٹ منٹگمری کے ذریعہ ملی، میں نے رائے پور اطلاع دی حضرت والا نخت سردی میں منٹگمری تشریف لائے میں اسٹیشن پر پہلے سے موجود تھا رات منٹگمری میں ایک دوست کے ہاں قیام فرمایا، صبح منٹگمری جیل میں مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ سے ملاقات فرمائی۔

حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے متعلق بڑے بلند کلمات فرماتے تھے، اور ان کی وجہ سے ان کے خاندان سے بڑی محبت و شفقت کا برتاؤ کرتے تھے، حضرت کی احرار سے محبت کی وجہ ان "احرار" کی شان قلندرانہ اور جرأت مندانہ تھی ہر نئے فتنے اور جدید فرقہ کے مقابلہ میں یہ سینہ پر سر سنگین ہوتے، قادیانیت رفض و تضلیل اور متعدد ایسی گمراہ کن تحریکیں تھیں جن کے مقابلہ میں یہی سرپھرے میدان میں آتے کچھ ہوئے تو یہی زندان قدح خوار ہوئے۔

اسیران ختم نبوتؐ مجلس احرار اسلام ہند

اکابرین احرار رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ سید الاحرار سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ہوں یا مفکر احرار چودھری افضل، مولانا داؤد غزنوی، شیخ حسام الدین ان حضرات نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے ناقابل فراموش قربانیاں دی ہیں، احرار کے اکابرین قادیانیت کے ناپاک عزائم کو ناکام کرتے کرتے ہوئے اس انگریزی جماعت سے ٹکرائے اور اکثر احرار لیڈر کو اپنے اس مشن کی تکمیل کیلئے جیل جانا پڑا، یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ احرار اپنے ۷۵ سالہ وجود کے دوران ہمہ وقت تحفظ ختم نبوت کیلئے بیدار نظر آتے ہیں احرار نے کسی ایک دن بھی تاج ختم نبوت کی حفاظت کے فرائض سے غفلت نہیں کی جبکہ ہندوستان سے انگریز جا چکا ہے لیکن قادیانی انگریز کی ایجنٹ بن کر ملک کی فضا کو خراب کرنے میں لگے ہوئے ہیں تو ملک کے طول و عرض میں صرف احرار ہی ہیں جو صف اول میں اس فتنہ سے نبرد آزما ہیں مجلس احرار اسلام ہند کی یہ تاریخ رہی ہے کہ ہر دور میں احرار کا کوئی نہ کوئی فرد زندان کی زینت بنتا رہا ہے، موجودہ احرار نے اپنے اکابرین کی سنت کو جاری رکھا ہوا ہے اور گذشتہ تین سال سے لدھیانہ سینٹرل جیل کی زینت بنے ہوئے ہیں، جیلوں اور احرار کا چولی دامن کا ساتھ ہے کیونکہ احرار آواز حق بلند کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے "مرد مومن کو یہ زندان و سلاسل کیا چیز، جرأت حق تو قیامت کی سزا مانگے ہیں"

☆☆☆

جب تک احرار زندہ ہیں "ختم نبوت" نہیں چلنے دیں گے، مسلمانو! متحد ہو کر احرار کی اس دینی جنگ میں شریک ہو جاؤ۔ سید الاحرار شاہ بخاریؒ

ایک سپاہی اور قائد

امیرِ احرار

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی

مجلس احرار اسلام ہند کی قیادت ہر دور میں جرأت مند جانباز بے خوف افراد نے فرمائی ہے جن میں رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ سید الاحرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری مفکر احرار چودھری افضل حق خطیم احرار شیخ حسام الدین صاحب ودیگر حضرات کے نام قابل ذکر ہیں، قافلۂ احرار پر اللہ تعالیٰ کا کرم مسلسل رہا کہ احرار کی قیادت ہمیشہ مضبوط ہاتھوں میں رہی، موجودہ دور میں مجلس احرار اسلام ہند کی قیادت اسلافِ احرار کے مایہ ناز فرزند مرد آہن بے خوف بے لاگ شخصیت کے مالک جرأت اور بیباکی کے ساتھ صدائے احرار کو بلند کرنیوالے بانی احرار کے جانشین "مولانا حبیب الرحمٰن ثانی" کے مضبوط ہاتھوں میں ہے، مولانا ثانی احرار کی قیادت سنبھالنے والے سب سے کم عمر قائد ہیں آپ جولائی ۱۹۸۷ء میں مجلس احرار اسلام ہند کے صدر منتخب ہوئے اس وقت آپ کی عمر ۳۳ ربرس تھی، مولانا ثانی مدظلہ نے ایسے وقت میں احرار کی کمان سنبھالی جب احرار ایک سخت ترین دور سے گذر رہے تھے، جماعت کی حالت نہایت ہی خستہ ہو چکی تھی اور جماعت احرار کا ملک گیر حلقہ بڑی حد تک سمٹ چکا تھا، کیونکہ آزادی ہند کیساتھ ہی ملک کی تقسیم ہوگئی اور مجبوراً احرار کے اکثر مرکزی رہنماؤں کو فسادات میں ہجرت کرنی پڑی اور جو احرار قائد ملک کی دیگر ریاستوں میں تھے وہ مرکزیت کمزور ہونے کی وجہ سے آہستہ آہستہ میدان سیاست سے روپوش ہو رہے تھے، پنجاب کی حالت نہایت خستہ تھی جہاں اسلام کے وجود کو از سرنو قائم کرنا نہایت ضروری تھا، اور اس کام کو انجام دینے کے لئے بچے کچے احراریوں نے بھرپور کوششیں کی اور آخر کامیاب ہوئے لیکن اس دوران ملک کے دیگر حصوں میں احرار پر حالات کی گرد پڑ گئی تھی اور ملک کی سیاست میں احرار کی کمی کی وجہ سے مسلمانوں میں ایک خاص جذبہ والے افراد کی جگہ خوشامدی اور ملت فروش ٹولہ نے لے لی اور آج ملک کی سیاست میں ملت فروش لیڈروں کی اکثریت ہے نیز اسی دوران قادیانی فتنہ نے پھر سے زور پکڑنا شروع کردیا، گاؤں دیہات میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے ٹی وی اور ڈش لگائے جا رہے تھے مسلم بچوں کو قادیان لیجانے کا سلسلہ شروع ہوا حالات نے یکسر کروٹ لی، مسلم لیڈران کی بے حسی نے غیور قوم کو ڈرپوک قوم میں تبدیل کرنا شروع کردیا، سلاطین کے سامنے حق گوئی کہ بجائے خوشامدی و عاجزی شروع کردی گئی ایسے حالات میں احرار خاموش نہیں رہ سکتے تھے، امیر احرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی مدظلہ نے احرار کے قائد بنتے ہی سب سے پہلے اول ضرب فتنہ قادیانیت پر لگائی کیونکہ قادیانی تاج ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کرنے نکلے تھے اور مسلمان یہ ہرگز برداشت ہی نہیں کر سکتے کہ کوئی جماعت یا فرد تاج ختم نبوت کی طرف میلی آنکھ سے دیکھے، امیر احرار مولانا لدھیانوی کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہو بہو اکابرین احرار والا جذبہ جرأت اور انداز خطابت عطا فرمایا ہے، امیر احرار جب خطاب کرتے ہیں تو آپ کا خطاب گرچہ پچھیدار نہیں ہوتا لیکن آپ کے خطاب میں وہ ایمانی شعلہ بیانی اور ایمان افروز باتیں ہوتی ہیں کہ مردہ سے مردہ مسلمان کے جسم میں بھی ایک مرتبہ خون مکمل جوش کے ساتھ رواں دواں ہو جاتا ہے، دلوں سے بزدلی کا زنگ اتر کر بہادری کا رنگ چڑھ جاتا ہے، ہر سننے والا یہ محسوس کرتا ہے کہ ہاں میں غیور قوم کا غیور فرد ہوں مجھے وقار کے ساتھ زندگی گذارنی ہے۔

امیر احرار مولانا لدھیانوی کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ جرأت دی ہے آپ حالات اور جگہ کے اعتبار سے مصلحت کی چادر نہیں اوڑھتے بلکہ حق بات کا اعلان مکمل بے خوفی سے کرتے تھے دہلی میں ملی پارلیمنٹ کا جب اجلاس ہوا تو اجلاس کے اول روز آپ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ "ایڈوانی اور اس کی جماعت نے بابری مسجد کو شہید کر کے کوئی کارنامہ انجام نہیں دیا، ۶ر دسمبر ۱۹۹۲ء کو دو لاکھ ہجڑوں کی فوج لیکر مسجد شہید کی گئی اگر ہمت وجرأت تھی تو مسلمانوں کی موجودگی میں مسجد کو ہاتھ لگا کر دیکھتے" امیر احرار کی اس بیباکی سے اخبارات نے انکو فرقہ پرست بتا کر خوب خوفزدہ کرنے کی کوشش کی لیکن امیر احرار خوفزدہ نہ ہوئے بلکہ اجلاس کے دوسرے روز خطاب کرتے ہوئے فرمایا "اگر مسلمانوں کو مسجد تعمیر نہ کرنے دی گئی تو جب بھی موقعہ آئے گا تو مسلمان رام مندر کا ڈھانچہ گرا کر مسجد تعمیر کریں گے" امیر احرار مدظلہ کو یوپی کے سابق وزیر ڈاکٹر عابد حسین صاحب نے دلت مسلم کانفرنس میں جب کانپور بلایا تو اس موقعہ پر حلیم انٹر کالج چمن گنج میں کثیر تعداد میں عوام شامل ہوئے۔

اسٹیج پر بہوجن سماج پارٹی کے سپریمو بابو کانشی رام خاص طور پر موجود تھے مسلم اور غیر مسلم مقررین بہوجن سماج پارٹی کے منشور کے مطابق اپنا خطاب جے بھیم جے بھارت کہہ کر شروع کر رہے تھے امیر احرار مدظلہ جب خطاب کیلئے تشریف لائے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد باآواز بلند عوام اور کانشی رام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ "کانشی رام جی جے بھیم کا نظریہ آپ کا ہے ہمارا نہیں ہمارا نظریہ اللہ اکبر ہے" امیر احرار مدظلہ کے ان الفاظات سے ایک لاکھ کے مجمع پر سناٹا چھا گیا اسٹیج پر بیٹھے ہوئے کانشی رام بغور امیر احرار مدظلہ کو دیکھنے لگے امیر احرار پھر گویا ہوئے اور فرمایا "کانشی رام جی اسلام بہترین مذہب ہے آپ مسلمانوں سے اتحاد کی بات کرتے ہیں آپ اگر اسلام قبول کرلیں تو بہتر ہوگا اور پھر اس ملک کے آئندہ وزیر اعظم بھی آپ ہی ہوں گے" یوں برسرعام کانشی رام کو قبول اسلام کی دعوت جب امیر احرار نے پیش کی تو کانشی رام پر سکتہ چھا گیا اور ادھر سامعین میں مسلمانوں کی کثیر تعداد اللہ اکبر کی صدائیں بلند کرنے لگے، جو لوگ امیر احرار مدظلہ سے ملے ہیں یا جن کا لدھیانہ کی تقریبات میں ان کو سننے کا موقعہ ملا ہے انہوں نے امیر احرار مدظلہ کو پنجاب کے وزراء اعلیٰ کو بارہاں اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے ہوئے سنا ہوگا، سابق وزیر اعلیٰ بے انت سنگھ کو تین بار آپ نے روبرو ہوکر اسلام قبول کرنے کی دعوت دی بے انت سنگھ جواب دینے کی بجائے مسکرانے لگتے تھے، پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت کی حفاظت کرنے کا جذبہ امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی مدظلہ میں جنون کی حد تک پایا جاتا ہے، آپ قادیانیت سے انسانیت کو محفوظ کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں، یہ آپ کی ذات ہی ہے کہ جن کی قیادت میں رضا کاران احرار نے گذشتہ چند سالوں میں وہ کارنامے انجام دیئے ہیں کہ قادیانیت سمٹنا شروع ہوگئی ہے، یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ امیر احرار مولانا ثانی لدھیانوی نے ایسے دور میں احرار کی قیادت سنبھالی جب شیرازہ بکھر رہا تھا آپ نے نہ صرف بکھرے ہوئے شیرازہ کو یکجا کیا بلکہ احرار کو منکرین ختم نبوت قادیانیوں اور دشمنان اسلام کے سامنے شیشہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح حائل کردیا۔

امیر احرار مدظلہ نے قادیانیت پر سب سے کاری ضرب ۲۰۰۰ء میں لگائی پنجاب ہریانہ ہماچل سمیت دیگر علاقوں میں بیک وقت قادیانیت کو شکست دیتے ہوئے لدھیانہ میں ایک تاریخی اجتماع کیا گیا جس میں دو لاکھ رضا کار جمع ہوئے یہ قادیانیت کے خلاف ایک بہت بڑی قوت کا اجتماع تھا، جو تقسیم ہند کے بعد پہلی بار وجود میں آیا۔ امیر احرار کی قائدانہ صلاحیت اور ان سے رضا کاران احرار کی محبت اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازہ آپ حضرات اس بات سے بخوبی لگا سکتے ہیں کہ احرار کا صدر دفتر قادیانیت کے نزدیک شیروں کا مسکن ہے سہارنپور دہلی اور دیگر مسلم اکثریتی علاقوں میں قادیانی اپنے دفتر کھول کر عوام کو سرعام گمراہ کرتے پھر رہے ہیں، لیکن کیا کہنے احرار کے ان کے شہر کی حدود میں قادیانی داخل ہونے سے قبل سو بار سوچتے ہیں احرار کے فیض سے اللہ تعالیٰ نے لدھیانہ کو یہ شرف عطا فرمایا دیا ہے کہ یہاں کوئی قادیانی علی الاعلان اپنے فتنہ کو پھیلانے کی کوشش نہیں کرسکتا ہے۔

شہادت کے طلبگار امیر احرار مولانا لدھیانوی مدظلہ جب گذشتہ تین سال قبل عمرہ کرنے کے لئے مکہ تشریف لے گئے تو آپ نے غلاف کعبہ کو پکڑ کر اپنے لئے اول دعا شہادت کیلئے فرمائی، رضا کاران احرار اور حلقہ احرار میں انتہائی درجہ کی بے خوفی اور جرأت پائی جاتی ہے اور یہ سب ایک بہادر قائد کی بدولت ہے کیونکہ اگر قائد ہی کمزور ہوتا ہے تو جماعت ختم ہو جایا کرتی ہے، امیر احرار مدظلہ پر کئی مرتبہ قاتلانہ حملے بھی ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ کا آپ پر کرم رہا اور آپ محفوظ رہے دھمکیاں ملنی تو آپ کو روز کا معمول ہے کبھی خطوط کبھی ٹیلیفون اور کبھی فون پر کہا جاتا ہے کہ اپنے کاموں سے رک جاؤ نہیں تو قتل کردیں گے کبھی شیوسینا گر تو کبھی قادیانی پیچھے ٹیلس کر کے آپ کو قتل کرنے کی دھمکی دیتے ہیں لیکن اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ہر ایک دھمکی کے بعد آپ کا ایمان اور بھی بڑھ جاتا ہے اور چہرے پر رونق میں اضافہ ہوتا ہے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی شہادت کا طلبگار اپنی مطلوبہ شے کو قریب دیکھ کر خوش ہو جاتا ہے، قادیانیوں نے امیر احرار مدظلہ کو دبانے کے لئے گذشتہ چند سالوں میں مختلف قسم کے اوچھے ہتھکنڈے اپنائے تاکہ احرار کی تحریک ختم نبوت کو دبایا جاسکے کبھی رات کے سناٹے میں امیر احرار کی گاڑی توڑ پھوڑ دی گئی تو کبھی دفتر احرار پر رات کو شرپسندوں کا کانچ کی بوتلیں مار کر فرار ہوگئے، ایک روز رات کو پٹرول چھڑک کر صدر دروازے کو آگ لگادی گئی تو کبھی قومی شاہراہ پر گاڑی کو ایکسیڈنٹ کرنے کی کوشش کی گئی اور ہر مرتبہ شرپسندانہ کارروائی کہ بعد امیر احرار مدظلہ تک یہ پیغام دشمن نے پہنچایا کہ باز آجاؤ ورنہ یہ نقصان بڑھ سکتا ہے، لیکن امیر احرار اور ان کی جماعت کے افراد کے حوصلوں میں کمی نہ آئی بلکہ یہ سوچ کر مزید بڑھ گئے کہ دشمن بزدل ہے جو چھپ کر صرف املاک پر حملہ کرتا ہے سامنے آنے کی جرأت نہیں رکھتا، گذشتہ چند سالوں میں جب قادیانیوں کو گاؤں دیہات میں بھولے بھالے مسلمانوں کے گھروں سے واپس قادیان جانا پڑا تو قادیانی سربراہ غصہ میں آگئے اور آخر کار امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی مدظلہ پر شکنجہ کسنے کیلئے شاطرانہ چالیں اور حکومت کی مدد لیتے ہوئے بے انتہا رقم خرچ کر کے امیر احرار مدظلہ کے بھائی اور فرزند سمیت دیگر اہم احباب پر ایک قادیانی مبلغ کے قتل کا مقدمہ درج کردیا گیا قادیانیت کا یہ اقدام اس لئے تھا کہ یہ لوگ جیلوں میں رہینگے تو انکا حوصلہ ٹوٹ جائے گا ان کی لے بگڑ جائیگی، ان کی جمعیت کمزور ہوجائیگی، مرکزیت میں شگاف پیدا ہوگا اور دیگر احراری یہ سوچ کر گھبرا جائیں گے کہ جب امیر احرار مدظلہ کے فرزند اور اہم احباب پر ہی دشمن نے مقدمہ ڈلوادیا ہے تو ہم کیا چیز ہیں لیکن قادیانیت کی سوچ غلط ثابت ہوئی کیونکہ قادیانی فطرت احرار پر نظر ڈالنی بھول گئے انہوں نے اپنے جھوٹے نبی کی زندگی کا بغور مطالعہ کئے بغیر احراریوں سے ٹکرانے کی غلطی کرڈالی وہ بھول گئے تھے کہ خود ان کے جھوٹے نبی مرزا غلام قادیانی کے دانت سب سے پہلے ان ہی احراریوں کے اجداد نے کھٹے کئے تھے، پھر وہی ہوا جو فطرت احرار میں شامل ہے احرار کی مردانہ وار گئے اور جیل کی سلاخوں کو چوم لیا ادھر قادیانی خوش ہوئے کہ اب احرار کی قوت ٹوٹی ادھر احرار پر مسرت تھے کہ اب طاقت میں اضافہ ہوا، اللہ نے قبول کرلیا، قادیانیوں کی غلط فہمی چند ماہ میں ہی دور ہوگئی امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی مدظلہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کیلئے نکلے اور رضا کاران احرار کی ایک بڑی جمعیت جوش اور غضب کے عالم میں ان کی قیادت میں لبیک کہا ان لوگوں نے اسیران ختم نبوت کو جیل میں دیکھ کر ایک نئے جذبہ اور عزم کا اظہار کیا، قادیانیت اپنی غلطی پر پشیمان ہوئی کہ داؤ الٹا پڑ گیا کسی نے کیا خوب کہا ہے

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
یہ اتنا ہی ابھریگا جتنا کہ دباؤ گے

ادھر باہر رضا کاران احرار میں جوش آگیا اور ادھر جیل میں اسیران احرار پر دینی شباب، احرار نے تاریخ میں نئے باب کا اضافہ کیا اور جیل کے اندر تحفظ ختم نبوت کا جلسہ منعقد کردیا جس میں خصوصی طور پر امیر احرار مدظلہ شامل ہوئے، امیر احرار مولانا لدھیانوی مدظلہ کے صبر اور استقامت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ ان کا جوان لخت جگر گذشتہ تین برسوں سے اسیری کے ایام گذار رہا ہے اور آپ کے چہرے پر ذرہ برابر بھی پریشانی نہیں بلکہ وہ پرمسرت ہیں کہ ان کی نسل بھی اللہ تعالیٰ کے حضور قبول کرلی گئی ہے۔

☆ امیر احرار مدظلہ نے ایسے دور میں احرار کی قیادت سنبھالی جب یہ شیرازہ بکھر رہا تھا، آپ نے چند سالوں میں ہی جماعت احرار اسلام کو تاج ختم نبوت کے منکر قادیانیوں، فرقہ پرستوں اور ملت فروشوں کے سامنے ایک شیشہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑا کردیا ☆ آپ کے خطاب میں وہ ایمانی شعلہ بیانی اور ایمان افروز باتیں ہوتی ہیں کہ مردہ سے مردہ مسلمان کے جسم میں بھی ایک مرتبہ خون مکمل جوش کے ساتھ رواں دواں ہو جاتا ہے، دلوں سے بزدلی کا زنگ اتر کر بہادری کا رنگ چڑھ جاتا ہے، ہر سننے والا یہ محسوس کرتا ہے کہ ہاں میں غیور قوم کا غیور فرد ہوں مجھے وقار کے ساتھ زندگی گذارنی ہے ☆ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت کی حفاظت کرنے کا جذبہ امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی مدظلہ میں جنون کی حد تک پایا جاتا ہے، آپ قادیانیت سے انسانیت کو محفوظ کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں، یہ آپ کی ذات ہی ہے کہ جن کی قیادت میں رضا کاران احرار نے گذشتہ چند سالوں میں وہ کارنامے انجام دیئے ہیں کہ قادیانیت سمٹنا شروع ہوگئی ہے ☆ امیر احرار مدظلہ پر کئی مرتبہ قاتلانہ حملے بھی ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ کا آپ پر کرم رہا اور آپ محفوظ رہے [illegible] قتل کردیں گے کبھی شیوسینا گر تو کبھی قادیانی پیچھے ٹیلس کر کے آپ کو قتل کرنے کی دھمکی دیتے ہیں لیکن اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ہر ایک دھمکی کے بعد آپ کا ایمان اور بھی بڑھ جاتا ہے ☆ امیر احرار مدظلہ کی جیب میں اگر مسواک موجود ہوتی ہے تو ہاتھ میں سنت رسول تلوار رکھتے ہیں، امیر احرار مدظلہ نے ۱۹۹۰ء میں احرار کی جانب سے [illegible] کہ مسلمانوں کو تلوار رکھنے کی عام اجازت دی جائے کیونکہ یہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی مدظلہ ایک پرکشش شخصیت رکھتے ہیں ہمہ وقت سادہ لباس زیب تن کئے ہوئے ہر آنیوالے سے انتہائی محبت سے ملنا ان کی عادت ہے ایک عظیم تاریخی باوقار جماعت کے قائد ہونے کے باوجود آپ نے کبھی تکبر سے کام نہیں لیا، بلکہ ہر ایک مہم کی ابتداء سے قبل اپنے رب کے حضور سربسجود ہوتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے پیار کرنے والے امیر احرار مدظلہ کی جیب میں اگر مسواک موجود ہوتی ہے تو ہاتھ میں سنت رسول تلوار رکھتے ہیں، امیر احرار مدظلہ نے ۱۹۹۰ء میں احرار کی جانب سے ایک قرارداد پاس کر کے حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ مسلمانوں کو تلوار رکھنے کی عام اجازت دی جائے کیونکہ یہ سنت رسول ﷺ ہے آپ مدظلہ جرأت مندانہ انداز میں ہر جگہ جاتے ہیں اور مقصد احرار واضح کرتے ہیں ۱۹۹۵ء میں جب بھوپال میں اور بابھارتی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں نازیبا الفاظ کہے تھے اس کے بعد مجلس احرار مدھیہ پردیش کے صدر یوسف کی دعوت پر امیر احرار مدظلہ بھوپال گئے اور منعقدہ اجلاسوں میں اوما بھارتی کی زہر افشانی کا منہ توڑ جواب دیا، امیر احرار مدظلہ نظم وضبط کے نہایت پابند ہیں اور یہی حالت رضا کاران احرار کی بھی ہے، سفر کے دوران ڈرائیور کو یہاں تک واضح کردیا جاتا ہے کہ کتنے گھنٹہ میں منزل پر پہنچنا ہے نہ پہلے نہ بعد میں مقررہ اوقات پر آرام تو جیسے ان پر حرام ہے۔

تاج ختم نبوت کی حفاظت انگریزی نبوت کے چیلوں کو بے نقاب کرنا اور جذبۂ جہاد آپ کو وراثت میں ملا ہے آپ کے جد امجدؒ نے انگریز کے خلاف باقاعدہ مسلح جہاد کیا تھا، امیر احرار قادیانیت کو ناسور سمجھتے ہیں آپ نے جماعت احرار کے تمام احباب پر تاج ختم نبوت کی حفاظت کا وہ جذبہ پیدا کردیا ہے کہ جھوٹی نبوت کا مرکز قادیان تھرانے لگا ہے امیر احرار مدظلہ جھوٹی نبوت کے چیلوں کے ناپاک عزائم کو بے نقاب کرتے ہوئے قافلہ احرار اسلام ہند کو صحیح سمت لیکر جا رہے ہیں امیر احرار مدظلہ مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ ملک کی غیر مسلم اقوام میں بھی اس بات کی اشاعت پر زور دے رہے ہیں کہ قادیانی ملک کے غدار ہیں کیونکہ قادیانیوں کے جھوٹی نبوت کے لیڈر مرزا غلام قادیانی نے انگریز حکومت کو مستحکم کرنے اور بھارت کو زیادہ دیر تک غلام بنائے رکھنے کیلئے ہی یہ فتنہ شروع کیا تھا۔

امیر احرار مدظلہ اور ان کی جماعت احرار اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل توکل رکھ کر ہی آگے بڑھ رہے ہیں یہی وہ بنیادی وجہ ہے کہ ان کا ہر مشن پایۂ تکمیل کو پہنچا ہے امیر احرار مدظلہ قوم کے ملت فروش لیڈران سے مسلمانوں کو ہوشیار کرنا وقت کا اہم تقاضہ سمجھتے ہیں اس کے مدنظر انہوں نے گذشتہ پارلیمانی الیکشن کے دوران جب ملت فروشوں نے واجپائی حمایت کمیٹی بنائی تو "یوم سیاہ ملت فروش" کے عنوان سے ملک گیر احتجاجی مظاہرے احرار رضا کاران کو کرنے کا حکم دیا ان کے اس قدم سے ملت فروش لیڈران بے نقاب ہوگئے، امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی مدظلہ کی عمر گرچہ اب 50 سال ہوگئی لیکن ان کے ارادوں میں شاہین کا عزم اور پہاڑوں جیسی استقامت ہے، امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی صحیح معنوں میں اپنے اسلاف کے وارث ثابت ہو رہے ہیں، امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی ہی ہیں جو بیک وقت ملک کی فرقہ پرست طاقتوں ملت فروشوں اور تاج ختم نبوت کے منکرین قادیانیوں سے لوہا لے رہے ہیں، امیر احرار مدظلہ جیسی شخصیات بہت کم ہوا کرتی ہیں ہم اللہ رب العزت کی بارہ میں نہایت ہی عاجزی سے یہ دعا کرتے ہیں کہ رب کریم امیر احرار مدظلہ کو ہر مقام پر فتح اور کامرانی عطا فرمائے آمین اور اس مجاہد اسلام شیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی تادیر ہم لوگوں کو عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی

از شاعر ملت قاری محمد اسحٰق حافظ سہارنپوری مدظلہ

ہے حبیب الرحمٰن ثانی جس کا نام
اس کو ذمہ داری وہ سونپی گئی
ہاتھ میں رہتی ہے جس کے ہر گھڑی
لرزہ براندام ہیں جس سے حریف
ہے بزرگوں کی وراثت کا امین
نیک نیت صاف باطن خوش مزاج
مفتیؔ رحمانی، کا جو فرزند ہے
مفتی صاحب جو ہمارے دوست تھے
وہ بہادر ہے، نڈر ہے اور جری
آج ہے احراریوں کا وہ امیر
جس کی حق گوئی بہت مشہور ہے
دے رہا ہے ہر طرح قربانیاں
جس کا بیٹا "راہ حق کا ہے اسیر"
ہیں دعا گو جس کی خاطر "اہل حق"
وقف کردی ہم نے اپنی زندگی

اس کا اونچا کردیا حق نے مقام
جس سے بیحد خوش ہوئے خیر الانامؐ
"جوش ایمانی" کی تیغ بے نیام
دوست لیتے ہیں ادب سے جس کا نام
کررہا ہے خوب روشن ان کا نام
کچھ نہیں اخلاص میں جس کے کلام
ساری دنیا جانتی ہے جن کا نام
نقش ہے دل پر ہمارے جن کا نام
باپ کی سب خوبیاں ہیں جس کے نام
ان کا رہبر، ان کا قائد، اور امام
اہل حق کرتے ہیں جس کا احترام
کررہا ہے باپ، دادا کا یہ کام
"مولوی عثمان" ہے بیٹے کا نام
"فضل ربانی" رہے اس پر مدام
اپنے خالق اور پیغمبرؐ کے نام

حق کی خاطر ہم ہیں حافظ سر بکف
سرفروشوں میں ہے شامل اپنا نام

خادمان احمد مختار ؐ مٹ سکتے نہیں۔ غازیان مجلس احرار مٹ سکتے نہیں

مجلس احرار اسلام مخالف انگریزی اور قادیانی بیانات

جب مخالفین شور مچانے لگیں تو یہ اس بات کی زندہ دلیل ہوتی ہے کہ جماعت کی کارکردگی بہتر ہے اور اسکا اثر ہو رہا ہے، مجلس احرار اسلام ہند کے جیالوں نے ہر دور میں باتوں میں ہوائی قلعہ بنانے کی بجائے میدان عمل میں اپنے جوہر دکھائے ہیں، احرار کے یوم قیام سے لیکر آج تک انگریز اور قادیانی ان سے خوفزدہ رہے مندرجہ ذیل خبریں مخالف اخبارات سے یہاں نمونہ کے طور پر دی جارہی ہیں جنہیں پڑھ کر آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ احرار حقیقی معنوں میں احرار ہیں ☆

انگلستان میں مجلس احرار اسلام ہند کی ناجائز کارروائیوں کا ذکر

امپائر ورکرز کونسل کا اظہار نفرت کاریزولیشن (بحوالہ اخبار الفضل قادیان ۱۴ ستمبر ۱۹۳۹ء

لندن۔ جوں جوں انگلستان کے لوگ ان کارروائیوں سے اطلاع پا رہے ہیں، جو احرار اور ان کے بعض دوست حکام کی طرف سے احمدیوں کے خلاف ہو رہی ہیں، وہاں کے سنجیدہ طبقہ میں اس پر حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے ایک سابق گورنر نے حالات سن کر کہا کہ آخر میرے زمانہ میں بھی تو احرار موجود تھے اس وقت کیوں ان لوگوں کو یہ جرأت نہ ہوئی میں ہمیشہ اپنے افسروں سے کہا کرتا تھا کہ یہ خطرناک لوگ ہیں، ان کے فریب میں نہ آنا، اخبار ''ابزرور'' لکھتا ہے کہ پندرہ جولائی کو پیر کے دن امپائر ورکرز کونسل کے ان ممبران کے جلسہ میں جو مغربی لندن سے تعلق رکھنے والے ہیں۔

میٹنگ کے ختم ہونے پر کونسل کے سیکرٹری مسٹر چارلس فلر نے ایک مختصر تقریر میں ہندوستان میں نئی اصلاحات کے نفاذ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا، اور انتہا پسند کنسرونو ممبروں کے خیالات کا حوالہ دیتے ہوئے جو انڈیا ڈیفنس لیگ کے نام سے مشہور ہیں کہ گو انہیں اس جماعت کے سب خیالات سے اتفاق نہیں لیکن انہیں اس امر کو ضرور تسلیم کرنا پڑتا ہے، کہ بہت سے دیانت دار انگریزوں کی یہ رائے کہ شدید اتفاق میں گرفتار ہندوستانیوں کے سپرد قانون اور امن کا محکمہ نہیں ہونا چاہئے بالکل بے وزن نہیں ہے۔

مسٹر فلر نے کہا کہ عام فوجداری مقدمات میں ہندوستانی جج منصفانہ رویہ قائم رکھتے ہیں، لیکن جب مذہبی سوال پیدا ہو جائے تو ان میں سے بہت سے انصاف کو قائم نہیں رکھ سکتے، پلکچرار نے ایک قریب کے اس ناجائز استعمال سے دلیر ہو کر اس جماعت پر اور بھی زیادہ ظلم شروع کر دیا ہے، بنک نے بڑھ کر حملوں کی صورت اختیار کر لی ہے، اور حملے ترقی کر کے روز روشن کی لوٹ کی شکل میں تبدیل ہو گئے۔

اس قوم کا صرف یہ قصور ہے کہ وہ قانون شکنی کی ہندوؤں اور جماعت احرار کی طرف سے (جو کہ پیشہ ور اینجی ٹیٹروں اور سنڈیکیٹ پھیلانے والوں کی جماعت ہے) ہو رہے ہیں امپائر ورکرز کونسل کے ممبروں کا یہ جلسہ بڑے شد و مد سے احتجاج کرتا ہے'' اسی سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ پارلیمنٹ کی ایک

برطانیہ کی پارلیمنٹ میں قادیانیوں پر احراریوں کی سختی کا ذکر

لندن 12 اگست 1935۔ آج دارالعدام (پارلیمنٹ) میں مسٹر سی ایمائٹ (کنزرویٹو) کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ہٹلر نائب وزیر ہند نے کہا کہ گذشتہ موسم سرما سے احراریوں کی معاندانہ سرگرمیوں کی وجہ سے جماعت احمدیہ قادیان میں سخت ہیجان پھیلا ہوا ہے، جو بدقسمتی سے ابھی تک جاری ہے حکومت پنجاب صورت حالات کا طائر مطالعہ کر رہی ہے۔

کے نہایت ہی گندے فیصلہ کا ذکر کیا جس میں ایک ہندو جج نے قانون کو ایک قیدی کے متعلق نہایت مضحکہ انگیز صورت استعمال کیا، اس قیدی نے پنجاب کی ایک دوسری مسلمان جماعت کی شدید ہتک کی تھی، اس جماعت کے دشمنوں نے انگریزی قانون مخالف ہیں اور حکومت کی اطاعت کو ضروری قرار دیتے ہیں، یہ جملہ کرنے والے لوگ جماعت احرار کے لوگ ہیں جو انتہا پسند ہیں۔ جلسہ کے اختتام پر بغیر کسی مخالف کے بالاتفاق ریزولیشن پاس ہوا ''ان مظالم کے خلاف جو احمدیہ جماعت قادیان پر بعض پارٹی کے بعض ذمہ دار افسر ایک نوٹ تیار کروا رہے ہیں جو منظور کرنے کیلئے پارٹی لیڈروں کے سامنے پیش ہوگا، امید کی جاتی ہے کہ حالات کا پورا مطالعہ کرنے کے بعد پارلیمنٹ کی ایک بااثر پارٹی اس سوال کو خاص طور پر اپنے ہاتھ میں لے لگی۔

احراری ہمیں تنگ کر رہے ہیں، قادیانی کا واویلا

لدھیانہ (یکم فروری ۲۰۰۳ء بحوالہ ڈپٹی کمشنر دفتر) مجلس احرار اسلام ہند کی تحریک تحفظ ختم نبوت تیزی کے ساتھ رواں دواں ہیں قادیانی اپنی ناکامیوں سے بوکھلا گئے ہیں ڈپٹی کمشنر دفتر لدھیانہ کے مطابق قادیانی جماعت نے درخواست نمبر F.98/1279 میں شکایت کی احراری گروپ مولانا حبیب الرحمن غانی کی سربراہی میں جماعت قادیان کو تنگ کر رہا ہے، حکومت پنجاب کو دی گئی اس درخواست میں قادیانیوں نے احرار سے جان و مال اور جائیداد کو خطرہ بتایا ہے، مجلس احرار اسلام ہند کے رہنماؤں کے خلاف یہ درخواست قادیانی چیلوں نے جنوری ۲۰۰۳ء کو ایک وفد کی شکل میں جا کر دی جس کے بعد حکومت نے اس پر انکوائری کی جس میں احرار کیخلاف کوئی بھی الزام ثابت نہیں ہوا لیکن احرار احباب نے تاریخی دستاویز کی رو سے انکوائری افسران کو جب یہ بتایا کہ قادیانی دیش کی آزادی کے غدار ہیں تو انکوائری افسران دانتوں تلے انگلی دبا کر رہ گئے۔

مجلس احرار اسلام کے اشتہارات پر پابندی لگائیں

مجلس احرار اسلام ہند اپنے یوم تاسیس سے لیکر آج تک قادیانیوں کے ناپاک عزائم سے ملت اور ملک کو محفوظ کرنے کیلئے اپنی تمام تر قوت صرف کرتے آئے ہیں، قادیانیت کو بے نقاب کرنے میں احرار کا شعبہ نشر و اشاعت اہم کردار ادا کرتا رہا ہے امیر احرار مدظلہ کی رہنمائی میں جب سے سہل و عام الفاظات میں اس شعبہ نے عوام تک قادیانیت کی اصلیت کا منظر دکھانا شروع کیا ہے تو قادیانی بوکھلا گئے ہیں، شعبہ نشر و اشاعت کی نشریات عام فہم اور بہت کم الفاظات میں ہوتی ہیں، ایسے ہی چند اشتہارات 2000ء اور 2001 میں جب روزنامہ ہند سماچار میں احرار نے شائع کروائے تو قادیانی بری طرح بھرائے اور انہوں نے حکومت کو احرار کی شکایت کرنیکے ساتھ ساتھ مدیر ہند سماچار کے نام اپنے اخبار ہفت روزہ بدر میں ایک اداریہ لکھا جو کچھ اس طرح.....!

جناب وجے چوپڑہ صاحب چیف ایڈیٹر ہند سماچار جالندھر، جے ہند، آپ کے موٹو اخبار ہند سماچار میں 10 دسمبر میں ایک ایسے اشتہار کو دیکھ کر سخت افسوس اور تعجب ہوا جس کے ذریعہ دنیا بھر میں رہنے والے کروڑوں لوگوں کے روحانی امام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی توہین کر کے ان کو ذہنی اور روحانی اذیت پہنچائی گئی ہے، جس روز یہ اشتہار چھپا وہ ایک طرف حقوق انسانی کا دن تھا اور دوسری طرف وہی دن مسلمانوں کے مبارک رمضان کے مہینے کا پہلا روزہ تھا، آپ کے اخبار میں گویا اس مبارک مہینے کے پہلے روز اس منحوس اشتہار کے ذریعہ مبارکباد دی گئی ہے، ممکن ہے کہ اس اشتہار کے بعض پہلو آپ کی نظروں سے اوجھل رہے ہوں چنانچہ اس اشتہار کے بعض پہلوؤں پر آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں ☆ قادیانی جو خود کو احمدی کہتے ہیں مسلمان نہیں ☆ قادیانوں سے میل جول اور کاروبار و تعلقات رکھنے سے منع کیا گیا ہے ☆ قادیانی مرتد ہیں ☆ قادیانی انگریز کی پیداوار ہیں

☆ آزادی سے قبل مرتد غلام احمد نے انگریز حکومت کی شہ پر انگریز کو بھارت میں طاقتور بنانے کیلئے یہ فتنہ شروع کیا تھا..... وغیرہ وغیرہ، مذکورہ اشتہار اس قدر خطرناک ہیں کہ اس کا ایک ایک پہلو نہ صرف آئین ہند کی توہین بلکہ بھارت جیسے سیکولر ملک میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے کا موجب بن سکتا ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ جب احمدی خود کو مسلمان کہتے ہیں تو احمدیوں کی مرضی کیخلاف ان دو ٹکے کے ملاؤں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ احمدیوں کو کافر کہیں، جہاں تک اس اشتہار میں احمدیوں (قادیانیوں) کے بائیکاٹ کی اپیل کی گئی ہے، یاد رکھنا چاہئے کہ اس سے آئین ہند کے آرٹیکل نمبر 15 کی توہین کی گئی ہے، اس اشتہار میں یہ بھی کہا گیا ہے احمدی (قادیانی) مرتد اسلام ہیں ایسا کہہ کر اس مشتہر (احرار) نے اپنے ملک کے مسلمانوں کو باقاعدہ تحریک کی ہے کہ وہ قادیانیوں کا قتل عام کریں۔

ممکن ہے کہ آپ کو ہماری اس بات سے حیرت ہو کہ اگر کسی کو مرتد کہا جائے تو اس سے بھلا قتل کا کیا تعلق، محترم مدیر صاحب، یاد رکھئے کہ سوائے جماعت احمدیہ (قادیان) کے تمام مسلمان فرقوں کے جو شخص اسلام لا کر پھر اسلام سے باہر ہو جائے تو اس شخص کی سزا قتل کے سوا کچھ بھی نہیں، ان سب باتوں کی طرف آپ کی توجہ دلانے کا مقصد یہ ہے کہ آپ نے ایک فرقہ کے خلاف ایسا اشتہار شائع کر کے اختلافات اور فسادات کا وسیع دروازہ کھول دیا ہے، محترم مدیر صاحب ہم آپ کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرنا چاہتے ہیں کہ آپ ایسے اشتہارات پر پابندی لگیان اشتہاروں کو صرف ایک معصوم و مظلوم جماعت کے خلاف سمجھ کو نہیں بلکہ اس کے نتیجہ میں مستقبل میں اٹھنے والے خوفناک طوفان کو دیکھنے کی کوشش کریں..... منیر احمد خادم مدیر بدر قادیان 30 دسمبر 1999ء

برادران اسلام! قادیانوں کے اس اداریہ کو پڑھ کر آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ شعبہ نشر و اشاعت کی برق رفتاری سے ان کی جماعت کا کتاب الٹ گیا ہے، قادیانوں نے روزنامہ ہند سماچار کے مدیر صاحب کو ایک طویل اداریہ لکھ کر شیشے میں اتارنے کی کوشش کی ہے جبکہ ہند سماچار کے مدیر شری وجے چوپڑہ، مجاہد آزادی الالہ اجیت رائے جی کے فرزند ہیں الالہ جی خود ملک کیلئے جیل گئے اور نہرو جی کے اس قول کے معترف تھے کہ دیش کو آزاد کروانا ہے تو پہلے قادیانیوں کو کمزور کرو، جہاں تک قادیانوں نے آرٹیکل نمبر 15 کی بات کی ہے وہ تو ہندوستانیوں پر رائج ہوتا ہے اور وطن کے محافظوں کیلئے تمام آرٹیکل یک زبان ہو کر اعلان کرتے ہیں کہ وطن کے غداروں کو بھگادو..... اور تاریخ شاہد ہے کہ قادیانیوں کے جھوٹے نبی مرزا غلام قادیانی نے انگریز حکومت کی کس قدر مدد کر کے ملک سے غداری کی تھی مبشرین کا ماننا ہے کہ اگر قادیانی فتنہ شروع نہ ہوتا تو بھارت پچاس سال پہلے آزاد ہو جاتا (ادارہ)

قادیانیوں اور انگریزوں کی طرف سے جاری ان بیانات کو پڑھ کر آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے والا معاملہ ہے رضا کاران احرار پر حملے اور عام مسلمانوں پر تشدد کرنے والے قادیانی خود کو حکومت کے نزدیک مظلوم اور احرار کو ظالم بتاتے ہیں اللہ ان کو عقل سلیم عطا فرمائے آمین

کرونہ فکر ضرورت پڑی تو ہم دیں گے۔ لہو تیل چراغوں میں ڈالنے کیلئے (جذبۂ احرار اسلام)

آیئے مجلس احرار ہند کے ممبر بن کر غیوم قوم کے ایک باوقار فرد کی حیثیت سے اپنی زندگی کا آغاز کریں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق خواہ کسی بھی مسلک سے تعلق رکھتے ہوں، تاج ختم نبوت کی حفاظت کیلئے ایک ہو جائیں

مجلس احرار ہند کے ممبر بنیں اور اپنے جاننے والوں کو ترغیب دیں

ہندوستان کی آزادی کے بعد آج ملک کے حالات آپ کے سامنے موجود ہیں، ملک کا سارا نظام درہم برہم ہو گیا فرقہ پرستی آج اپنے عروج پر انسانیت کو بے چین اور بے حفاظت ہمارا فرض ہے، سیکولرزم جمہوریت کی بقاء اور آئین کے تقدس کیلئے کروڑوں دل بے چین اور بے قرار ہیں۔ ہماری معاشی اور اقتصادیات غرض کہ زندگی کے تمام بنیادی حقوق کو سمار کیا جارہا ہے آج ہم اپنے ہی وطن عزیز میں مشلوث بن کر رہ گئے قوم اور ملک کی حفاظت کیلئے ہم سب کا غرض ہے سنجیدگی اور خلوص دل کے ساتھ ہاتھ سے ہاتھ ملا کر آگے بڑھیں اور اس ملک کی حفاظت اسی طرح کریں جس طرح ہمارے آباؤ اجداد نے کی ہے، تاکہ نہ کفتہ بہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ مجلس احرار کو قومی سطح پر دوبارہ آگے آنا چاہئے، اور ملک وملت کی خدمت مل جل کر کرنی چاہئے۔☆☆☆

منشور کل ہند مجلس احرار (پارٹی)

☆خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت کی حفاظت، منکرین ختم نبوت کا رد کرنا اور عوام کو منکرین ختم نبوت کی شرانگیزیوں سے آگاہ کرتے ہوئے اسلام کی اشاعت کیلئے کام کرنا۔

☆بھارت کی آزادی اور جمہوریت کی بقاء کیلئے حریت وآزادی کے مفہوم سے عوام الناس کو آگاہ کرنا، سیاسی شعور کو بیدار کرنا۔

☆بھارت میں تمام مذاہب، تہذیب اور تعلیم کی آزادی کے لئے جدوجہد کرنا۔

☆صوبوں کی اندرونی آزادی، داخلی امور میں اختیار کلی حاصل ہوں، صوبوں کی باہمی رضامندی سے مرکز کے اختیارات کا تعین مضبوط طریقہ پر بنایا جائے، جمہوریت کیلئے مرکز کا مضبوط ہونا لازمی ہے۔

☆مرکز میں حکومت، صوبائی حکومتوں میں ہندو مسلمان، پسماندہ ذاتی، دلت اور دوسری اقلیتوں کی نمائندگی ان کی فی صد آبادی پر متعین ہونی چاہئے۔

☆ملک سے ناخواندگی اور پسماندگی کو ختم کرنا، مضبوط بنجوس اور غیر فرقہ وارانہ ماحول میں ملک کے اتحاد کیلئے کام کرنا۔

☆کوئی قانون جس کا اثر سید ھا مسلمانوں پر پڑتا ہو یا اقلیت کے کسی بھی طبقہ کو متاثر کرتا ہو اس کے خلاف عوام کو متوجہ کرنا اور اس پر پابندی جاری کرنا۔

☆فوج، پولیس، دیگر فورسز کے علاوہ انتظامی امور میں مسلمان پسماندہ طبقہ کے افراد کو آبادی کے تناسب سے نمائندگی دلانا۔

☆تہذیب، زبان، مذہب اور عبادت گاہوں کی حفاظت بلاتفریق مذہب، عبادت گاہوں کی حفاظت وحرمت کیلئے جوبل پارلیمنٹ نے منظور کیا ہے، اس کا مکمل نفاذ کرنا اور عمل کرانا۔

☆مسلم پرسنل لاء شریعت اسلامی یا کسی بھی طبقہ کے پرسنل لاء میں مداخلت نہ کی جائے بالخصوص دلت اور پسماندہ طبقہ کے جذبات کا مکمل خیال رکھا جائے مذکی اقوام کے ساتھ زیادتی پر ملک بھر میں مخالفت کی جائے اور انھیں جائز حقوق دلائے جائیں۔

☆مذہبی مقدمات اور قوانین کے معاملات میں مسلمانوں کیلئے شریعت اسلامی کے مطابق جج مقرر کئے جائیں براہ راست عدالتوں کو قانونی شکل دی جائے۔

☆حقوق پیدا کرنا، آپسی مفاہمت، انسانی قدروں کو بلند کرنا اور مضبوط کرنے کی کوشش کرنا۔

☆بھارت ایک زراعتی ملک ہے، کسان کی مشکلات اور ضروریات کی بازیابی کیلئے مل کر کام کرنا، زراعت کو فروغ دلانا۔

شرائط برائے ممبری مجلس احرار ہند

☆ہر وہ شخص ممبر بن سکتا ہے جو عقیدہ ختم نبوت پر کامل ایمان رکھتا ہو!

☆جمہوریت، انسانیت اور مساوات پر یقین رکھتا ہو!

☆ملک کی خدمت بلاتفریق مذہب، رنگ وسل اور بلاامتیاز کرنے پر یقین رکھتا ہو!

☆ہر مسلمان کو اسلام کے عالمگیر برادری کے اصول پر جذبہ خدمت زندگی کا مقصد ہو!

☆سلک سے اوپر اٹھ کر کھلے دل سے پیغام اسلام کو عام کرنے اور اتفاق کو تام رکھنے کا جذبہ ہو!

☆مذہبی اعتقاد مذہبی عبادتوں کے تحفظ کرنے کا جذبہ رکھتا ہو!

☆قومی اور اجتماعی بہبودی، بھارت کی مشترکہ تہذیب وفن کی ترقی اور اس کی بقا کیلئے کشادہ ذہن ہونا چاہئے!

☆جماعت کے اصول وضوابط کی پابندی اور جماعت کا احترام!

ممبری فارم مجلس احرار ہند

ریکارڈ برائے دفتر احرار شاخ ..... جلد نمبر ..... فارم نمبر .....

مقام ..... ضلع ..... صوبہ .....

میں ..... ولد ..... پیشہ ..... عمر .....

مکمل پتہ .....

فون ..... کل ہند مجلس احرار پارٹی کے اغراض ومقاصد سے اتفاق کرتے ہوئے ممبر بننا منظور کرتا ہوں، ممبر کے دستخطی یا نشان انگوٹھا

ممبر بنانے والے کے دستخط ..... تاریخ .....

رسید برائے مجلس احرار ہند

جناب محترم ..... فارم نمبر .....

جناب ..... ولد .....

پتہ .....

نے مجلس احرار کے اغراض ومقاصد سے اتفاق کرتے ہوئے ممبر بننا منظور کیا اور دستخط کر دیئے ہیں!

دستخط ممبر ..... ممبر بنانے والے کے دستخط .....

نوٹ: اس فارم پر فوٹو کاپی کروا کر بھی ممبر شپ کے لئے قبول کر لیا جائے گا۔ فارم پر مکمل پتہ ارسال کریں۔

National Head Office: Majlis Ahrar, Field Ganj, Jama Masjid, Ludhiana (pb)

مجلس احرار ہند کے ممبر بنیں اور اپنے جاننے والوں کو ترغیب دیں

ہندوستان کی آزادی کے بعد آج ملک کے حالات آپ کے سامنے موجود ہیں، ملک کا سارا نظام درہم برہم ہو گیا فرقہ پرستی آج اپنے عروج پر انسانیت کو بے چین اور بے حفاظت ہمارا فرض ہے، سیکولرزم جمہوریت کی بقاء اور آئین کے تقدس کیلئے کروڑوں دل بے چین اور بے قرار ہیں۔ ہماری معاشی اور اقتصادیات غرض کہ زندگی کے تمام بنیادی حقوق کو سمار کیا جارہا ہے آج ہم اپنے ہی وطن عزیز میں مشلوث بن کر رہ گئے قوم اور ملک کی حفاظت کیلئے ہم سب کا غرض ہے سنجیدگی اور خلوص دل کے ساتھ ہاتھ سے ہاتھ ملا کر آگے بڑھیں اور اس ملک کی حفاظت اسی طرح کریں جس طرح ہمارے آباؤ اجداد نے کی ہے، تاکہ نہ کفتہ بہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ مجلس احرار کو قومی سطح پر دوبارہ آگے آنا چاہئے، اور ملک وملت کی خدمت مل جل کر کرنی چاہئے۔☆☆☆

منشور کل ہند مجلس احرار (پارٹی)

☆خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت کی حفاظت، منکرین ختم نبوت کا رد کرنا اور عوام کو منکرین ختم نبوت کی شرانگیزیوں سے آگاہ کرتے ہوئے اسلام کی اشاعت کیلئے کام کرنا۔

☆بھارت کی آزادی اور جمہوریت کی بقاء کیلئے حریت وآزادی کے مفہوم سے عوام الناس کو آگاہ کرنا، سیاسی شعور کو بیدار کرنا۔

☆بھارت میں تمام مذاہب، تہذیب اور تعلیم کی آزادی کے لئے جدوجہد کرنا۔

☆صوبوں کی اندرونی آزادی، داخلی امور میں اختیار کلی حاصل ہوں، صوبوں کی باہمی رضامندی سے مرکز کے اختیارات کا تعین مضبوط طریقہ پر بنایا جائے، جمہوریت کیلئے مرکز کا مضبوط ہونا لازمی ہے۔

☆مرکز میں حکومت، صوبائی حکومتوں میں ہندو مسلمان، پسماندہ ذاتی، دلت اور دوسری اقلیتوں کی نمائندگی ان کی فی صد آبادی پر متعین ہونی چاہئے۔

☆ملک سے ناخواندگی اور پسماندگی کو ختم کرنا، مضبوط بنجوس اور غیر فرقہ وارانہ ماحول میں ملک کے اتحاد کیلئے کام کرنا۔

☆کوئی قانون جس کا اثر سید ھا مسلمانوں پر پڑتا ہو یا اقلیت کے کسی بھی طبقہ کو متاثر کرتا ہو اس کے خلاف عوام کو متوجہ کرنا اور اس پر پابندی جاری کرنا۔

☆فوج، پولیس، دیگر فورسز کے علاوہ انتظامی امور میں مسلمان پسماندہ طبقہ کے افراد کو آبادی کے تناسب سے نمائندگی دلانا۔

☆تہذیب، زبان، مذہب اور عبادت گاہوں کی حفاظت بلاتفریق مذہب، عبادت گاہوں کی حفاظت وحرمت کیلئے جوبل پارلیمنٹ نے منظور کیا ہے، اس کا مکمل نفاذ کرنا اور عمل کرانا۔

☆مسلم پرسنل لاء شریعت اسلامی یا کسی بھی طبقہ کے پرسنل لاء میں مداخلت نہ کی جائے بالخصوص دلت اور پسماندہ طبقہ کے جذبات کا مکمل خیال رکھا جائے مذکی اقوام کے ساتھ زیادتی پر ملک بھر میں مخالفت کی جائے اور انھیں جائز حقوق دلائے جائیں۔

☆مذہبی مقدمات اور قوانین کے معاملات میں مسلمانوں کیلئے شریعت اسلامی کے مطابق جج مقرر کئے جائیں براہ راست عدالتوں کو قانونی شکل دی جائے۔

☆حقوق پیدا کرنا، آپسی مفاہمت، انسانی قدروں کو بلند کرنا اور مضبوط کرنے کی کوشش کرنا۔

☆بھارت ایک زراعتی ملک ہے، کسان کی مشکلات اور ضروریات کی بازیابی کیلئے مل کر کام کرنا، زراعت کو فروغ دلانا۔

شرائط برائے ممبری مجلس احرار ہند

☆ہر وہ شخص ممبر بن سکتا ہے جو عقیدہ ختم نبوت پر کامل ایمان رکھتا ہو!

☆جمہوریت، انسانیت اور مساوات پر یقین رکھتا ہو!

☆ملک کی خدمت بلاتفریق مذہب، رنگ وسل اور بلاامتیاز کرنے پر یقین رکھتا ہو!

☆ہر مسلمان کو اسلام کے عالمگیر برادری کے اصول پر جذبہ خدمت زندگی کا مقصد ہو!

☆سلک سے اوپر اٹھ کر کھلے دل سے پیغام اسلام کو عام کرنے اور اتفاق کو تام رکھنے کا جذبہ ہو!

☆مذہبی اعتقاد مذہبی عبادتوں کے تحفظ کرنے کا جذبہ رکھتا ہو!

☆قومی اور اجتماعی بہبودی، بھارت کی مشترکہ تہذیب وفن کی ترقی اور اس کی بقا کیلئے کشادہ ذہن ہونا چاہئے!

☆جماعت کے اصول وضوابط کی پابندی اور جماعت کا احترام!

ممبری فارم مجلس احرار ہند

ریکارڈ برائے دفتر احرار شاخ ..... جلد نمبر ..... فارم نمبر .....

مقام ..... ضلع ..... صوبہ .....

میں ..... ولد ..... پیشہ ..... عمر .....

مکمل پتہ .....

فون ..... کل ہند مجلس احرار پارٹی کے اغراض ومقاصد سے اتفاق کرتے ہوئے ممبر بننا منظور کرتا ہوں، ممبر کے دستخطی یا نشان انگوٹھا

ممبر بنانے والے کے دستخط ..... تاریخ .....

رسید برائے مجلس احرار ہند

جناب محترم ..... فارم نمبر .....

جناب ..... ولد .....

پتہ .....

نے مجلس احرار کے اغراض ومقاصد سے اتفاق کرتے ہوئے ممبر بننا منظور کیا اور دستخط کر دیئے ہیں!

دستخط ممبر ..... ممبر بنانے والے کے دستخط .....

نوٹ: اس فارم پر فوٹو کاپی کروا کر بھی ممبر شپ کے لئے قبول کر لیا جائے گا۔ فارم پر مکمل پتہ ارسال کریں۔

National Head Office: Majlis Ahrar, Field Ganj, Jama Masjid, Ludhiana (pb)

مجلسیں احرار کے ممبر بنیں

بھارت کے آزادی کے بعد آج ملک کی صورتحال نہایت ہی تشویشناک ہے، فرقہ پرستی اپنے عروج پر ہے، انسانیت کراہ رہی ہے، ہر طرف خوف ودہشت کا ماحول ہے، ایسے وقت میں ضرورت ہے کہ ملک کی بکھری ہوئی حالت کو سدھارنے کیلئے ہم سب ملکر آگے بڑھیں، یہ ہم سب کا مشترکہ وطن ہے، بلاامتیاز مذہب وملت ہم سب نے آزادی وطن کے نشیمن کو اپنا خون دیا ہے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کیلئے اپنا پسینہ بہایا ہے آزادی کی اس مقدس امانت کی ہم سب ہی کو حفاظت کرنی ہے، ذاتی مفادات سے بہت اوپر ملک اور قوم کے مفادات کی حفاظت ہمارا فرض ہے، سیکولرزم جمہوریت کی بقاء اور آئین کے تقدس کیلئے کروڑوں دل بے چین اور بے قرار ہیں۔ ہماری معاشی اور اقتصادیات غرض کہ زندگی کے تمام بنیادی حقوق کو سمار کیا جارہا ہے آج ہم اپنے ہی وطن عزیز میں مشلوث بن کر رہ گئے قوم اور ملک کی حفاظت کیلئے ہم سب کا غرض ہے سنجیدگی اور خلوص دل کے ساتھ ہاتھ سے ہاتھ ملا کر آگے بڑھیں اور اس ملک کی حفاظت اسی طرح کریں جس طرح ہمارے آباؤ اجداد نے کی ہے، تاکہ نہ کفتہ بہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ مجلس احرار کو قومی سطح پر دوبارہ آگے آنا چاہئے، اور ملک وملت کی خدمت مل جل کر کرنی چاہئے۔☆☆☆

منشور کل ہند مجلس احرار (پارٹی)

☆خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت کی حفاظت، منکرین ختم نبوت کا رد کرنا اور عوام کو منکرین ختم نبوت کی شرانگیزیوں سے آگاہ کرتے ہوئے اسلام کی اشاعت کیلئے کام کرنا۔

☆بھارت کی آزادی اور جمہوریت کی بقاء کیلئے حریت وآزادی کے مفہوم سے عوام الناس کو آگاہ کرنا، سیاسی شعور کو بیدار کرنا۔

☆بھارت میں تمام مذاہب، تہذیب اور تعلیم کی آزادی کے لئے جدوجہد کرنا۔

☆صوبوں کی اندرونی آزادی، داخلی امور میں اختیار کلی حاصل ہوں، صوبوں کی باہمی رضامندی سے مرکز کے اختیارات کا تعین مضبوط طریقہ پر بنایا جائے، جمہوریت کیلئے مرکز کا مضبوط ہونا لازمی ہے۔

☆مرکز میں حکومت، صوبائی حکومتوں میں ہندو مسلمان، پسماندہ ذاتی، دلت اور دوسری اقلیتوں کی نمائندگی ان کی فی صد آبادی پر متعین ہونی چاہئے۔

☆ملک سے ناخواندگی اور پسماندگی کو ختم کرنا، مضبوط بنجوس اور غیر فرقہ وارانہ ماحول میں ملک کے اتحاد کیلئے کام کرنا۔

☆کوئی قانون جس کا اثر سید ھا مسلمانوں پر پڑتا ہو یا اقلیت کے کسی بھی طبقہ کو متاثر کرتا ہو اس کے خلاف عوام کو متوجہ کرنا اور اس پر پابندی جاری کرنا۔

☆فوج، پولیس، دیگر فورسز کے علاوہ انتظامی امور میں مسلمان پسماندہ طبقہ کے افراد کو آبادی کے تناسب سے نمائندگی دلانا۔

☆تہذیب، زبان، مذہب اور عبادت گاہوں کی حفاظت بلاتفریق مذہب، عبادت گاہوں کی حفاظت وحرمت کیلئے جوبل پارلیمنٹ نے منظور کیا ہے، اس کا مکمل نفاذ کرنا اور عمل کرانا۔

☆مسلم پرسنل لاء شریعت اسلامی یا کسی بھی طبقہ کے پرسنل لاء میں مداخلت نہ کی جائے بالخصوص دلت اور پسماندہ طبقہ کے جذبات کا مکمل خیال رکھا جائے مذکی اقوام کے ساتھ زیادتی پر ملک بھر میں مخالفت کی جائے اور انھیں جائز حقوق دلائے جائیں۔

☆مذہبی مقدمات اور قوانین کے معاملات میں مسلمانوں کیلئے شریعت اسلامی کے مطابق جج مقرر کئے جائیں براہ راست عدالتوں کو قانونی شکل دی جائے۔

☆حقوق پیدا کرنا، آپسی مفاہمت، انسانی قدروں کو بلند کرنا اور مضبوط کرنے کی کوشش کرنا۔

☆بھارت ایک زراعتی ملک ہے، کسان کی مشکلات اور ضروریات کی بازیابی کیلئے مل کر کام کرنا، زراعت کو فروغ دلانا۔

شرائط برائے ممبری مجلس احرار ہند

☆ہر وہ شخص ممبر بن سکتا ہے جو عقیدہ ختم نبوت پر کامل ایمان رکھتا ہو!

☆جمہوریت، انسانیت اور مساوات پر یقین رکھتا ہو!

☆ملک کی خدمت بلاتفریق مذہب، رنگ وسل اور بلاامتیاز کرنے پر یقین رکھتا ہو!

☆ہر مسلمان کو اسلام کے عالمگیر برادری کے اصول پر جذبہ خدمت زندگی کا مقصد ہو!

☆سلک سے اوپر اٹھ کر کھلے دل سے پیغام اسلام کو عام کرنے اور اتفاق کو تام رکھنے کا جذبہ ہو!

☆مذہبی اعتقاد مذہبی عبادتوں کے تحفظ کرنے کا جذبہ رکھتا ہو!

☆قومی اور اجتماعی بہبودی، بھارت کی مشترکہ تہذیب وفن کی ترقی اور اس کی بقا کیلئے کشادہ ذہن ہونا چاہئے!

☆جماعت کے اصول وضوابط کی پابندی اور جماعت کا احترام!

ممبری فارم مجلس احرار ہند

ریکارڈ برائے دفتر احرار شاخ ..... جلد نمبر ..... فارم نمبر .....

مقام ..... ضلع ..... صوبہ .....

میں ..... ولد ..... پیشہ ..... عمر .....

مکمل پتہ .....

فون ..... کل ہند مجلس احرار پارٹی کے اغراض ومقاصد سے اتفاق کرتے ہوئے ممبر بننا منظور کرتا ہوں، ممبر کے دستخطی یا نشان انگوٹھا

ممبر بنانے والے کے دستخط ..... تاریخ .....

رسید برائے مجلس احرار ہند

جناب محترم ..... فارم نمبر .....

جناب ..... ولد .....

پتہ .....

نے مجلس احرار کے اغراض ومقاصد سے اتفاق کرتے ہوئے ممبر بننا منظور کیا اور دستخط کر دیئے ہیں!

دستخط ممبر ..... ممبر بنانے والے کے دستخط .....

نوٹ: اس فارم پر فوٹو کاپی کروا کر بھی ممبر شپ کے لئے قبول کر لیا جائے گا۔ فارم پر مکمل پتہ ارسال کریں۔

National Head Office: Majlis Ahrar, Field Ganj, Jama Masjid, Ludhiana (pb)

مجلسیں احرار کے ممبر بنیں

بھارت کے آزادی کے بعد آج ملک کی صورتحال نہایت ہی تشویشناک ہے، فرقہ پرستی اپنے عروج پر ہے، انسانیت کراہ رہی ہے، ہر طرف خوف ودہشت کا ماحول ہے، ایسے وقت میں ضرورت ہے کہ ملک کی بکھری ہوئی حالت کو سدھارنے کیلئے ہم سب ملکر آگے بڑھیں، یہ ہم سب کا مشترکہ وطن ہے، بلاامتیاز مذہب وملت ہم سب نے آزادی وطن کے نشیمن کو اپنا خون دیا ہے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کیلئے اپنا پسینہ بہایا ہے آزادی کی اس مقدس امانت کی ہم سب ہی کو حفاظت کرنی ہے، ذاتی مفادات سے بہت اوپر ملک اور قوم کے مفادات کی

مجلس احرار ہند

دستور اساسی

دفعہ ۱ نام

اس جماعت کا نام مجلس احرار ہند ہوگا۔

دفعہ ۲ مقصد

اس جماعت کا مقصد ہندوستان کی آزادی، جمہوریت اور سیکولرزم کی حفاظت اور ملک کی ترقی کیلئے کام کرنا ہوگا۔

دفعہ ۳ ممبری

ہر وہ شخص ممبر بن سکتا ہے جو عقیدہ ختم نبوت پر کامل ایمان رکھتا ہو!

☆جمہوریت، انسانیت اور مساوات پر یقین رکھتا ہو!

☆ملک کی خدمت بلاتفریق مذہب، رنگ وسل اور بلاامتیاز کرنے پر یقین رکھتا ہو!

☆ہر مسلمان کو اسلام کے عالمگیر برادری کے اصول پر جذبہ خدمت زندگی کا مقصد ہو!

☆سلک سے اوپر اٹھ کر کھلے دل سے پیغام اسلام کو عام کرنے اور اتفاق کو تام رکھنے کا جذبہ ہو!

☆مذہبی اعتقاد مذہبی عبادتوں کے تحفظ کرنے کا جذبہ رکھتا ہو!

☆قومی اور اجتماعی بہبودی، بھارت کی مشترکہ تہذیب وفن کی ترقی اور اس کی بقا کیلئے کشادہ ذہن ہونا چاہئے!

☆جماعت کے اصول وضوابط کی پابندی اور جماعت کا احترام!

دفعہ ۴ ممبری فارم

ممبری فارم مجلس احرار ہند

ریکارڈ برائے دفتر احرار شاخ ..... جلد نمبر ..... فارم نمبر .....

مقام ..... ضلع ..... صوبہ .....

میں ..... ولد ..... پیشہ ..... عمر .....

مکمل پتہ .....

فون ..... کل ہند مجلس احرار پارٹی کے اغراض ومقاصد سے اتفاق کرتے ہوئے ممبر بننا منظور کرتا ہوں، ممبر کے دستخطی یا نشان انگوٹھا

ممبر بنانے والے کے دستخط ..... تاریخ .....

رسید برائے مجلس احرار ہند

جناب محترم ..... فارم نمبر .....

جناب ..... ولد .....

پتہ .....

نے مجلس احرار کے اغراض ومقاصد سے اتفاق کرتے ہوئے ممبر بننا منظور کیا اور دستخط کر دیئے ہیں!

دستخط ممبر ..... ممبر بنانے والے کے دستخط .....

نوٹ: اس فارم پر فوٹو کاپی کروا کر بھی ممبر شپ کے لئے قبول کر لیا جائے گا۔ فارم پر مکمل پتہ ارسال کریں۔

National Head Office: Majlis Ahrar, Field Ganj, Jama Masjid, Ludhiana (pb)

دفعہ ۵ ممبری کی منسوخی

اگر کوئی ممبر جماعت کے اغراض ومقاصد کے خلاف کام کرے تو اس کی ممبری منسوخ کر دی جائے گی۔

دفعہ ۶ عہدیدار

جماعت کے عہدیدار صدر، نائب صدر، جنرل سیکرٹری، نائب جنرل سیکرٹری، خازن، نائب خازن، دفتر سیکرٹری، نائب دفتر سیکرٹری، پریس سیکرٹری، نائب پریس سیکرٹری، ہوں گے۔

دفعہ ۷ مجلس عاملہ

مجلس عاملہ کے ممبران کی تعداد ۲۱ ہوگی۔

دفعہ ۸ مجلس عاملہ کا اجلاس

مجلس عاملہ کا اجلاس ۳ ماہ میں ایک بار ہوگا۔

دفعہ ۹ مجلس عاملہ کا کورم

مجلس عاملہ کا کورم ۱۱ ممبران ہوں گے۔

دفعہ ۱۰ مجلس عاملہ کے اختیارات

مجلس عاملہ کو جماعت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۱۱ مجلس عاملہ کی تحلیل

مجلس عاملہ کی تحلیل کا اختیار صرف جنرل باڈی کو ہوگا۔

دفعہ ۱۲ جنرل باڈی

جنرل باڈی کے ممبران کی تعداد ۵۱ ہوگی۔

دفعہ ۱۳ جنرل باڈی کا اجلاس

جنرل باڈی کا اجلاس سال میں ایک بار ہوگا۔

دفعہ ۱۴ جنرل باڈی کا کورم

جنرل باڈی کا کورم ۲۵ ممبران ہوں گے۔

دفعہ ۱۵ جنرل باڈی کے اختیارات

جنرل باڈی کو جماعت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۱۶ جنرل باڈی کی تحلیل

جنرل باڈی کی تحلیل کا اختیار صرف جنرل باڈی کو ہوگا۔

دفعہ ۱۷ جنرل باڈی کا اجلاس

جنرل باڈی کا اجلاس سال میں ایک بار ہوگا۔

دفعہ ۱۸ جنرل باڈی کا کورم

جنرل باڈی کا کورم ۲۵ ممبران ہوں گے۔

دفعہ ۱۹ جنرل باڈی کے اختیارات

جنرل باڈی کو جماعت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۲۰ جنرل باڈی کی تحلیل

جنرل باڈی کی تحلیل کا اختیار صرف جنرل باڈی کو ہوگا۔

دفعہ ۲۱ جنرل باڈی کا اجلاس

جنرل باڈی کا اجلاس سال میں ایک بار ہوگا۔

دفعہ ۲۲ جنرل باڈی کا کورم

جنرل باڈی کا کورم ۲۵ ممبران ہوں گے۔

دفعہ ۲۳ جنرل باڈی کے اختیارات

جنرل باڈی کو جماعت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۲۴ جنرل باڈی کی تحلیل

جنرل باڈی کی تحلیل کا اختیار صرف جنرل باڈی کو ہوگا۔

دفعہ ۲۵ جنرل باڈی کا اجلاس

جنرل باڈی کا اجلاس سال میں ایک بار ہوگا۔

دفعہ ۲۶ جنرل باڈی کا کورم

جنرل باڈی کا کورم ۲۵ ممبران ہوں گے۔

دفعہ ۲۷ جنرل باڈی کے اختیارات

جنرل باڈی کو جماعت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۲۸ جنرل باڈی کی تحلیل

جنرل باڈی کی تحلیل کا اختیار صرف جنرل باڈی کو ہوگا۔

دفعہ ۲۹ جنرل باڈی کا اجلاس

جنرل باڈی کا اجلاس سال میں ایک بار ہوگا۔

دفعہ ۳۰ جنرل باڈی کا کورم

جنرل باڈی کا کورم ۲۵ ممبران ہوں گے۔

دفعہ ۳۱ جنرل باڈی کے اختیارات

جنرل باڈی کو جماعت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۳۲ جنرل باڈی کی تحلیل

جنرل باڈی کی تحلیل کا اختیار صرف جنرل باڈی کو ہوگا۔

دفعہ ۳۳ جنرل باڈی کا اجلاس

جنرل باڈی کا اجلاس سال میں ایک بار ہوگا۔

دفعہ ۳۴ جنرل باڈی کا کورم

جنرل باڈی کا کورم ۲۵ ممبران ہوں گے۔

دفعہ ۳۵ جنرل باڈی کے اختیارات

جنرل باڈی کو جماعت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۳۶ جنرل باڈی کی تحلیل

جنرل باڈی کی تحلیل کا اختیار صرف جنرل باڈی کو ہوگا۔

دفعہ ۳۷ جنرل باڈی کا اجلاس

جنرل باڈی کا اجلاس سال میں ایک بار ہوگا۔

دفعہ ۳۸ جنرل باڈی کا کورم

جنرل باڈی کا کورم ۲۵ ممبران ہوں گے۔

دفعہ ۳۹ جنرل باڈی کے اختیارات

جنرل باڈی کو جماعت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۴۰ جنرل باڈی کی تحلیل

جنرل باڈی کی تحلیل کا اختیار صرف جنرل باڈی کو ہوگا۔

دفعہ ۴۱ جنرل باڈی کا اجلاس

جنرل باڈی کا اجلاس سال میں ایک بار ہوگا۔

دفعہ ۴۲ جنرل باڈی کا کورم

جنرل باڈی کا کورم ۲۵ ممبران ہوں گے۔

دفعہ ۴۳ جنرل باڈی کے اختیارات

جنرل باڈی کو جماعت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۴۴ جنرل باڈی کی تحلیل

جنرل باڈی کی تحلیل کا اختیار صرف جنرل باڈی کو ہوگا۔

دفعہ ۴۵ جنرل باڈی کا اجلاس

جنرل باڈی کا اجلاس سال میں ایک بار ہوگا۔

دفعہ ۴۶ جنرل باڈی کا کورم

جنرل باڈی کا کورم ۲۵ ممبران ہوں گے۔

دفعہ ۴۷ جنرل باڈی کے اختیارات

جنرل باڈی کو جماعت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۴۸ جنرل باڈی کی تحلیل

جنرل باڈی کی تحلیل کا اختیار صرف جنرل باڈی کو ہوگا۔

دفعہ ۴۹ جنرل باڈی کا اجلاس

جنرل باڈی کا اجلاس سال میں ایک بار ہوگا۔

دفعہ ۵۰ جنرل باڈی کا کورم

جنرل باڈی کا کورم ۲۵ ممبران ہوں گے۔

دفعہ ۵۱ جنرل باڈی کے اختیارات

جنرل باڈی کو جماعت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۵۲ جنرل باڈی کی تحلیل

جنرل باڈی کی تحلیل کا اختیار صرف جنرل باڈی کو ہوگا۔

دفعہ ۵۳ جنرل باڈی کا اجلاس

جنرل باڈی کا اجلاس سال میں ایک بار ہوگا۔

دفعہ ۵۴ جنرل باڈی کا کورم

جنرل باڈی کا کورم ۲۵ ممبران ہوں گے۔

دفعہ ۵۵ جنرل باڈی کے اختیارات

جنرل باڈی کو جماعت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۵۶ جنرل باڈی کی تحلیل

جنرل باڈی کی تحلیل کا اختیار صرف جنرل باڈی کو ہوگا۔

دفعہ ۵۷ جنرل باڈی کا اجلاس

جنرل باڈی کا اجلاس سال میں ایک بار ہوگا۔

دفعہ ۵۸ جنرل باڈی کا کورم

جنرل باڈی کا کورم ۲۵ ممبران ہوں گے۔

دفعہ ۵۹ جنرل باڈی کے اختیارات

جنرل باڈی کو جماعت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۶۰ جنرل باڈی کی تحلیل

جنرل باڈی کی تحلیل کا اختیار صرف جنرل باڈی کو ہوگا۔

دفعہ ۶۱ جنرل باڈی کا اجلاس

جنرل باڈی کا اجلاس سال میں ایک بار ہوگا۔

دفعہ ۶۲ جنرل باڈی کا کورم

جنرل باڈی کا کورم ۲۵ ممبران ہوں گے۔

دفعہ ۶۳ جنرل باڈی کے اختیارات

جنرل باڈی کو جماعت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۶۴ جنرل باڈی کی تحلیل

جنرل باڈی کی تحلیل کا اختیار صرف جنرل باڈی کو ہوگا۔

دفعہ ۶۵ جنرل باڈی کا اجلاس

جنرل باڈی کا اجلاس سال میں ایک بار ہوگا۔

دفعہ ۶۶ جنرل باڈی کا کورم

جنرل باڈی کا کورم ۲۵ ممبران ہوں گے۔

دفعہ ۶۷ جنرل باڈی کے اختیارات

جنرل باڈی کو جماعت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۶۸ جنرل باڈی کی تحلیل

جنرل باڈی کی تحلیل کا اختیار صرف جنرل باڈی کو ہوگا۔

دفعہ ۶۹ جنرل باڈی کا اجلاس

جنرل باڈی کا اجلاس سال میں ایک بار ہوگا۔

دفعہ ۷۰ جنرل باڈی کا کورم

جنرل باڈی کا کورم ۲۵ ممبران ہوں گے۔

دفعہ ۷۱ جنرل باڈی کے اختیارات

جنرل باڈی کو جماعت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۷۲ جنرل باڈی کی تحلیل

جنرل باڈی کی تحلیل کا اختیار صرف جنرل باڈی کو ہوگا۔

دفعہ ۷۳ جنرل باڈی کا اجلاس

جنرل باڈی کا اجلاس سال میں ایک بار ہوگا۔

دفعہ ۷۴ جنرل باڈی کا کورم

جنرل باڈی کا کورم ۲۵ ممبران ہوں گے۔

دفعہ ۷۵ جنرل باڈی کے اختیارات

جنرل باڈی کو جماعت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۷۶ جنرل باڈی کی تحلیل

جنرل باڈی کی تحلیل کا اختیار صرف جنرل باڈی کو ہوگا۔

دفعہ ۷۷ جنرل باڈی کا اجلاس

جنرل باڈی کا اجلاس سال میں ایک بار ہوگا۔

دفعہ ۷۸ جنرل باڈی کا کورم

جنرل باڈی کا کورم ۲۵ ممبران ہوں گے۔

دفعہ ۷۹ جنرل باڈی کے اختیارات

جنرل باڈی کو جماعت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۸۰ جنرل باڈی کی تحلیل

جنرل باڈی کی تحلیل کا اختیار صرف جنرل باڈی کو ہوگا۔

دفعہ ۸۱ جنرل باڈی کا اجلاس

جنرل باڈی کا اجلاس سال میں ایک بار ہوگا۔

دفعہ ۸۲ جنرل باڈی کا کورم

جنرل باڈی کا کورم ۲۵ ممبران ہوں گے۔

دفعہ ۸۳ جنرل باڈی کے اختیارات

جنرل باڈی کو جماعت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۸۴ جنرل باڈی کی تحلیل

جنرل باڈی کی تحلیل کا اختیار صرف جنرل باڈی کو ہوگا۔

دفعہ ۸۵ جنرل باڈی کا اجلاس

جنرل باڈی کا اجلاس سال میں ایک بار ہوگا۔

دفعہ ۸۶ جنرل باڈی کا کورم

جنرل باڈی کا کورم ۲۵ ممبران ہوں گے

रईस-उल-अहरार से अमीरे अहरार तक

लेखक:
मुस्तकीम अहरारी

अहरार उस जमात का नाम है जिसने इस देश को आजाद करवाने के लिए भारत की जंगे आजादी में अहम रोल अदा किया है। बड़े शर्म की बात है कि हिन्दूस्तान के सियासी रहनूमा मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद की कुर्बानीयों को भूल चुके हैं। मगर आज भी हिन्दुस्तान का इतिहास इस बात का ग्वाह है कि जिसमें मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद की बेशुमार कुर्बानीयां "सुनहरे अक्षरों" में दर्ज हैं। अहरार ने जो कुर्बानीयां इस देश के लिए दी है, उसे नजर अंदाज करना सरा सर गलत होगा। क्योंकि जब अंग्रेज ने अपने जुल्म की सारी हदे पार कर दी और मिर्जा गुलाम कादियानी के चेलों को शह देकर भोले भाले मुसलमानों को उनके जरिये बरगलाना शुरु किया, तो उस समय हमारे बुजर्गों ने इनके खिलाफ एक जमात बनाई जिसको हिन्दुस्तान के इतिहास में "मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद" के नाम से जाना जाता है, मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद के संस्थापक रईस-उल-अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान लुधियानवी रह. थे जिनका जन्म पंजाब के मशहूर शहर लुधियाना के एक अजीम खानदान में सन् 1892 ई. में हुआ। आपने अपनी दीनी तालीम दारुल उलूम देवबन्द से पूरी की, आपके प्रदादा हजरत मौलाना शाह अब्दुल कादिर लुधियानवी साहब रह. ने 1857 ई. की लड़ाई लड़ी, आप पंजाब के ऐसे एकेले बुजर्ग थे जिन्होंने अपने दम पर अंग्रेजी सल्तनत की जड़ें हिला कर रख दी। और लड़ते-2 दिल्ली में बहादुर शाह जफर की मदद के लिए पहुंच गऐ। आपकी प्रदादी की कब्र दिल्ली की फतेहपूरी मस्जिद (चांदनी चौक) के सेहन में है। आपके दादा हजरत मौलाना मुफ्ती शाह मुहम्मद लुधियानवी साहब रह. ने सन् 1884 ई. में मिर्जा गुलाम कादियानी के खिलाफ सबसे पहले कुफर का फतवा दिया, जिसकी तसदीक इमामे हरमैन से लेकर पूरी दुनिया के उलमा ने की, आपके घर का माहौल इन्कलाबी था। इस लिए आपने सन् 1914 ई. में पहली बार अंग्रेज हकूमत के खिलाफ सबसे पहली जलाली तकरीर की यह वह दौर था जब कोई भी अंग्रेज के खिलाफ अपनी आवाज भी नहीं उठा सकता था। मगर रईस-उल-अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान लुधियानवी रह. ने अपनी जिंदा दिल और काबलियत का सबूत देते हुए अंग्रेज हुक्मरानों की जड़ें हिला दी मौलाना की तकरीर का असर लोगों के चेहरों पर साफ नजर आने लगा। उन्होंने अपने अंदर छुपे उस डर को अपने दिलों से निकाल बाहर कर दिया, और फिर लोगों ने रईस-उल-अहरार की अगवाई में अंग्रेजों के खिलाफ आजादी की लड़ाई का ऐलान कर दिया। धीरे-2 यह काफिला एक जमात की रुप धारण करने लगा। "29 दिसंबर 1929 ई." का वह दिन हिन्दुस्तान की तारीख में एक ऐसा इतिहास बन गया जिसे भूल पाना अपने आप से धोखा होगा, जब रईस-उल-अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान सानी लुधियानवी, सय्यद अताउल्लाह शाह बुखारी रह. चौधरी अफजल हक रह. मौलाना मजहर अली रह. मौलाना दाऊद गजनवी रह. एक ऐसी जमात बन कर लोगों के सामने आऐ जिसे हिन्दुस्तान के इतिहास में "मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद" के नाम से जाना जाता है। सय्यदुल अहरार सय्यद अताउल्लाह शाह बुखारी रह. को इस जमात का सबसे पहला अध्यक्ष नियुक्त किया गया, शाह साहब के बाद रईस-उल-अहरार हजरत मौलाना हबीब-उर-रहमान लुधियानवी रह. 16 साल लगातार मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद के अध्यक्ष रहे।

फिर एक ऐसा तूफान पूरे देश में भारत के प्रसिद्ध स्वतंत्रता सैनानी रईस-उल-अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान लुधियानवी रह. की अगवाई में उठा जिसे रोक पाना अंग्रेज हकूमत के लिए मुश्किल ही नहीं बल्कि नामुमकिन था। चंद बुजर्गों का यह काफिला आंधी की तरह अंग्रेज सल्तनत के हर किले को रेत के ढेर की तरह ढाते हुए अपनी फतह का परचम लहराते हुए आगे बढ़ता गया। फिर हिन्दुस्तान के इतिहास में एक ऐसा दिन आया जिसको हम लोग आजादी दिवस के तौर पर मनाते हैं। 1947 ई. को यह देश आजाद हो गया। वर्णनयोग है कि कांग्रेस से लेकर जितनी भी पार्टीयों ने देश की आजादी के लिए लड़ाई लड़ी उन सब ने उसके बदले में सत्ता संभाल ली मगर अहरार देश की एक ऐसी पार्टी है जिसे कुर्सी से नहीं अपने देश से प्यार है। जब्कि देश के प्रथम प्रधानमंत्री पंडित जवाहर लाल नेहरु ने अहरार के संस्थापक रईस-उल-अहरार को संरकार में उच्चपद देने की पेशकश की तो रईस-उल-अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान लुधियानवी ने उस पेशकश को ठुकरा दिया, और कहा कि अहरार देश की आजादी का बदला किसी भी कीमत पर नहीं लेगी। क्योंकि अहरार ने अपने देश की आजादी के लिए लड़ाई लड़ी है ना कि कुर्सी के लिए? यही वजह है कि आज का सियासतदान या कोई भी सरकार उनकी कुर्बानीयों को नजर अंदाज कर रही क्योंकि अहरार ने हमेशा जुल्म के खिलाफ आवाज उठाई और मजलूम का साथ दिया है।

बड़े शर्म की बात है कि आज देश को 56 साल आजाद हुए हो गये हैं। मगर मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद का जिक्र किसी भी सियासत दान या कभी किसी सरकार ने नहीं किया है। अहरार वह जमात थी जिसने अंग्रेज को इस देश से निकालने में बहुत बड़ा योगदान दिया और अहरारी वर्करों ने अपनी जान की कुर्बानीयां दी। क्या इस देश का इतिहास मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद के जिक्र के बगैर कोई भी इतिहासकार पूरा कर सकता है? बल्कि जिस तहरीक को हमारे बुजर्गों ने कादियानियों के खिलाफ सन् 1934 ई. में शुरु किया था उल्टा उन्ही का साथ दिया जा रहा है जो इस्लाम के ही नही इस देश के दुश्मन हैं।

मैं आप लोगों को एक बात यहां पर जरुर कहना चाहुंगा की जब अंग्रेज ने देखा की पूरे देश का मुसलमान मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद के संस्थापक रईस-उल-अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान लुधियानवी रह. की अगवाई में उनको इस देश से निकालने में लगा हुआ है। तो उन्होंने मिर्जा गुलाम कादियानी के चेलों को शह देकर भोले भाले मुसलमानों को बहकाना शुरु कर दिया, अंग्रेज चाहता था कि अहरार अपने मिशन से हट कर इधर लग जाऐ और अंग्रेज की राह आसान हो जाऐं मगर उनकी यह सोच गलत साबित हुई क्योंकि अहरारीयों ने पहले रईस-उल-अहरार की अगवाई में अंग्रेज को इस देश से निकाला फिर प्यारे नबी (स.) की ताजे खत्मे नबुव्वत के दुश्मन कादियानियों के खिलाफ खुल कर तहरीके तहफ्फुज खत्मे नबुव्वत के परचम के नीचे कई तहरीके कादियानियों के खिलाफ़ चलाई। वर्णनयोग है कि कादियानियों का झूठा नबी मिर्जा गुलाम कादियानी अंग्रेजी हकूमत का एक ऐसा पौदा था जो कभी फल फूल नहीं सकता। सन् 1936 ई. को मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद ने कादियानियत के किले की जड़ें हिला कर रख दी और रईस-उल-अहरार की अगवाई में कादियान में जा कर "अहरार कान्फ्रेंस" की उस कान्फ्रेंस में सैकड़ों हजारों नहीं लाखों अहरारीयों ने हिस्सा लिया और पूरी दुनिया को ढंके की चोट पर यह बता दिया कि अहरार हरगिज बरदाश्त नहीं कर सकती कि कोइ हमार नबी (स.) की ताजे खत्मे नबुव्वत की तरफ आंख उठा कर देखेगा हम उस की आंखें निकाल कर फेंक देंगे। सुबहानअल्लाह क्या शान थी हमारे बुजर्गों की जिन्होंने खत्मे नबुव्वत के लिए अपनी जानें कुर्बान कर दी मगर कादियानियों को उनके मिशन में कामयाब नहीं होने दिया।

रईस-उल-अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान लुधियानवी रह. के इंतकाल को 50 साल होने को है लेकिन वह कौन है जो कहे कि रईस-उल-अहरार इंतकाल कर गए, क्योंकि उनका शुरु किया हुआ मिश्न आज भी उसी तरह शुरु है जिस तरह उनकी जिंदगी में था। और खुदा ने चाहा तो उनका यह मिश्न हमेशा जारी रहेगा।

खुदा करे रहे जिंदा पैगाम तेरा
हर एक दौर में चलता रहेगा यह जाम तेरा

आज हमारे लिए बड़े फख की बात है कि मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद को कायम हुए 75 साल हो गए हैं। इस की वह शान आज भी बाकी है जो मिशन हमारे बुजर्गों ने कादियानियों के खिलाफ शुरु किया था वह मिशन आज भी वैसे ही अमीरे अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान सानी लुधियानवी (जो रईस-उल-अहरार के पोते हैं) की अगवाई में अपने काम को बखूबी अंजाम दे रहा है। जो मौजूदा मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद के अध्यक्ष हैं।

अमीरे अहरार की अगवाई में देश भर में कादियानियों के खिलाफ तहरीके तहफ्फुज खत्मे नबुव्वत चलाई जा रही है। जब इस तहरीक को अमीरे अहरार ने शुरु किया था उस समय वह चंद अहरारीयों के साथ कादियानियों के खिलाफ मैदाने जंग में उतरे थे। फिर क्या अमीरे अहरार की अगवाई में अहरारी वर्करों ने गांव, देहात, गली, कूचों और शहरों में जाकर मुसलमानों को कादियानी फितने से सावधान किया, कई जगहों पर कादियानियों से मुनाजरे किए अल्लाह के फजल से हर मुकाम पर अहरार ने फिर से कादियानियों के सीनों पर शिकस्त का झण्डा गाड़ दिया और उनको बता दिया कि अभी अहरारी इस सरजमीं पर जिंदा है। जो अपने भाईयों को गुमराह नहीं होनें देंगे। जिन मुसलमानों को कादियानियों ने बहका कर कादियानी बना लिया था। अमीरे अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान सानी लुधियानवी की अगवाई में अहरारी वर्करों ने उन्हें कादियानियत की हकीकत बताई और वह मुसलमान कादियानियत पर लानत भेज कर दुबारा इस्लाम में दाखिल हो गए, और उन्होंने खुद कादियानियों के खिलाफ तहरीक में हिस्सा लेना शुरु कर दिया है। 75 साल बाद एक बार फिर मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद ने साबित कर दिया की आज भी प्यारे नबी (स.) ने जान निसार जिंदा हैं जो अमीरे अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान सानी लुधियानवी की अगवाई में अपनी जानें देने के लिए हर समय त्यार है। चाहे कैसी भी मुश्किल आऐ हम अपने मकसद से नहीं हटने वाले, चाहे कादियानी जितनी भी चालें चल ले मगर फतह हक की होगी। आईये आज हम सब मिल कर इस बात का अहद करते है कि हम अमीरे अहरार की अगवाई में इन कादियानियों का नाम व निशान मिटा देंगे, और प्यारे नबी (स.) के उम्मती होने का हक अदा करेंगे। (इन्शाअल्लाह)

वह फलक यह जमीं तुझ पे नाज करते हैं
मिले रहनुमा हमको तेरी सानी
खुदा से यह दुआ करते हैं

●●●

● जंगे आजादी का एक ऐसा तुफान प्रसिद्ध स्वतंत्रता सैनानी रईस-उल-अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान लुधियानवी रह. की अगवाई में उठा जिसे रोक पाना अंग्रेज हकूमत के लिए मुश्किल ही नहीं बल्कि नामुमकिन था। चंद बुजर्गों का यह काफिला आंधी की तरह अंग्रेज सल्तनत के हर किले को रेत के ढेर की तरह ढाते हुए अपनी फतह का परचम लहराते हुए आगे बढ़ता गया

● रईस-उल-अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान लुधियानवी रह. के इंतकाल को 50 साल होने को है लेकिन वह कौन है जो कहें कि रईस-उल-अहरार इंतकाल कर गए, क्योंकि उनका शुरु किया हुआ मिश्न आज भी उसी तरह शुरु है जिस तरह उनकी जिंदगी में था। और खुदा ने चाहा तो उनका यह मिश्न हमेशा जारी रहेगा।

● 75 साल बाद एक बार फिर मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद ने साबित कर दिया की आज भी प्यारे नबी (स.) ने जान निसार जिंदा हैं जो अमीरे अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान सानी लुधियानवी की अगवाई में अपनी जानें देने के लिए हर समय त्यार है। चाहे कैसी भी मुश्किल आऐ हम अपने मकसद से नहीं हटने वाले,

अमीरे अहरार मौलाना सानी

लेखक:
गुलाम हसन कैसर

मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद की कयादत हर दौर में जुर्रत मंद जांबाज बेखौफ लोगों ने फरमाई जिनमें रईस–उल–अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान लुधियानवी रह. सय्यदुल अहरार सय्यद अताउल्लाह शाह बुखारी, मुफक्करे अहरार चौधरी अफजल हक साहब, शैख हस्सामुद्दीन साहब व अन्य बुजर्गों के नाम काबिले जिक्र हैं। काफिला अहरार पर अल्लाह तआला का करम लगातार रहा है कि अहरार की कयादत हमेशा मजबूत हाथों में रही, इस समय मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद की कयादत असलाफे अहरार मायानाज फरजंद बेखौफ बेलाक शख्सियत के मालिक जुर्रत और हिम्मत के साथ सदाऐ अहरार को बुलंद करने वाले संस्थापक रईस–उल–अहरार के पोते "मौलाना हबीब–उर–रहमान सानी लुधियानवी" के मजबूत हाथो में है, मौलाना सानी अहरार की कयादत संभालने वाले सबसे कम उम्र लीडर हैं। आप जुलाई 1987 ई में मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद के अध्यक्ष नियुक्त हुए उस समय आपकी आयु 33 साल की थी। मौलाना सानी ने ऐसे समय में अहरार की कमान संभाली जब अहरार एक सख्त दौर से गुजर रहे थे। जमात की हालात बहुत ही खस्ता हो चुकी थी और अहरार पार्टी का मुल्क गीर हिस्सा बड़ी हद तक सिमट चुका था क्योंकि स्वतंत्रता के साथ ही देश का बंटवारा हो गया और मजबूरन अहरार के अक्सर राष्ट्रीय लीडरों को दंगों में हिजरत करनी पड़ी, और जो अहरार लीडर देश के विभिन्न रियासतों में थे वह मरकजीयत कमजोर होने की वजह से धीरे–2 मैदाने सियासत से रुहपोश हो रहे थे। पंजाब की हालत ज्यादा ही खराब थी जहां इस्लाम के वजूद को दुबारा से कयाम करना बेहद जरुरी था और इस काम को अंजाम देने के लिए बचे हुए अहरारीयों ने भरपूर कोशिश की और आखिर कामयाब हुए, लेकिन इस दौरान देश के विभिन्न हिस्सों में अहरार पर हालात की धूल जम गई थी। और देश की सियासत में अहरार की कमी की वजह से मुसलमानों में एक खास जज्बे वाले लोगों की जगह मफादपरस्त व मिल्लत फरोश टोले ने ले ली, और आज देश की सियासत में मिल्लत फरोश लीडरों की अधिक गिनती है। वर्णनयोग है कि इसी दौरान कादियानी फितने ने फिर से जोर पकड़ना शुरु कर दिया, गांव देहात में मुसलमानों को गुमराह करने के लिए टीवी व डिश लगाऐ जा रहे थे। मुस्लिम बच्चों को कादियान लेजाने का सिलसिला शुरु हुआ। हालात ने एक बार फिर करवट ली, मुस्लिम लीडरों की बेबसी ने बहादुर कौम को डरपोक कौम में तब्दील करना शुरु कर दिया, ऐसे हालात में अहरार खामोश नहीं रह सकते थे। अमीरे अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान सानी लुधियानवी ने अहरार के अध्यक्ष बनते ही सबसे पहले फितना–ए–कादियानियत पर लगाम कसी, क्योंकि कादियानी ताजे खत्मे नबुव्वत पर डाका डालने निकले थे और मुसलमान यह हरगिज बरदाश्त ही नहीं कर सकते की कोई जमात या व्यक्ति ताजे खत्मे नबुव्वत की तरफ मैली आंख से देखे अमीरे अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान लुधियानवी को अल्लाह तआला ने अपने बुजर्गों वाला जज्बा जुर्रत और अंदाजे खिताबत अता फरमाया है। अमीरे अहरार जब खिताब करते हैं तो आपका खिताब आम नहीं होता, लेकिन आपके खिताब में वह इमानी शोला बयानी और इमान को ताजा करने वाली बातें होती है। कि मुरदा से मुरदा मुसलमान के जिस्म में भी एक बार खून पूरे जोश के साथ जोश मारने लगता है। दिलों से बुजदिली का रंग उतर कर बहादुरी का रंग चढ़ जाता है। हर सुनने वाला यह महसूस करता है कि हां मैं बहादुर कौम का बहादुर सिपाही हूँ मुझे इज्जत के साथ जीना है। अमीरे अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान लुधियानवी को अल्लाह तआला ने बेपनाह जुर्रत दी है। आप हालात और जगह के लिहाज से मसलिहत की चादर नहीं ओढते बल्कि हक बात" का ऐलान मुकम्मल बेखौफी से करते है। दिल्ली में मिली पारलीमेंट का जब इजलास हुआ तो इजलास के पहले दिन आपने अपने खिताब में कहा कि अडवानी और उसकी पार्टी ने बाबरी मस्जिद को शहीद करके कोई कारनामा अंजाम नहीं दिया, 6 दिसंबर 1992 ई. को दो लाख हिजड़ों की फौज लेकर मस्जिद शहीद की गई अगर हिम्मत व जुर्रत थी तो मुसलमानों की मौजूदगी में मस्जिद को हाथ लगा कर देखें। अमीरे अहरार की इस बात से अखबारों ने इनको फिरका परस्त बता कर खूब उघने की कोशिश की लेकिन अमीरे अहरार ना डरे, बल्कि इजलास के दूसरे दिन खिताब करते हुए कहा कि अगर मुसलमानों को मस्जिद ना बनाने दी गई तो जब भी मौका आऐगा तो मुसलमान राम मन्दिर का ढांचा गिरा कर मस्जिद बनाऐंगे। अमीरे अहरार को उत्तर प्रदेश के पूर्व शिक्षा मंत्री डा. आबिद हुसैन साहब ने दलित मुस्लिम कान्फ्रेंस में जब कानपुर बुलाया तो इसी मौके पर हलीम इंटर कालेज चमन गंज में भारी गिनती में लोग शामिल हुए। स्टेज पर बहुजन समाज पार्टी के सुप्रीमो कांशी राम खास तौर पर मौजूद थे। मुस्लिम व गैर मुस्लिम विद्वान बहुजन समाज पार्टी के मंशूर के मुताबिक अपना खिताब जय भीम जय भारत कह कर शुरु करते थे। अमीरे अहरार जब अपने खिताब के लिए पहुंचे तो आपने अल्लाह तआला की हम्द व सना ब्यान करने के बाद ऊंची आवाज में लोगों और कांशी राम को संबोधित करते हुए कहा कि "कांशी राम जी जय भीम जय भारत का नजरिया आपका है। हमारा नहीं हमारा यकीन अल्लाह पर है, अमीरे अहरार के इन शब्दों से एक लाख के मजमे पर सन्नाटा छा गया, स्टेज पर बैठे हुए कांशी राम बड़े ध्यान से अमीरे अहरार को देखने लगे अमीरे अहरार ने फिर संबोधित करते हुए कहा कि "कांशी राम जी इस्लाम बेहतरीन धर्म है। आप मुसलमानों से एकता की बात करते हैं आप अगर इस्लाम कबूल कर ले तो बेहतर होगा और फिर इस देश के प्रधान मंत्री आप ही होंगे" ऐसे जब कांशी राम को इस्लाम कबूल करने की दावत अमीरे अहरार ने पेश की तो हैरानी हुई और इधर सुनने वालों में मुसलमानों की अधिक संख्या अल्लाहु अकबर की आवाजें बुलंद करने लगे, जो लोग अमीरे अहरार से मिले हैं या जिनका लुधियाना के जलसों में इनको सुनने का मौका मिला है। उन्होंने अमीरे अहरार को पंजाब के मुख्यमंत्री को कई बार इस्लाम कबूल करने की दावत देते हुए सुना होगा। पूर्व मुख्यमंत्री बेअंत सिंह को तीन बार आपने आमने सामने होकर इस्लाम कबूल करने की दावत दी, बेअंत सिंह जवाब देने के बजाऐ मुस्कराने लगते थे। प्यारे नबी (स.) की ताजे खत्मे नबुव्वत की हिफाजत करने का जज्बा अमीरे अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान लुधियानवी में जनून की हद तक पाया जाता है। आप कादियानियत से इंसानियत को महफूज करने के लिए हर समय त्यार रहते हैं। यह आपकी जात ही है कि जिनकी अगवाई में अहरारी कार्यकर्ताओं ने पिछले कुछ सालों में वह कारनामे अंजाम दिए हैं कि कादियानियत सिमटना शुरु हो गई है। वर्णनयोग है कि अमीरे अहरार ने ऐसे समय में अहरार की कमान को इकट्ठा किया बल्कि अहरार को मुकरीने खत्मे नबुव्वत कादियानियों और दुश्मनाने इस्लाम के सामने शीशा पिलाई हुई दीवार की तरह खड़ा कर दिया, अमीरे अहरार ने कादियानियत पर सबसे पहले लगाम 2000 ई. में डाली पंजाब हरियाणा हिमाचल समेत कई इलाकों में एक समय कादियानियत को शिकस्त देते हुए लुधियाना में एक इतिहासिक कान्फ्रेंस की गई जिसमें दो लाख कार्यकर्ता जमा हुए, यह कादियानियों के खिलाफ बहुत बड़ी ताकत का इजतिमा था। जो देश के बंटवारे के बाद पहली बार वजूद में आया। अमीरे अहरार की काइदाना सलाहीयत और इनके कार्यकर्ता अहरार की मुहब्बत और इश्के रसूल (स.) का अंदाज आप लोग इस बात से अच्छी तरह लगा सकते हैं कि अहरार का मुख्य दफ्तर कादियानियत के नजदीक शेरों का गढ़ है। सहारनपुर दिल्ली और अन्य मुस्लिम अकसरियत इलाकों में कादियानी अपने दफ्तर खोल कर लोगों को सरेआम गुमराह करते फिर रहे हैं लेकिन क्या कहने अहरार के इनके शहर की हदों में कादियानी दाखिल होने से पहले सौ बार सोचते हैं। अहरार के फैज से अल्लाह तआला ने लुधियाना को यह बख्शिश अता फरमा दी है कि यहां कोई कादियानी सरे आम अपने फितने को फैलाने की कोशिश नहीं कर सकता है। शहादत की तमन्ना रखने वाले अमीरे अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान लुधियानवी जब तीन साल पहले उमरा करने के लिए मक्का मुकर्रमा तशरीफ ले गए तो आपने गिलाफे काबा को पकड़ कर अपने लिए पहली "दुआ शहादत" के लिए की। अहरार के कार्यकर्ता और हल्का–ए–अहरार में इंतहाई दर्जे की बेखौफी और जुर्रत पाई जाती है। और यह सब एक बहादुर कायद की बदौलत है। क्योंकि अगर कायद ही कमजोर होता है तो जमात खत्म हो जाया करती है। अमीरे अहरार पर कितनी बार कातिलाना हमले भी हुए, लेकिन अल्लाह का आप पर करम रहा और आप बच गऐ, धमकियां मिलनी तो आप को रोज का काम है कभी खत कभी फैक्स और कभी टेलीफोन पर कहा जाता है कि अपने कामों से रुक जाओ नहीं तो कत्ल कर देंगे। कभी शिव टाइगर तो कभी कादियानी चमचे फैक्स करके आप को कत्ल करने की धमकी देते हैं लेकिन अक्सर यह देखा गया है कि हर एक धमकी के बाद आप का इमान और भी बढ़ जाता है और चेहरे पर रौनक आ जाती है। ऐसा लगता है जैसे कोई शहादत का तलबगार अपनी पसंदीदा चीज को करीब देख कर खुश हो जाता है। कादियानियों ने अमीरे अहरार को दबाने के लिए पिछले कई सालों में अलग–2 तरह के हथकण्डे अपनाऐ ताकि अहरार की तहरीक खत्मे नबुव्वत को दबाया जा सके, कभी रात के अंधेरे में अमीरे अहरार की गाडी तोड फोड दी गई तो कभी अहरार के दफ्तर पर रात को बदमाश कांच की बोतलें मार कर भाग गऐ, एक दिन रात को पैट्रोल छिडक कर मुख्य गेट को आग लगा दी गई। तो कभी राष्ट्रीय राजमार्ग पर गाडी का एक्सीडैन्ट करने की पूरी कोशिश की गई। और हर बार इसके बावजूद अमीरे अहरार तक दुश्मन ने यह पैगाम पहुंचाया कि बाज आजाओ वरना यह नुकसान ज्यादा भी हो सकता है। लेकिन अमीरे अहरार और इनकी जमात के लोगों के कामों में कमी ना आई बल्कि यह सोच कर आगे बढ़ गऐ कि दुश्मन बुजदिल है जो छिप कर हमला करता है और सामने आने की हिम्मत नहीं रखता, पिछले कई सालों मेंजब कादियानियत को गांव देहात में भोले भाले मुसलमानों के घरों से वापिस कादियान जाना पड़ा तो कादियानी गुस्से में आ गऐ और आखिकार अमीरे अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान सानी लुधियानवी पर शिकंजा कसने के लिए शातिराना चालें और हकूमत की मदद लेते हुए बेइंतहा पैसे खर्च करके अमीरे अहरार के भाई बेटे और कई लोगों पर एक कादियानी के कत्ल का झूठा केस दर्ज करा दिया गया, कादियानियों का यह कदम इस लिए था कि यह लोग जेलों में रहेंगे तो इनका हौसला टूट जाऐगा। इनकी लय बिगड जाऐगी, इनकी जमात कमजोर हो जाऐगी। मरकजीयत में उर पैदा होगा, और दूसरे अहरारी यह सोच कर घबरा जाऐंगे कि जब अमीरे अहरार के भाई बेटे और खास लोगों पर ही केस दर्ज करवा दिया है तो हम क्या चीज हैं लेकिन कादियानियत की सोच गलत साबित हुई क्योंकि कादियानी फितरतें अहरार पर नजर डालनी भूल गऐ उन्होंने अपने झूठे नबी की जिंदगी का गौर से मुताला किऐ बगैर अहरारीयों से टकराने की गलती कर डाली, वह भूल गऐ कि खुद इनके झूठे नबी मिर्जा कादियानी के दांत सबसे पहले इन ही अहरारीयों के बुजर्गों ने खट्टे किए थे। फिर वही हुआ जो फितरते अहरार में शामिल हैं अहरारी मर्दों की तरह गऐ और जेल की सलाखों को चूम लिया, इधर कादियानी खुश हुए की अहरार की ताकत टूटी इधर अहरार खुश थे कि अल्लाह ने कबूल कर लिया, कादियानियों की गलत फैहमी कुछ महीनों में ही दूर हो गई। अमीरे अहरार पहले से बढ़ चढ़ कर फितना कादियानियत की धरपकड़ के लिए निकले और कार्यकर्ता अहरार की एक बड़ी जमात जोश और गुस्से के आलम में इनकी अगवाई में लब्बैक कहा। इन लोगों ने जेल में बंद खत्मे नबुव्वत के सिपाहियों को देख कर एक जज्बा और अज्म का इजहार किया। कादियानियत अपनी गलती पर परेशान हुई कि चाल उलटी पढ़ गई। किसी ने क्या खूब कहा है "इस्लाम की फितरत में कुदरत ने लचक दी है यह उतना ही उभरेगा जितना कि दबाओगे" इधर बाहर अहरार कार्यकर्ताओं में जोश आ गया और उधर जेल में बंद अहरारीयों पर शबाब। अहरार ने इतिहास में नए हिस्से का इजाफा किया और जेल के अंदर तहफ्फुज खत्मे नबुव्वत का जलसा किया, जिसमें खुसूसी तौर पर अमीरे अहरार शामिल हुए। अमीरे अहरार के सब्र का अंदाजा इस बात से भी लगाया जा सकता है कि इनका नौजवान लख्ते जिगर पिछले तीन सालों से जेल में बंद है, और आपके चेहरे पर जर्रा बराबर भी परेशानी नहीं, बल्कि वह बहुत खुश है कि उनकी नस्ल भी अल्लाह के हजूर कबूल कर ली गई है।

अमीरे अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान सानी लुधियानवी एक पुर शख्सियत रखते हैं हर समय सादा लिबास पहने हुए हर आने वाले से बहुत मुहब्बत से मिलना उनकी आदत है। एक इतिहासिक पार्टी के लीडर होने के बावजूद आपने कभी गरुर से काम नहीं लिया बल्कि हर एक मुहीम को शुरु करने से पहले अपने खुदा के सामने झुकते हैं। रसूल (स.) की सुन्नतों से प्यार करने वाले अमीरे अहरार की जेब में मिसवाक मौजूद होती है तो हाथ में सुन्नते रसूल (स.) तलवार रखते हैं। अमीरे अहरार ने 1990 ई. में अहरार की ओर से एक प्रस्ताव पारित करके सरकार से मांग भी की थी कि मुसलमानों को तलवार रखने की आम इजाजत दी जाऐ क्योंकि यह सुन्नते रसूल (स.) है, अहरार का जलसा हो या सीरतुन्नबी (स.) का जलसा पंजाब में हो या राजस्थान उ. प्र. में अमीरे अहरार आऐंगे तो उनके हाथ में सुनहरी दस्ते वाली तलवार जरुर होगी। आप जुर्रत मंदाना अंदाज में हर जगह जाते हैं 1995 ई. में जब भोपाल में उमा भारती हजरत अली रज़ि. की शान में गलत शब्दों का इस्तेमाल कर रही थी उसके बाद मजलिसे अहरार मध्य प्रदेश के अध्यक्ष मिर्जा बाबू बेग की दावत पर अमीरे अहरार भोपाल गऐ और कई जलसों में उमा भारती की बातों का मुंह तोड जवाब दिया, अमीरे अहरार समय के बहुत पाबंद हैं और यही हालत अहरारी कार्यकर्ताओं की भी है सफर के दौरान ड्राईवर को यहा तक साफ कह दिया जाता है कि कितने घंटे में मंजिल पर पहुंचना है ना पहले ना बाद में तय समय पर आराम तो जैसे उनपर हराम है। ताजे खत्मे नबुव्वत की हिफाजत अंग्रेजी नबुव्वत के चेलों को बेनकाब करना और जज्बा जिहाद आपको विरासत में मिला है आपके बुजर्गों ने अंग्रेज के खिलाफ बाकायदा लडाई लडी थी। अमीरे अहरार कादियानियत को नासूर समझते हैं आपने जमात अहरार के सारे लोगों पर ताजे खत्मे नबुव्वत का वह जज्बा पैदा कर दिया है झूठी नबुव्वत का मरकज कादियान कांपने लगा है। अमीरे अहार झूठी नबुव्वत के चेलों के नापाक इरादों को बेनकाब करते हुए काफिला अहरार इस्लाम को सही दिशा में ले जा रहे हैं। अमीरे अहरार मुसलमानों को फितना कादियानियत से होशियार करने के साथ–2 देश की गैर मुस्लिम जनता में भी इस बात की इशाअत पर जोर दे रहे हैं कि कादियानी देश के गद्दार हैं। क्योंकि कादियानियों के झूठी नबी मिर्जा गुलाम कादियानी ने अंग्रेज सरकार को ताकतवर करने और भारत को ज्यादा देर तक गुलाम बनाए रखने के लिए ही यह फितना शुरु किया था। अमीरे अहरार व उनकी अहरार पार्टी अल्लाह की जात पर पूरा यकीन रख कर ही आगे बढ़ रहे हैं यही वह बुनियादी वजह है कि इनका हर मिशन कामयाब होता है। अमीरे अहरार कौम के मिल्लत फरोश लीडरों से मुसलमानों को होशियार करना समय की जरुरत समझते हैं इस के मद्देनजर उन्होंने पिछले लोकसभा चुनाव के दौरान जब मिल्लत फरोशों ने भाजपा की हिमायत कमेटी बनाई तो "काला दिवस मिल्लत फरोश" के अनुवाम से देश भर में रोष प्रदर्शन अहरार कार्यकर्ताओं को करने का हुक्म दिया, उनके इस कदम से मिल्लत फरोश लीडर बे नकाब हो गए। अमीरे अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान सानी लुधियानवी की उम्र चाहे 50 साल हो गई लेकिन उनके इरादों में शाहीन का इरादा और पहाड़ों जैसी ताकत है अमीरे अहरार ने सही अर्थ में अपने बुजर्गों के वारिस साबित हो रहे हैं।

अमीरे अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान सानी लुधियानवी ही है जो एक समय में देश की फिरका परस्त ताकतों, मिल्लत फरोशों और ताजे खत्मे नबुव्वत के दुश्मन कादियानियों से लोहा ले रहे हैं। अमीरे अहरार जैसी हस्ती बहुत कम हुआ करती है हमारी अल्लाह तआला के दरबार में दिली दुआ है कि या परवर दिगारे आलम अमीरे अहरार को हर मुकाम पर फतह और कामरानी अता फरमां आमीन, और इस मुजाहिदे इस्लाम शेरे मुहम्मद (स.) की रहनुमाई हम लागों को अता फरमाऐ। आमीन या रब्बुल आलमीन

فرزندان اسلام! اپنے مسلک کو چھوڑیئے نہیں، دوسرے کے مسلک کو چھیڑیئے نہیں اسلام کی بقا اور تحفظ کیلئے متحد ہو جایئے

भारत के प्रसिद्ध स्वतंत्रता सैनानी रईस-उल-अहरार

लेखक:
मुफ्ती-ए-आजम पंजाब मुहम्मद अहमद रहमानी लुधियानवी रह.

प्रसिद्ध स्वतंत्रता सैनानी रईस-उल-अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान लुधियानवी हिन्दुस्ता पाकिस्तान के उन प्रसिद्ध धार्मिक व सियासी लीडरों में से एक हैं जिनके नाम उंगलियों पर गिने जाते हैं। आपने लुधियाना के प्रसिद्ध उलमा के घराने (परिवार) में जन्म लिया, आपका जन्म जुलाई 1892 ई. रविवार के दिन सुबह के समय हुआ। घर का माहौल इल्मी, मजहबी और इंकलाबी था, और आपके दादा मौलाना शाह मुहम्मद साहब लुधियानवी रह. विद्वान मुहद्दिस और स्वतंत्रता सैनानीयों के लीडरों में से थे। आपकी शुरुआती पढ़ाई और रुहानी तरबियत आपके दादा ने ही की, इसका नतीजा यह हुआ कि आप साफ दिमाग के साथ स्वतंत्रता संग्राम के मैदान में उतरे और अंग्रेज सरकार के विरुध स्वतंत्रता संग्राम में शामिल हो गए, देश भर में आपकी अगवाई को बहुत ही कम समय में मान लिया गया, और बहादुर स्वतंत्रता सैनानीयों की एक बड़ी पार्टी आपकी अगवाई में यकीन, हिम्मत व जुर्रत के साथ देश की स्वतंत्रता के रास्ते पर चल पड़ी। बड़े-2 लीडरों के कमद कई बार स्वतंत्रता संग्राम की मुसीबतों, मुश्किलों को देख कर डग मगा गऐ, लेकिन इस स्वतंत्रता सैनानी के कदम एक बार भी नहीं डगमगाऐ। रईस-उल-अहरार मौलाना हबबी-उर-रहमान लुधियानवी बातें करने और प्लान बनाने वालों में से नहीं थे, आपके यहा मंसूबों और मश्वरों को दूसरा दर्जा हासिल था। आप जो ठान लेते वह कर दिया करते थे, आपने अपनी जिंदगी और कुर्बानीयों से पूरी कौम को कुछ करने का रास्ता दिखाया। अपने दादा साहब की मृत्यु के पश्चात आप कई साल तक अमृतसर में पढ़ाई करने के लिए मौलाना नूर अहमद साहब के पास रहे, और उनसे कुरआन व हदीस की शिक्षा प्राप्त की। उसके बाद अपनी शिक्षा पूरी करने के लिए एंशिश की प्रसिद्ध अरबी विश्व विद्यालय दारुल उलूम देवबन्द गऐ, और तकरीबन सात साल तक दारुल उलूम देवबन्द में शिक्षा प्राप्त करते रहे। हजरत शैख-उल-हिंद और हजरत मौलाना अनवर शाह कश्मीरी रह. से आपका गहरा रिश्ता था। आप उनके साथ रहे और इल्मी दीनी सियासी शिक्षा प्राप्त की, आपकी गिनती प्रसिद्ध उलमा और दारुल उलूम देवबन्द के होनहार विद्यार्थीयों में की जाती है।

आपके पिता हजरत मौलाना मुहम्मद जकरिया साहब लुधियानवी रह. देश के प्रसिद्ध विद्वानों में से एक थे। आपके हाफिजे (याद दाश्त) का यह आलम था कि सिर्फ तीन महीने में कुरआन शरीफ को हिफ्ज (याद) कर लिया, और रमजान की 27वीं रात को एक ही रकात में बिना किसी गलती और रुके हुए सारा कुरआन सुना डाला।

रईस-उल-अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान लुधियानवी रह. का खानदान देश का मुमताज इल्मी, मजहबी, सियासी और स्वतंत्रता सैनानी का एक प्रसिद्ध खानदान है। इस खानदान का असरो रसूख पूरे देश मे रहा है। देश भर में इस इल्मी घराने को इज्जत की निगाह से देखा गया और उनकी बातों को दिल के कानों से सुना गया, यह असर लोगों से होकर दरबारों तक भी पहुचा और वक्त के हुक्मरानों ने भी इस खानदान के बुजर्गों के सामने अपने घुटने टेक दिए इस खानदान के बुजर्गों ने हर दौर में समय की नबज को पहचाना और समय की जरुरत के आनुसार जबरदस्त सेवाऐं अंजाम दी। बुरे समय में भी अकीदे और ख्याल पर कायम रहे, अलहम्दु लिल्लाह खानदान के लोगों ने बुजर्गों के नक्शे कदम को नहीं छोड़ा और इस के लोग आज भी देश व समाजिक सेवाओं मे पूरी लगन और मेहनत के साथ व्यसत हैं।

अगबाई:- देश में जब सियासी बेदारी की रोशनी फैली, अलग-2 धर्मों व पार्टियों ने अंग्रेज सरकार के खिलाफ उच्चेस्तरीय मंसूबे बनाए, एक होकर आंदोलन शुरु किऐ। उस समय स्वतंत्रता सैनानीयों की अगवाई जिन बहादुर लीडरों ने की रईस-उल-अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान का नाम उनमें सबसे ऊपर है। आप उस समय की महान हस्तीयों में से एक थे। आपके खिताब से दुश्मनों में घबराहट फैल जाती छोटे-2 फिकरों में गहराई की बातें फरमाते। जो बोलते नापतोल कर बोलते शरीअत की बातों को खुल कर ब्यान करते।

आपकी अजीम शख्सियत से मुतासिर होकर "मुहम्मद अली जौहर" ने फरमाया कि : "मौलाना हबीब-उर-रहमान को देख कर हजरत उमर फारुक रजि. याद आ जाते हैं। आपकी शख्सियत, खलूस, ईसार, जुर्रत, शुजाअत और हक गोई व बेबाकी की एक जीती जागती तस्वीर थी। जो पास आया उनका हो कर रह गया, कुरआन हदीस पर अबूर हासिल था। इस्लाम और उसकी तालीमात को ब्यान करना आपका ही हिस्सा था। आपकी तबलीग करैक्ट्र और इख्लाक से मुतासिर होकर बहुत से अल्लाह के बंदे मुसलमान हुए और सैंकड़ों गुमराह इंसानों ने आपकी सोहबत उठा कर हिदायत की राह पाई। उम्मते मुस्लिमा को जिस कद्र फैज आपकी जात से पहुंचा, किसी दूसरे को यह बात नसीब न हुई।

आप देश के मुस्लिम लीडर थे, विद्वानों और सियासतदानों में आपको इज्जत की निगाह से देखा जाता और आप की राये को माना जाता। दोस्तों और साथियों के वफादार और उसी वफादारी के नतीजे में बहुत सारे नुक्सान उठाऐ, लेकिन अपनों और दोस्तों का साथ ना छोड़ा, अपने लिए अगर अलग राह पैदा करते और कर सकते थे तो मजहबी और सियासी मैदान में बहुत आगे निकल जाते अपने और दोस्त उनकी तेज रफ्तारी का साथ ना दे सकते।

मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद की अध्यक्षता:- सालों मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद के अध्यक्ष रहे जो देश की मकबूल तरीन पार्टी थी। आपकी अगवाई में मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद के कार्यकर्ता जुर्रत और बहादुरी के साथ देश और समाजिक बुराईयों के मुकाबले में लड़ते रहे, देश व मिल्लत के लिए जितनी कुर्बानी अहरार ने दी इतिहास के पन्ने उनसे भरे पड़े हैं। तहरीके अहरार में हर तरह के लीडरों की और उस तहरीक में दीन व सियासत, जनता के कार्यकर्ताओं की जुर्रत व हिम्मत रईस-उल-अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान लुधियानवी रह. की अगवाई और लीडरी का नतीजा थी देश की आजादी में अहरार का बहुत बड़ा योगदान है। और अगर यह कहा जाऐ कि अंग्रेज आंदोलन अहरार के डर से देश छोड़ गया तो शायद गलत न होगा। बड़े शर्म की बात है कि अहरार का सही इतिहास किसी इतिहासकार ने नहीं लिखा जिसकी बहुत जरुरत है ताकि आने वाली नस्ल के लिए मुजाहिदीने अहरार के कारनामें प्रेरणा स्रोत हों।

मैदाने अमल:- 1914 ई. में प्रथम विश्व युद्ध तरकों पर अंग्रेजी सरकार हिन्दुस्तनी फौजें लेकर जुल्म कर रहा था। यह खबर पढ़ कर रईस-उल-अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान लुधियानवी रह. चुप न रह सके। उनके दिलो दिमाग में अंग्रेजी सरकार के खिलाफ नफरत बगावत और इंकलाब बरपा करने के जज्बात भड़क गऐ, और यह वह दौर था कि अंग्रेज का कब्जा पूरी तरह देश पर हो गया था। किसी में जुर्रत न थी कि अंग्रेजी सरकार के खिलाफ आवाज उठा सके, ऐसे हालात में रईस-उल-अहरार मैदान में उतरे और शहर के एक बड़े जलसे को संबोधित किया, अंग्रेजी सरकार के खिलाफ खिताब किया, आपके खिताब से अंग्रेजी सरकार के खिलाफ लोगों के जज्बात भड़क गऐ और पूरे शहर में हलचल पैदा हो गई।

अंग्रेजी दुश्मनी का जज्बा आपको विरासत में मिला था सफा-ए-हस्ती पर पश्चिमी इसाई लुटेरों को आप इस्लाम और मुसलमानों का हकीकी दुश्मन मानते थे। हिन्दुस्तन, अफ्रीका और ऐशिया में जो हालत पैदा हुए। इन साजिशों और तबाहियों की जिम्मेदारी आपके नजदीक योरपियन जनता पर थी। और यह साबित है कि हमेशा पश्चिमी जनता ने ऐशिया और अफ्रीका को लूटा, और खास तौर पर मुसलमानों को तबाह व बरबाद किया, मौजूदा इस्राईल और अरबी देशों की जंग ने रईस-उल-अहरार के इस ख्याल की ताईद कर दी है। ऐशिया की मौजूदा आजादी एक बार फिर खतरे में पड़ गई है।

1857 ई. की जंगे आजादी के बाद अंग्रेजी सरकार के खिलाफ यह पहला जलसा था। जिसमें खुलकर अंग्रेजी सरकार के खिलाफ रईस-उल-अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान लुधियानवी ने लोगों के जज्बातों को उभारा, और मौजवानों की एक पार्टी बनाई। रईस-उल-अहरार के पिता मौलाना जकरिया साहब रह. के पास उनका एक दोस्त आया जोकि जलसे में शामिल थे। उन्होंने कहा कि आपके बेटे "हबीब-उर-रहमान" पर दादा और प्रदादा का रंग चढ़ गया है। ऐसा मालूम होता है कि उस पर शौके शहादत सवार है। बेटे की जुर्रत बेखौफी और बहादुरी का नतीजा फांसी से कम न होगा। इस लिए आप उन्हें रोकें। हालात ऐसे नहीं की इतनी तेजी से अंग्रेज सरकार का विरोध किया जाऐ। इस वाक्य के बाद आप हजरत शैखुल हिंद रह. की अगवाई में अंग्रेजी सरकार के खिलाफ बगावत और इंकलाब पैदा करने वाली स्वतंत्रता सैनानी की पार्टी का हिस्सा बन गऐ।

1921 ई. में स्वतंत्रता संग्राम में आपको पहली बार गिरफ्तार किया गया और पूरे दो साल जेल में बंद रहना पड़ा। 1921 ई. से 1947 ई. तक कई बार आपको अंग्रेजी सरकार ने गिरफ्तार किया, देश व मिल्लत के लिए हर मोर्चे पर आपको बतौर लीडर देश भर की पार्टियों और लोगों ने माना। तकरीबन पंद्रह साल जो आपकी जवानी का बेहतरीन दौर था और इस्लाम के लिए आपने अंग्रेजी सरकार की कैद में गुजार दिया, आखिरी बार 1940 ई. में आपको लाहौर से गिरफ्तार किया गया और 4 जुलाई 1945 ई. को वेवल कान्फ्रेंस के मौके पर आपको बात चीत के लिए रिहा किया गया।

अगस्त 1947 ई. में अंग्रेज देश को दो भागों में बांट कर यहां से चला गया। बंटवारे के भयानक ऐलान के साथ ही हिन्दुस्तानी लोग आपस में लड़ने झगड़ने लगे और हालात ऐसे खराब हुए की रईस-उल-अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान लुधियानवी जैसे स्वतंत्रता सैनानी को भी अपने वतन से बे वतन होना पड़ा और सारे खानदान के साथ दिल्ली में कूचा रहमान में जाकर रहना पड़ा।

देश के बिगड़ते हुए हालात में भी रईस-उल-अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान ने जो हिन्दुस्तन की सेवाऐं की वह किसी से छुपी नही। दिल्ली कूचा रहमान में उनका घर एक यूनीवर्सिटी था। जहां हिंदू, मुस्लिम, सिक्ख, कैमिनस्ट सोशलिस्ट कांग्रेसी सभी आते थे। और आप से सलाह मश्वरा करते, रईस-उल-अहरार हिन्दुस्तान की महान हस्ती थे, कि उनके मानने वाले कैमिनस्टों में भी थे। जनसंघ हिन्दुमहा सभा में भी थे। अल जमीअत नई दुनिया प्रताप और मिलाप के दफ्तरों में भी वह खुद एक अंजुमन थे। उनकी शख्सियत की नऐ भारत को बहुत जरुरत थी। उन बुजर्गों में से थे जिन्होंने अपनी जिंदगी का हर लम्हा देश व कौम की सेवा में लगा दिया, ऐसे लोगों का वजूद कौम का बहुत ही बड़ा कीमती सरमाया था जो मजहबीयत और दीन दारी के साथ देश और कौम की सेवा व कुर्बानी देने का जज्बा भी शानदार रखते हों। 2 दिसबर 1956 ई. की सुबह को स्वतंत्रता संग्राम का यह बहादुर लीडर की दिल का दौरा पड़ने की वजह से अचानक उनकी मृत्यु हो गई और इस तरह स्वतंत्रता संग्राम का यह शेर हमसे अचानक जुदा हो गया। इन्नालिल्लाहि वइन्नाइलैहि राजिऊन।

आपका दिल अल्लाह की मुहब्बत से भरा हुआ और उससे मिलने के लिए बेचैन था वह ऊचे दर्जे के बुजर्गों में से एक थे। हजरत शाह अब्दुल कादिर रायेपुरी रह. की रुहानी निसबत और सरपरस्ती उन्हें हासिल थी। अपनी मृत्यु के एक महीने पहले अपने दोस्त रिश्तेदारों लडके लडकियों को जमा किया और दुनिया से जाने की खबर दी। हर तरह के काम से किनारा कशी की। दिन रात अल्लाह की याद में लगे रहे। उस दौरान कई बार कई बार अपनी जिंदगी के मुतअल्लिक आपको यह शेर पढ़ते सुना गया।

इश्क हमारे ध्यान पड़ा है चैन गया आराम गया
अब जी का जाना बाकी है वह सुबह गया कि शाम गया।

●●●

तहरीके तहफ्फुज खत्मे नबुव्वत

अंग्रेज का खुद का पैदा करदा पौदा झूठे नबी मिर्जा गुलाम कादियानी की ओर से जब खात्मुल नबी हजरत मुहम्मद (स.) की ताजे खत्मे नबुव्वत पर डाका डालने की कोशिश की गई तो आशिकाने रसूल (स.) उसके सामने शीशा पीलाई हुई दीवार की तरह आ गऐ, उन आशिकाने रसूल (स.) ने झूठी नबुव्वत के दावेदार मिर्जा गुलाम कादियानी और उसकी जमात और अंग्रेजी हकूमत के खिलाफ पुरजोर तहरीक शुरु की जिसे तारीख इस्लाम में तहरीके तहफ्फुज खत्मे नबुव्वत के नाम से जाना जाता है। यूँ तो तहरीके तहफ्फुज खत्मे नबुव्वत का आगाज सन् 1884 ई. में उलमा–ए–लुधियाना की ओर से मिर्जा कादियानी पर दिये गये फतवा–ए–तकफीर के शुरु होने के साथ ही हो गया था। लेकिन लोगों के सामने इस तहरीक को पूरे हिन्दुस्तान में मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद ने तेज किया सन् 1929 ई. में मजलिसे अहरार के संस्थापक रईस–उल–अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान लुधियानवी रह. सय्यदुल अहरार सय्यद अताउल्लह शाह बुखारी रह. मुफक्किरे अहरार चौधरी अफजल हक रह. और कई अहरारी दोस्तों ने इस तहरीक को शुरु किया, मिर्जा कादियानी के खिलाफ मिर्जा महमूद की तरफ से अंग्रेजी हिमायत या फितना–ए–कादियानी साजिश को जब एक बार फिर अमली जामा पहनाने की कोशिश की गई तो अहरार सिर पर कफन बाधकर मैदाने अमल में कूद पड़े, उस दौर में इन हजरात की सरपरस्ती खातिमुल मुहद्दसीन हजरत मौलाना सय्यद अनवर शाह कश्मीरी रह. मुस्लिम सियासी लीडरान के रहनुमा और हजरत मौलाना शाह अब्दुल कादिर रायेपुरी रह. और कई बुजर्गों ने दीन ने फरमाई मुजाहिदीने अहरार ने कादियानियों की ओर से कश्मीर को कादियानियत के रंग में रंगने की साजिश को नाकाम करने के लिए मुनज्जम जद्दो जहद का आगाज किया, तकरीबन सारे अहरार रहनुमा और हजारों अहरारी वर्करों ने तहरीके कश्मीर को कामयाब बनाने के लिए कुर्बानियां देते हुए दीवाना वार अंग्रेजी जुल्म का सामना किया, और जेलें भर दी। अहरार की यह कोशिश कामयाब रही और कादियानियत को शिकस्त का सामना करना पड़ा, कादियानियत को अंग्रेज हकूमत की हिमायत हासिल होने के बावजूद बेखौफ अहरारीयों ने कुछ ही सालों में एशीया में कादियानियत के चेहरे से नकाब उलट दिया, कादियानी खलीफा की ओर से आऐ दिन मुसलमानों को बरगलाने और मफादाते इस्लामियां को नुक्सान पहुंचाने के साथ–2 कादियानी के मुसलमानों पर जुल्म और तशद्दुद के केस्स कों खत्म करने के लिए आखिर रईस–उल–अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान लुधियानवी रह. और उनकी जमात अहरार ने फैसला कर लिया, 21 अक्टूबर सन् 1934 ई. का दिन वह तारीख साज है जब अहरार ने कादियानियत का खतमा करने के लिए खास कादियान में जाकर खत्मे नबुव्वत का ढंका बजा दिया।

अहरार पर अंग्रेज हकूमत की पाबंदीयों के बावजूद कादियान में "अहरार कान्फ्रेंस" का आयोजन किया गया, और कादियानी जुल्म व सितम की वह जंजीर तोड़ दी गई। जिस में अंग्रेज की मदद से कादियानियों ने मजलूम मुसलमानों को जकड़ रखा था। कई इतिहासकारों ने मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद की ओर से झूठे नबी मिर्जा गुलाम कादियानी के फितने और ताजे खत्मे नबुव्वत की हिफाजत के लिए अहरार की सेवाओं को काबिले तहसीन बताते हुए इस बात का खुलासा किया है कि अगर अहरार की खिदमात में सिर्फ तहरीके तहफ्फुज खत्मे नबुव्वत को ही जिक्र किया जाए तब भी यह एक ऐसी खिदमत है जिस को अंजाम देने के बाद अहरार को किसी और शह की जरुरत नहीं। तमाम अहरारी लीडरान ने ताजे खत्मे नबुव्वत की सुरक्षा के लिए कई–2 साल कैद की जिंदगी गुजारी, तहरीके खत्मे नबुव्वत में अहरार के वर्करों ने अपने रहनुमाओं के कंधे से कंधा मिला कर कादियानियत का मुकाबला किया, एक दो नहीं सैंकड़ों अहरारी वर्कर इस मिशन में जुल्म बरदाश्त करते हुए शहीद हो गए, अहरार की तहरीके तहफ्फुज खत्मे नबुव्वत पंजाब से निकल कर उ.प्र., बिहार, बंगाल,कश्मीर, आंध्रा प्रदेश व देश के कोने–2 तक फैल गई। और कादियानियत का शीश महल चकना चूर हो गया। अहरार की तहरीके खत्मे नबुव्वत को ऐशिया में तमाम मसलकों के उलमा हजरात की ताईद हासिल रही, बुजर्गाने अहरार ने कादियानी फितने को खत्म करने के लिए एक ऐसी तहरीक शुरु की जो हर एक मंजिल पर अपनी जीत का झण्डा लहराते हुए आजादी–ए–हिंद से पहले भी जारी रही और अब भी जारी है। और इस मिशन के पूरा होने तक जारी रहेगा। (इन्शाअल्लाह तआला)

डर के सोते ही नहीं रात को मिर्जा मुर्तद
आंख लगती है तो अहसर नजर आते हैं

●●●

काफिला–ए–खत्मे नबुव्वत (स.)

1947 ई. में देश आजाद हो गया लेकिन बदकिस्मती से तहफ्फुज खत्मे नबुव्वत के शेरों का गढ़ पंजाब बंटवारे का शिकार हो गया, पंजाब का बंटवारा कादियानियों के लिए खुशी की बात थी। क्योंकि कादियानियों को देश के उस हिस्से में बच गऐ मुसलमानों का इमान खराब करने के लिए मैदान खाली नजर आने लगा, लेकिन शायद मिर्जा के चेले यह भूल गये कि अल्लाह तआला ने अपने प्यारे नबी (स.) के ताजे खत्मे नबुव्वत की हिफाजत के लिए दुनिया के हर हिस्से में आशिकाने रसूल (स.) को तैनात कर रखा है। कादियानी अपने झूठे मजहब को लेकर अभी निकले ही थे कि उन को.....।

मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद के वारिस तहरीके तहफ्फुज खत्मे नबुव्वत के जानिसारों का एक काफिला नजर आया जो अपनी बदहाली के बावजूद अपने मौजूदा अमीर (अमीरे अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान सानी लुधियानवी) की रहनुमाई में परचमे खत्मे नबुव्वत लिए दिखाई दिया, इस छोटे से बदहाल काफिले को देखकर कादियानी जमात की खुशी का ठिकाना न रहा कि अब वह वक्त आ गया है कि ताजे खत्मे नबुव्वत पर डाके के साथ–2 इन अहरारीयों से पिछली सारी शिकस्तों का बदला भी ले लिया जाऐ जो बुजर्गाने अहरार ने अंग्रेजी दौर में कादियानियत के माथे पर लिख दी थी। इधर यह काफिला ताजे खत्मे नबुव्वत की हिफाजत के जज्बे में पागल मुनकरीने खत्मे नबुव्वत की ताक में बेताब नजर आ रहा था कि दौलत और सरकारी मदद के नशे में चूर झूठे नबी मिर्जा गुलाम कादियानी के चेलों ने मुहाफिजाने खत्मे नबुव्वत को कमजोर समझकते हुए हमलावर होने की कोशिश की ही थी कि आशिकाने रसूल (अहरार) कम तादाद कम वसाईल होने के बावजूद अपने खुदा पर यकीन रखते हुए मैदाने अमल में कूद पड़े, चंद लम्हों में कादियानियत को अपनी हार साफ नजर आने लगी, और जगह–2 से कादियानी भागने लगे काफिला खत्मे नबुव्वत एक अजीम काफिला बन गया जिसके सामने जहां जो मुनकरीने खत्मे नबुव्वत नजर आया उसे हार का सामना करना पड़ा, 1998 ई में एक बार फिर इस काफिले के सालार ने अपने बुजर्गों की सुन्नत को जिंदा करने के लिए झूठे नबुव्वत के चेलों और देश की आजादी के गद्दारों के चेहरे से सरेआम नकाब उलटने का इरादा कर लिया, तो रिजाकाराने अहरार ने भी अपने बुजर्ग रिजाकाराने अहरार की याद को ताजा कर दिया, गली मुहल्लों गांवों देहातों में खत्मे नबुव्वत जिंदाबाद की सदाऐं बुलंद होने लगी, कादियानियत के चुगल में फंस चुके लोग आजाद होने लगे, उधर कादियानियत पर बोखलाहट तारी होने लगी, और उन्होंने भी अपने झूठे नबी की फरेबी चालों को काम लाना शुरु कर दिया, लेकिन फिर भी आशिकाने रसूल के उस तूफान को रोकने में कामयाब नही हो पाये, अहरार इस्लाम हिंद एक बार फिर देश के ज्यादा हिस्सों में कादियानियत के लिए शीशा पिलाई हुई दीवार बन गऐ, इस दौरान कादियानियों ने घिनौनी चालें चलते हुए काफिला–ए–सालार (अमीरे अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान सानी लुधियानवी) पर जानलेवा हमला भी किया जो नाकाम हो गया, उधर देहातों में बसे मुसलमानों ने अहरार की कोशिशों से कादियानियों को निकालना शुरु किया, तो कादियानियत को अपना ही वजूद खतरे में नजर आने लगा आखिर पुलिस से मिल कर अमीरे अहरार के दोस्तों व कुछ मुस्लिम नौजवानों पर कत्ल का झूठा मुकद्दमा सन् 2000 ई. में इस लिए दर्ज करवाया गया कि शायद यह लोग जेल में जाकर डर जाऐं और इस तहरीक को छोड़ दें, लेकिन कादियानियों से यहां एक बहुत बड़ी भूल हो गई वह यह भूल गऐ कि.....

इस्लाम की फितरत में कुदरत ने लचक दी है।

यह उतना ही उभरेगा जितना के दबाओगे

काफिला–ए–खत्मे नबुव्वत के दोस्तों ने खुशी–2 जाकर खुद ही जेल की सलाखों को चूम लिया क्योंकि वह तो इस काफिले में शामिल होने के दिन से या उस घड़ी का बेसबरी से इंतजार कर रहे थे। कि कब तहफ्फुज खत्मे नबुव्वत के जुर्म में उन्हें खिदमते रसूल (स.) का मौका मिले इधर वह लोग जेल गए उधर पूरी कौम में जज्बा–ए–खत्मे नबुव्वत चार गुणा ज्यादा हो गया, बच्चा–2 घर से निकल आया और फिर 4 नवम्बर 2000 का वह दिन इस बात का गवाह बना कि लाखों मुसलमानों ने कादियानियत के धोखे से हर आदमी को महफूज करने और ताजे खत्मे नबुव्वत की आखरी दम तक हिफाजत करने का लुधियाना के एक बड़े मैदान में एक होकर अहद कर लिया, काफिले की राहें पहले से ज्यादा आसान हो गई खत्मे नबुव्वत जिंदाबाद की सदाऐं जो काफिला ए सालार ने अपने कुछ साथियों के साथ लुधियाना से बुलंद करनी शुरु की थी आज उन गूंज हिमाचल की पहाड़ियों से लेकर हरियाणा, उ.प्र., महाराष्ट्र, मध्य प्रदेश, बंगाल, कर्नाटक, झारखण्ड, उड़ीसा, कश्मीर, राजस्थान के मैदानों से सुनाई देने लगी है। लाखों फरजंदाने इस्लाम और मदारिसे इस्लामिया के बच्चे इस काफिले में शरीक हो गए, ना जाने कितने ऐसे हैं जो कादियानियत पर लानत भेजते हुए खत्मे नबुव्वत का झण्डा लिए इस लश्कर में शामिल हैं। इन सबका मसलक जुदा है इन में से अक्सर की जुबानें अलग–2 हैं उनकी भाषा एक जैसी नहीं है। लेकिन....यह सब आपस में भाई–2 हैं। क्यों...क्योंकि यह सब मुसलमान हैं.....इन सबका मकसद एक है कि....ताजे खत्मे नबुव्वत के दुश्मन कादियानियों को भगाना है...क्योंकि.....इन सबको अपने प्यारे नबी (स.) से बहुत ज्यादा मुहब्बत है। और यहीं तो वजह है कि इस काफिले में धन दौलत के अंबार न होने के बावजूद और सरकारी मदद के बगैर भी यह काफिला बेखौफ बेधड़क अपनी मंजिल की ओर रवा दवा है। हर जगह खत्मे नबुव्वत का झण्डा लहरा के आगे बढ़ रहा है। यकीनन आप भी इस काफिले में शामिल होने के लिए बेताब होंगे और क्यों न हों जबकि आपको भी अपने प्यारे नबी से बहुत ज्यादा प्यार है। तो फिर आईये इस काफिले खत्मे नबुव्वत (मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद) में शामिल हो जाऐं इस काफिले में शामिल होने के लिए किसी चीज की जरुरत नहीं बल्कि जज्बा ए अहरार की जरुरत है, अहरार..... यानी हुर....हुर यानी आजाद..... यानी आजाद इंसान का आजाद काफिला जो अपने प्यारे नबी के ताजे खत्मे नबुव्वत की आजादी पर कब्जा करने वालों के खिलाफ त्यार रहें, तो फिर आईये खत्मे नबुव्वत जिंदाबाद की आवाज बुलंद करते हुए आप भी इलाके से कादियानियत को खत्म करने की कोशिश की शुरुआत कीजिये और अपने आपको इस काफिले–ए–खत्मे नबुव्वत में शामिल समझें।

(उस्मान रहमानी)
चीफ एडीटर अल–अहरार

□□□

عالم اسلام کامتفقہ فیصلہ

قادیانی جو خود کو احمدی کہتے ہیں مسلمان نہیں

کیونکہ قادیانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتے اور جو شخص آپ کو آخری نبی نہیں مانتا وہ ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا۔

आलमे इस्लाम का एक जुट फैसला

कादियानी जो खुद को अहमदी कहते हैं मुसलमान नहीं

क्योंकि कादियानी हुजूर अकरम (स.) को आखिरी नबी तसलीम नहीं करते, और जो व्यक्ति आप (स.) को आखिरी नबी नहीं मानता वह हरगिज़ मुसलमान नहीं हो सकता।

تحفظ ختم نبوتؐ کے موضوع پر شائع ہونے والا ملک کا واحد پندرہ روزہ اُردو ہندی اخبار "الاحرار" لدھیانہ (پنجاب)

AL-AHRAR CALENDER

الاحرار کلینڈر

۱۴۲۵ھ تا ۱۴۲۶ھ

Fortnightly (Urdu, Hindi Newspaper)
Office :- 140, Field Ganj Chowk Ludhiana (Pb.) INDIA
Tel. # 0161-2722282, Fax 0161-2761615

January — ذوالقعدۃ ذوالحجۃ

اتوار Sun	سوموار Mon	منگل Tue	بدھ Wed	جمعرات Thu	جمعہ Fri	سنیچر Sat
30 ۱۹	31 ۲۰					1 ۲۱
2 ۲۰	3 ۲۱	4 ۲۲	5 ۲۳	6 ۲۴	7 ۲۵	8 ۲۶
9 ۲۷	10 ۲۸	11 ۲۹	12 ۱	13 ۲	14 ۳	15 ۴
16 ۵	17 ۶	18 ۷	19 ۸	20 ۹	21 ۱۰	22 ۱۱
23 ۱۲	24 ۱۳	25 ۱۴	26 ۱۵	27 ۱۶	28 ۱۷	29 ۱۸

February — محرم

اتوار Sun	سوموار Mon	منگل Tue	بدھ Wed	جمعرات Thu	جمعہ Fri	سنیچر Sat
		1 ۱۹	2 ۲۰	3 ۲۱	4 ۲۲	5 ۲۳
6 ۲۴	7 ۲۵	8 ۲۶	9 ۲۷	10 ۲۸	11 ۲۹	12 ۱
13 ۲	14 ۳	15 ۴	16 ۵	17 ۶	18 ۷	19 ۸
20 ۹	21 ۱۰	22 ۱۱	23 ۱۲	24 ۱۳	25 ۱۴	26 ۱۵
27 ۱۶	28 ۱۷					

March — محرم صفر

اتوار Sun	سوموار Mon	منگل Tue	بدھ Wed	جمعرات Thu	جمعہ Fri	سنیچر Sat
		1 ۱۶	2 ۱۷	3 ۱۸	4 ۱۹	5 ۲۰
6 ۲۱	7 ۲۲	8 ۲۳	9 ۲۴	10 ۲۵	11 ۲۶	12 ۲۷
13 ۲۸	14 ۲۹	15 ۱	16 ۲	17 ۳	18 ۴	19 ۵
20 ۶	21 ۷	22 ۸	23 ۹	24 ۱۰	25 ۱۱	26 ۱۲
27 ۱۳	28 ۱۴	29 ۱۵	30 ۱۶	31 ۱۷		

April — صفر ربیع اوّل

اتوار Sun	سوموار Mon	منگل Tue	بدھ Wed	جمعرات Thu	جمعہ Fri	سنیچر Sat
					1 ۱۸	2 ۱۹
3 ۲۰	4 ۲۱	5 ۲۲	6 ۲۳	7 ۲۴	8 ۲۵	9 ۲۶
10 ۲۷	11 ۲۸	12 ۲۹	13 ۱	14 ۲	15 ۳	16 ۴
17 ۵	18 ۶	19 ۷	20 ۸	21 ۹	22 ۱۰	23 ۱۱
24 ۱۲	25 ۱۳	26 ۱۴	27 ۱۵	28 ۱۶	29 ۱۷	30 ۱۸

May — ربیع اوّل ربیع ثان

اتوار Sun	سوموار Mon	منگل Tue	بدھ Wed	جمعرات Thu	جمعہ Fri	سنیچر Sat
1 ۱۹	2 ۲۰	3 ۲۱	4 ۲۲	5 ۲۳	6 ۲۴	7 ۲۵
8 ۲۶	9 ۲۷	10 ۲۸	11 ۲۹	12 ۱	13 ۲	14 ۳
15 ۴	16 ۵	17 ۶	18 ۷	19 ۸	20 ۹	21 ۱۰
22 ۱۱	23 ۱۲	24 ۱۳	25 ۱۴	26 ۱۵	27 ۱۶	28 ۱۷
29 ۱۸	30 ۱۹	31 ۲۰				

June — ربیع ثان جمادی اوّل

اتوار Sun	سوموار Mon	منگل Tue	بدھ Wed	جمعرات Thu	جمعہ Fri	سنیچر Sat
			1 ۲۱	2 ۲۲	3 ۲۳	4 ۲۴
5 ۲۵	6 ۲۶	7 ۲۷	8 ۲۸	9 ۲۹	10 ۱	11 ۲
12 ۳	13 ۴	14 ۵	15 ۶	16 ۷	17 ۸	18 ۹
19 ۱۰	20 ۱۱	21 ۱۲	22 ۱۳	23 ۱۴	24 ۱۵	25 ۱۶
26 ۱۷	27 ۱۸	28 ۱۹	29 ۲۰	30 ۲۱		

July — جمادی اوّل جمادی ثان

اتوار Sun	سوموار Mon	منگل Tue	بدھ Wed	جمعرات Thu	جمعہ Fri	سنیچر Sat
31 ۲۲					1 ۲۳	2 ۲۴
3 ۲۵	4 ۲۶	5 ۲۷	6 ۲۸	7 ۲۹	8 ۱	9 ۲
10 ۳	11 ۴	12 ۵	13 ۶	14 ۷	15 ۸	16 ۹
17 ۱۰	18 ۱۱	19 ۱۲	20 ۱۳	21 ۱۴	22 ۱۵	23 ۱۶
24 ۱۷	25 ۱۸	26 ۱۹	27 ۲۰	28 ۲۱	29 ۲۲	30 ۲۳

August — جمادی ثان رجب

اتوار Sun	سوموار Mon	منگل Tue	بدھ Wed	جمعرات Thu	جمعہ Fri	سنیچر Sat
	1 ۲۵	2 ۲۶	3 ۲۷	4 ۲۸	5 ۲۹	6 ۳۰
7 ۱	8 ۲	9 ۳	10 ۴	11 ۵	12 ۶	13 ۷
14 ۸	15 ۹	16 ۱۰	17 ۱۱	18 ۱۲	19 ۱۳	20 ۱۴
21 ۱۵	22 ۱۶	23 ۱۷	24 ۱۸	25 ۱۹	26 ۲۰	27 ۲۱
28 ۲۲	29 ۲۳	30 ۲۴	31 ۲۵			

September — رجب شعبان

اتوار Sun	سوموار Mon	منگل Tue	بدھ Wed	جمعرات Thu	جمعہ Fri	سنیچر Sat
				1 ۲۶	2 ۲۷	3 ۲۸
4 ۲۹	5 ۳۰	6 ۱	7 ۲	8 ۳	9 ۴	10 ۵
11 ۶	12 ۷	13 ۸	14 ۹	15 ۱۰	16 ۱۱	17 ۱۲
18 ۱۳	19 ۱۴	20 ۱۵	21 ۱۶	22 ۱۷	23 ۱۸	24 ۱۹
25 ۲۰	26 ۲۱	27 ۲۲	28 ۲۳	29 ۲۴	30 ۲۵	

October — شعبان رمضان

اتوار Sun	سوموار Mon	منگل Tue	بدھ Wed	جمعرات Thu	جمعہ Fri	سنیچر Sat
30 ۲۵	31 ۲۶					1 ۲۷
2 ۲۸	3 ۲۹	4 ۱	5 ۲	6 ۳	7 ۴	8 ۵
9 ۶	10 ۷	11 ۸	12 ۹	13 ۱۰	14 ۱۱	15 ۱۲
16 ۱۳	17 ۱۴	18 ۱۵	19 ۱۶	20 ۱۷	21 ۱۸	22 ۱۹
23 ۲۰	24 ۲۱	25 ۲۲	26 ۲۳	27 ۲۴	28 ۲۵	29 ۲۶

November — رمضان شوّال

اتوار Sun	سوموار Mon	منگل Tue	بدھ Wed	جمعرات Thu	جمعہ Fri	سنیچر Sat
		1 ۲۷	2 ۲۸	3 ۲۹	4 ۱	5 ۲
6 ۳	7 ۴	8 ۵	9 ۶	10 ۷	11 ۸	12 ۹
13 ۱۰	14 ۱۱	15 ۱۲	16 ۱۳	17 ۱۴	18 ۱۵	19 ۱۶
20 ۱۷	21 ۱۸	22 ۱۹	23 ۲۰	24 ۲۱	25 ۲۲	26 ۲۳
27 ۲۴	28 ۲۵	29 ۲۶	30 ۲۷			

شوّال ذوالقعدۃ

اتوار Sun	سوموار Mon	منگل Tue	بدھ Wed	جمعرات Thu	جمعہ Fri	سنیچر Sat
				1 ۲۸	2 ۲۹	3 ۳۰
4 ۱	5 ۲	6 ۳	7 ۴	8 ۵	9 ۶	10 ۷
11 ۸	12 ۹	13 ۱۰	14 ۱۱	15 ۱۲	16 ۱۳	17 ۱۴
18 ۱۵	19 ۱۶	20 ۱۷	21 ۱۸	22 ۱۹	23 ۲۰	24 ۲۱
25 ۲۲	26 ۲۳	27 ۲۴	28 ۲۵	29 ۲۶	30 ۲۷	31 ۲۸

Unanimous decision of Islamic World Community

Qadiyani who call them selves Ahmedi are not Muslim Because Qadiyani who do not accept prophet Muhammad (s) as the last prophet and the person who does not accept prophet Muhammad (S) as the last prophet can not at all be a Muslim.

आलमे इस्लाम का एक जुट फैसला

कादियानी जो खुद को अहमदी कहते हैं मुसलमान नहीं

क्योंकि कादियानी हुजूर अकरम (स.) को आखिरी नबी तसलीम नहीं करते, और जो व्यक्ति आप (स.) को आखिरी नबी नहीं मानता वह हरगिज़ मुसलमान नहीं हो सकता।

عالم اسلام کامتفقہ فیصلہ

قادیانی جو خود کو احمدی کہتے ہیں مسلمان نہیں

کیونکہ قادیانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتے اور جو شخص آپ کو آخری نبی نہیں مانتا وہ ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا۔

Designed By :- A.I.Noori # 9815704393

اللہ اکبر

खादिमाने अहमदे मुख्तार मिट सकते नहीं। गाज़ियाने मजलिसे अहरार मिट सकते नहीं

اللہ اکبر

हाजा मिन फजली रब्बी। यह मेरे रब का फजल है।

मजलिसे अहरार इस्लाम हिन्द

दिसंबर 1929 से दिसंबर 2004 तक

अज्म, हिम्मत, जुर्रत व इस्तकामत के 75 साल

तहरीके आजादी हिन्द में कुर्बानियां, अंग्रेज और गद्दारानि वतन के खिलाफ इक्दाम

झूठी नबुव्वत को पाश-2 करने वाले जांबाज़ वतने अजीज की तरक्की में दोश ब दोश मेमार

मजलिसे अहरार की तहरीकें

अहरार की तहरीके जिन में हजारहा रिजाकार गिरफ्तार हुए और यह तहरीकें कामयाब हुई

- तहरीके आजादी हिन्द 1929 से 1947 तक अहरार ने मुसलसल जारी रखी।
- तहरीके तहफ्फुज नामूसे रिसालत लाहौर 1930
- गुस्ताखे रसूल (स.) के खिलाफ पुर जोर तहरीक।
- तहरीक कश्मीर, कश्मीरी अवाम के जाईज हुकूक के लिए 1931 से 1932
- तहरीक खत्मे नबुव्वत झूठे नबी मिर्जा कादियानी की जमाअत के खिलाफ 1935
- तहरीक खिदमते खल्क कोईटा में जल्जला जदगान की इमदाद के लिए 1935
- तहरीके आजादी फल्सतीन, तकसीम फल्सतीन के खिलाफ मुल्क गीर इहतजाज 1936
- तहरीक मद्दे सहाबा (रज़ि) लखनऊ उप्र गुस्ताखाने सहाबा के खिलाफ 1937
- तहरीक खिदमते खल्क, इमदाद सितम जदगान फसादात बिहार 1942
- तहरीक इमदाद, बंगाल में कहत से मुतासिर अफराद की इमदाद 1942
- तहरीक इशाअते इस्लाम, तकसीम हिन्द के बाद पंजाब में दूबारा इस्लाम की इशाअत 1950 से 1956
- तहरीक मसाजिद, तकसीम हिन्द के बाद पंजाब में गैर आबाद मसाजिद आबाद करवाई गई 1951 से 1970
- तहरीक खत्मे नबुव्वत, तकसीम हिन्द के बाद रह गये देहात में मुसलमानों के दरमियान और फतवा तकफीर की इशाअते सानिया 1960 से 1963
- तहरीक तहफ्फुज औकाफ, अहरार रहनुमाओं का मुतालबा पंजाब वक्फ बोर्ड का कयाम 1964
- तहरीक खत्मे नबुव्वत, कादियानियों के बढ़ रहे अजाईम को नाकाम करने के लिए 1987
- तहरीक तहफ्फुज खत्मे नबुव्वत, कादियानियत के खिलाफ पुर जोर तहरीक आल इन्डिया खत्मे नबुव्वत कान्फ्रेंस का इंअकाद 4 लाख अफराद की शिरकत 2000
- तहरीक मुजम्मत कुरान सोजी, कुरान सोजी के खिलाफ 23 मार्च से 1 अप्रैल 2001 तक पुर जोर तहरीक मुजरिमों को गिरफ्तार करवाया।

"हुक्मरानी सिर्फ अल्लाह की है"

मकासिदः- तहफ्फुज खत्मे नबुव्वत, जज्बा-ए-हुर्रियत, इत्तफाक व इत्तहाद, मजलूम की इमदाद अमन व इसतेहकाम और देश की खुशहाली

अहरार के मौजूदा मरकज़ी रहनुमा

अमीरे अहरार

मौलाना हबीब-उर-रहमान सानी लुधियानवी

श्री मुहम्मद बाकिर हुसैन शाज़ उपाध्यक्ष अहरार हैदराबाद दकिन,श्री मौलाना बिलाल कासमी मुंबई जनरल सैक्ट्री, श्री अतीक-उर- रहमान लुधियानवी राष्ट्रीय प्रवक्ता, श्री मौलाना सलीम साहिब हिमाचल प्रदेश, मौलाना नूर मुहम्मद चंदेनी हरियाणा, सय्यद शहाब अखतर झारखन्ड, कारी नसीम मंगलोरी उत्तरांचल प्रदेश, सूफी रियाज़ अली शाह कादरी हैदराबाद, मुहम्मद अमीन अहरार इलाहाबाद उ.प्र., मुहम्मद अतहर लुधियानवी सम देहलवी दिल्ली, हाफिज़ बिलाल ताहिर मालेरकोटला पंजाब, मुहम्मद उस्मान रहमानी लुधियानवी संपादक अल-अहरार लुधियाना, मुहम्मद इब्राहीम अहमद गढ़ पंजाब, मिर्जा बाबू

मजलिस अहरार इस्लाम का हाई कमान

1929 से 1956 तक अहरार के रहनुमा जिन्होंने दस-2 साल का अरसा अंग्रेजी जेलों में गुजारा

रईस-उल-अहरार हजरत मौलाना हबीब-उर-रहमान रह, सय्यद अताउल्लाह शाह बुखारी रह, मौ.बशीर अहमद पिसरवी रह, सूफी इनायतुल्लाह पिसरवी रह, मुफक्किरे अहरार चौधरी अफजल हक होशियारपुरी रह, मौ. सय्यद मुहम्मद गज़नवी रह, मौ. मजहर अली पंजाब, मौ. जफर अली खान पंजाब रह, मौ. मुहम्मद ऐजाज एजाजी बिहार रह, शैख हस्सामुद्दीन दिल्ली, चौ. अब्दुल अजीज कपूरथला, कारी अब्दुर्रहमान नकोदरी, चौ. अब्दुर्रहमान एमएलसी, डा. अब्दुल कवी लुकमान, मौ. अहमद अली शाह मुफस्सिर कुरान, मुफ्ती महमूद अहमद सरहदी, मौ. मुहम्मद साहिब डेरा इस्माईल खान, मौ. अब्दुर्रहीम प्यूपल्ज़ पिशावर, मौ. मुहम्मद इस्माईल साहिब अमीरे जमाअत अहले हदीस, मौ. सय्यद अब्दुल गफ्फार गजनवी, ख्वाजा अहमद दीन सयालकोटी, हकीम अब्दुल गनी रावलपिन्डी, हकीम अब्दुस्सलाम हजारवी, हकीम नूरुद्दीन लाईलपुरी, मियां कमरुद्दीन लाहौर, मौ. मुहम्मद सिद्दीक कराची, मौ. गुलशेर पंजाब, मौ. ताज महमूद, मौ. कासिम शाहजहापुरी, मौ. अहसन उस्मानी उ.प्र., आगा शोरिश काश्मीरी, मौ. सिराजुद्दीन दिल्ली, साहिबजादा सय्यद सुलेमान पंजाब, सय्यद अली रिजवी बिहार, चौ. मुहम्मद शफी सालारे आजम अहरार, मौ. खलीलुर्रहमान लुधियानवी, हाफिज अली बहादुर खान, काजी अहसान अहमद शुजाबादी, सूफी शेर मुहम्मद लुधियानवी, मुहम्मद हसन चुगताई बहावलपुर, मौ. अब्दुल वासे लुधियानवी, अल्लामा मुहम्मद अरशद बहावलपुरी, अल्लामा तालूत मुल्तानी, हकीम आफताब अमरोहवी, मौ. मुहम्मद अली

आइऐ जज्बा-ए-अहरार से सरशार होकर लाखों गय्यूर फरजंदाने इस्लाम की जमाअत मजलिस अहरार इस्लाम में शामिल हो जायें।

जारी कर्ताः- शुबा-ए-नशर व इशाअत मजलिस अहरार इस्लाम हिन्द

मुख्य दफ्तरः 140 फील्ड गंज चौक जामा मस्जिद लुधियाना पंजाब (भारत) फोन 2722282, फैक्स 2761615

मकसूद को मंजिल मिली है न मिलेगी। सीनों में अगर जज्बा-ए-अहरार नहीं है। अहरार अज्म व जुरअत के 75 साल

मजालिमे जालिम की हिमायत न करो। अहरार कभी किसी रियायत न करेंगे। अहरार अज्म व जुरअत के 75 साल

करो न फिक्र जरुरत पड़ी तो हम देंगे। लहू का तेल चिरागों में डालने के लिए। (जज्बा-ए-अहरार इस्लाम)

Printed By : Ahrar Computer & Printer # 9815700695, 9872143618

भारत का स्वतंत्रता संग्राम और अहरार पार्टी

1857 ई. की जंगे आजादी की नाकामी के बाद अंग्रेज हकूमत ने बड़ी तेजी के साथ आजादी के लावे को ठण्डा कर दिया लेकिन शमा–ए–आजादी के शोले बुझने की बजाऐ राख के नीचे सुलगते रहे, और आखिर कार उन शोलों ने दबी हुई आग को फिर से भड़का दिया, देश भर में अलग–2 पार्टीयों और कई शख्सीयतों ने गुलामी की जजीर तोड़ने का इरादा करते हुए मैदान में कदम रखा। जंगे आजादी के परवानों की ऐसी ही एक पार्टी का नाम है "आल इन्डिया मजलिसे अहरार इस्लाम" मजलिसे अहरार की स्थापना 29 दिसम्बर 1929 ई. में प्रसिद्व स्वतंत्रता सैनानी रईस–उल–अहरार हजरत मौलाना हबीब–उर–रहमान लुधियानवी रह. और उनके दोस्त सय्यद अताउल्लाह शाह बुखारी, मौलाना दाऊद गजनवी, मौलाना जफर अली खान, चौधरी अफजल हक, शैख हस्सामुद्दीन जैसे स्वतंत्रता सैनानियों ने लाहौर में किया, मजलिसे अहरार इस्लाम ने भारत की जंगे आजादी में बेशुमार कुर्बानियां दी हैं। जिन के जिक्र के बगैर भारत की जंगे आजादी का इतिहास पूरा नहीं हो सकता, प्रसिद्व इतिहासकार और आर.एस.एस. के लीडर वीर सावरकर ने अपनी किताब (स्वतंत्रता संग्राम 1857) में अहरार के लीडर मौलाना हबीब–उर–रहमान लुधियानवी के प्रदादा मौलाना शाह अब्दुल कादिर लुधियानवी का जिक्र किया है। अहरार की कुर्बानियो का जिक्र किया है। डाक्टर तारा चंद ने अपनी किताब (हिस्टरी फरीडम मूमेन्ट इन इन्डिया) पेज नंबर 282 पर अहरार पार्टी का जिक्र करते हुए लिखा है कि मजलिसे अहरार के लीडर खास कर रईस–उल–अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान लुधियानवी रह. ने अंग्रेज हकूमत के खिलाफ खुलेआम संघर्ष किया। सबसे पहले बिना किसी शर्त पर देश को आजाद करवाने की मांग रखी। वर्णनयोग है कि मजलिसे अहरार इस्लाम भारत की जंगे आजादी में मुसलमानों की पार्टी के नाम से जानी जाती है। लेकिन अहरार के लीडरों ने देश की आजादी की लड़ाई में सभी धार्मिक व सियासी लीडरों के साथ मिल कर काम किया, यही वजह थी जब भी गांधी जी औ पंडित जवाहर लाल नेहरु व सरदार पटेल के सामने अहरार का जिक्र होता तो यह लीडर अहरार को सैकूलर मुसलमानों की पार्टी बताते, और अहरार पार्टी के लीडरो से बहुत ही मुहब्बत से पेश आते। अहरार पार्टी के संस्थापक प्रसिद्व स्वतंत्रता सैनानी रईस–उल–अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान लुधियानवी का रिश्ता मशहूर स्वतंत्रता सैनानी परिवार उलमा–ए–लुधियाना से था। आप को देशप्रेम अंग्रेज से नफरत और आजादी का जज्बा अपने बुजर्गो से मिला था। आप के प्रदादा मौलाना शाह अब्दुल कादिर लुधियानवी रह. ने 1857 ई. के जंगे आजादी में ना सिर्फ अंग्रेज के खिलाफ फतवा दिया बल्कि पंजाब की इनकलाबी फौजों की कमान्ड भी संभाली थी। और लुधियाना को सबसे पहले अंग्रेज से खाली करवा कर अपनी फौज लेकर पटियाला के रास्ते बहादुर शाह जफर की मदद के लिए दिल्ली गऐ जहां लडाई में हिस्सा लिया। 1885 में जब कान्ग्रेस की स्थापना हुई तो सर सैयद अहमद ने अंग्रेजों के कहने पर यह प्रचार शुरु कर दिया कि कान्ग्रेस पार्टी मुस्लिम विरोधी है। मौलाना अब्दुल कादिर लुधियानवी के बेटे मौलाना अब्दुल अजीज ने लुधियाना से सर सैयद अहमद के खिलाफ फतवा दिया, और मुसलमानों से अपील की कि देश की जंगे आजादी के लिए मुसलमान कान्ग्रेस का साथ दें। इस फतवे पर पूरे हिन्दुस्तान के 237 आलिमों ने हस्ताक्षर किये है जिस की वजह से अंग्रेज की यह भी चाल नाकाम हो गई।

मजलिसे अहरार ने अपने स्थपना के दो साल के पश्चात ही अंग्रेज से अपना वजूद मनवा लिया, क्योंकि अहरार सिर्फ नाम के अहरार ही नहीं बल्कि असल जिंदगी में भी अहरार साबित हुए थे। अहरार का अर्थ है हुर यानी आजादी यानी आजाद लोगों की आजाद पार्टी जिसे सिवाये आजादी के कोई और शर्त मंजूर ना थी। 1929 ई. का दौर था जब आजादी की लडाई में हर बड़ा और छोटा शामिल होने लगा था। ऐसे समय में अहरार पार्टी ने संरेआम अंग्रेज का विरोध करना शुरु कर दिया। अहरार के संस्थापक मौलाना हबीब–उर–रहमान लुधियानवी रह. को अंग्रेज ने गिरफ्तार कर लिया और जब आपको फरस्ट श्रेणी मजिस्ट्रड की अदालत में पेश किया तो मौलना लुधियानवी ने अपनी बहादुरी का सबूत देते हुए कहा कि अंग्रेज हकूमत जालिम है और अगर जालिम के खिलाफ लडना जुर्म है तो मैं अपना जुर्म कबूल करता हूं। दृरता निश्चयता और सत्य के साथ अपनी बात को पेश करने पर देश की सभी राजनितिक पार्टीयों में एक आदर्श एवम उच्चय स्थान प्राप्त किया। प्रारम्भ से ही अहरार पार्टी का शक्ति केन्द्र अहरार के कार्यकर्ताओं को समझा जाता रहा है। स्वतंत्रता संग्राम के दौरान केवल सक्रिय अहरार पार्टी ही वह जमाअत थी जिसके पास संगठित लगभग डेढ़ लाख कार्यकर्ता हुआ करते थे। यह कार्यकर्ता बहुत बड़ी शक्ति थी जिनसे उस समय की अंग्रेजी हकूमत भयभीत रहने लगी, अहरार के उच्च श्रेणी के नेतागण अपने कार्यकर्ताओं को अपनी संतान से भी अधिक प्रेम करते थे। इतिहास के पन्नों पर अहरार के कार्यकर्ताओं के कारनामे "स्वर्ण अक्षरों" में अंकित है। अंग्रेजी सरकार के विरोध में 1929 ई. से लेकर 1947 ई. तक अहरार पार्टी ने जितने भी आंदोलन चलाए पार्टी कार्यकर्ताओं ने इन आंदोलन को अपनी जान की बाजी लगाते हुए कामयाब किया। स्वतंत्रता संग्राम के दौरान कई बार हजारों की गिनती में अहरार कार्यकर्ता गिरफ्तार हुए, जिन पर अंग्रेजी सरकार ने भयानक जुल्म किऐ और विभिन्न–2 मोर्चों पर यह कार्यकर्ता शहीद भी हुए, लेकिन कभी भी अहरारी कार्यकृता अपने उद्देश्य से पीछे नहीं हटे, 1929 ई. में सिविल नाफरमानी (Civil Disobidience Movement) की लडाई में अहरार पार्टी ने बढ़–चढ़ कर भाग लिया और पार्टी के लगभग 70 हजार कार्यकर्ताओं ने गिरफ्तारीयां दी, बड़े–2 अहरारी नेतागण नजरबंद कर दिए गऐ। 1931 ई. में जब कश्मीर के महाराजा ने यूनियन जैक (अंग्रेजी ध्वज) उतरवाया, तो फिर अंग्रेज सरकार ने एक साज़िश के अंतर्गत कश्मीरी जनता को गुमराह करने की कोशिश की तो अहरार पार्टी ने कश्मीर आंदोलन अपने हाथ में ले लिया, और पूरे देश से हजारों अहरारी कार्यकर्ता कश्मीर पहुंच गए, और जेलें भर दी गईं। अंत अंग्रेज सरकार को अहरार पार्टी की मांगें स्वीकार करनी पड़ी, इसी तरह जब 1939 ई. में द्वितीय विश्व युद्व प्रारम्भ हुआ और अंग्रेजी सरकार ने देश भर में फौजी भरती शुरु कर दी तो आल इन्डिया मजलिसे अहरार इस्लाम पार्टी ने न केवल अंग्रेजी फौज में भारतीयों की भर्ती के बायकाट का ऐलान किया बल्कि अंग्रेजी सरकार के विरोध में संघर्ष प्रारम्भ कर दिया, जिसके कारण अहरार पार्टी के बड़े–2 नेताओं को अंग्रेज सरकार ने गिरफ्तार कर लिया, लेकिन इसके बावजूद यह आंदोलन कमजोर ना हो सका, केवल पंजाब राज्य में तीन हजार अहरारी कार्यकर्ता, 45 नेतागण, सूबा सरहद में एक हजार अहरारी कार्यकर्ता और 10 नेतागण, उत्तर प्रदेश में 2 हजार अहरारी कार्यकर्ता, बंगाल राज्य में 5 हजार, मुंबई में 1 हजार, बिहार राज्य में दो हजार अहरारी कार्यकर्ता गिरफ्तार किए गऐ, इन अहरारी कार्यकर्ताओं को दो से पांच साल तक का लम्बा कारावास दिया गया। आल इन्डिया मजलिसे अहरार इस्लाम के सारे नेताओं व कार्यकर्ताओं का देश प्रेम अपने आप में एक मिसाल थी। सुर्ख रंग की वर्दीयां पहन कर नियमीत रुप से रेजाना प्रातःकाल अपने–2 मुख्यलयों के बाहर इकट्ठे होकर स्वतंत्रता की लड़ाई को तेज करना उनका उद्देश्य था अहरार पार्टी के कार्यकर्ताओं की इस केन्द्रीय शक्ति से अंग्रेज हमेशा भयभीत रहता था। तथा दूसरी ओर अहरारी नेता अपने कार्यकर्ताओं की शक्ति पर गर्व करते थे। अहरार पार्टी के संस्थापक रईस–उल–अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान लुधियानवी रह. को कई महत्वपूर्ण समाओं में अपने भाषण के दौरान यह कहते सुना गया कि "मेरे पास 50 हजार से अधिक बहादुर कार्यकर्ता है जो देश की किसी भी सियासी पार्टी से बड़ी शक्ति है" अंग्रेजी सरकार के मुताबिक अहरारी नेताओं ने विभिन्न–2 समय पर देश की आजादी के लिए लगभग 10–10 साल का लंबा समय जेलों में व्यतीत किया, अहरार के संस्थापक हजरत मौलाना हबीब–उर–रहमान लुधियानवी रह. करनी में अधिक विश्वास करते थे। तथा उनके यहां विचार विमर्श की महत्वा दूसरे श्रेणी की थी। जब भी कोई अहरार का कार्यकर्ता शहीद होता तो अहरारी यह समझते की देश की स्वतंत्रता का समय करीब आ गया है। क्योंकि शहीद का लहू कभी व्यर्थ नहीं जाया करता, अहरार पार्टी के नेतागण स्वतंत्रता संग्राम की लडाई में सब धर्मो के अनुयाईयों को साथ लेकर चल रहे थे। जब अंग्रेजों ने अपने षड्यंत्र दुवारा रेलवे स्टेशनों पर हिंदू पानी, मुसलमान पानी की आवाज लगवानी शुरु की तो अहरारी नेताओं ने अंग्रेज सरकार के इस नापाक षड्यंत्र को ठीक समय पर पहचान लिया, और इसको नाकाम करने के लिए समस्त भारतीयों को एक ही पानी पीने का अहवान किया। उसी समय लुधियाना के घास मंडी चौक पर एक बड़ी जनसभा को संबोधित करते हुए रईस–उल–अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान लुधियानवी रह. ने कहा कि अगर देश को स्वतंत्र देखना चाहते हो तो हिंदू पानी व मुसलमान पानी को समाप्त करके सब को एक ही पानी पीना होगा। और इस प्रकार अंग्रेजी सरकार का यह षड्यंत्र भी नाकाम हो गया, वर्णनयोग है कि आजाद हिंद फौज के सिपहसालार नेता जी सुभाष चंद्र बोस जी, मौलाना हबीब–उर–रहमन के घर पर तीन दिन तक रहे। मौलाना के बड़े लडके मौलाना खलील–उर–रहमान ने भेस बदल कर अफगानिस्तान तक छोड कर आये। जहां से नेता जी जापान चले गये, जब यह बात अंग्रेज हकूमत को पता चला तो मौलाना के बड़े लडके को इस जुर्म में गिरफ्तार कर लिया गया। और एक साल की इस कैस में कैद हुई, यहां यह भी वर्णनयोग है कि शहीदे आजम भगत सिंह के परिवार के पीछे जब अंग्रेज पुलिस लगी हुई थी। उन के परिवार ने भी एक महीने तक मौलाना हबीब–उर–रहमान के घर में जोकि पुराने सिविल हस्पताल के नजदीक है। उस में पनाह ली, मौलाना हबीब–उर–रहमान के बड़े लडके मौलाना खलील–उर–रहमान को अंग्रेज पुलिस पकड़ कर लुधियाना कोतवाली में ले गई। और उन से यह पूछने लगी कि अरुना आसिफ अली जो भगत सिंह के लिए असलहा लेकर कलकत्ता से लुधियाना आई है। वह कहां है, और हथियार कहां है। जब मौलाना के लडके ने बताने से इंकार किया तो अंग्रेज पुलिस ने उन पर बे इंतहा जुल्म किये मार पिटाई की। और एक हाथ की उंगली भी जला दी। लेकिन मौलाना के लडके ने यह सब कुछ बरदाश्त करके भी अरुना आसिफ अली का पता नहीं बताया, अहरार पार्टी ने देश को स्वतंत्रता के रास्ते में रुकावट बन रहे भारतीय गद्दारों पर भी पकड़ मजबूत कर दी। अंग्रेजी सरकार के पिठ्ठुओं तथा देश विरोधीओं को अहरार पार्टी ने जनता के सामने नंगा कर के देश की स्वतंत्रता संग्राम को एक बड़ी शक्ति प्रदान की, अंग्रेजी सरकार ने फूट डालो और राज करो की रननिती के अनुसार मुसलमानों को स्वतंत्रता संग्राम से हटाकर आपसी मत भेत में फसाना चाहा तो अहरार पार्टी तत्काल सामने आई, तो तहरीके अकीदा–ए–खत्मे नबुव्वत चला कर इस षड्यंत्र को भी नाकाम कर दिया। सन् 1940 ई. में जब अहरार पार्टी पूरे देश में संगठित हो चुकी थी और अपनी दृढ़ता की वजह से अंग्रेज सरकार के लिए एक सरदर्द बन चुकी थी, तो अंग्रेज ने अहरारीयों को दबाने के लिए अत्यचार शुरु कर दिये, अहरार कार्यकर्ताओं व नेताओं को गिरफ्तार कर लिया गया, और अहरार पार्टी के राष्ट्रीय नेताओं को नजरबंद कर दिया गया, अंग्रेजी सरकार का यह अत्यचार भी अहरार को उनके उद्देश्य से नहीं हटा सका। एक लंबे समय के बाद रिहा होते ही अहरार एक बार फिर सक्रिय हो गए अहरार पार्टी ने देश की स्वतंत्रता संगाम के साथ–2 समाजिक कार्यों में बढ़–चढ़ कर हिस्सा लिया; 1935 ई. में जब कोयटा (पाकिस्तान) में भूकंप आया और जब 1942 ई. में बिहार में सामप्रदायक हिंसा को लेकर लोग बेघर हो गए तथा 1942 ई. में जब बंगाल में सूखा पड़ा तो अहरार ने इन सभी मौकों पर बढ़–चढ़ कर लोगों की सहायता की, अहरार पार्टी विश्व की राजनिती पर भी पूरी निगाह रखती थी। 1935 ई. में फिलस्तीन के विभाजन के विरोध में देश व्यापिक आंदोलन किया, अहरार पार्टी के नेता अपना हर एक कार्य अल्लाह पर विश्वास रख कर करते है, अहरारीयों में देश को स्वतंत्र करवाने का जज्बा जनून की हद तक पहुंच चुका था। वह फिरंगीयों को भारत से बाहर निकाले के लिए हर समय उत्सुक नजर आते थे। अहरार पार्टी व अन्य स्वतंत्रता संग्राम की पार्टीयों व और आजादी के दीवाने की मेहनत आखिर रंग ले ही आई। 15 अगस्त 1947 ई. को भारत देख स्वतंत्र हो गया। लेकिन मुस्लिम लीग ने पाकिस्तान की मांग कर दी, जिसका अहरार पार्टी ने डट कर विरोध किया और एक पारित किया कि देश का विभाजन नहीं होना चाहिए। जिसे कोई भारतीय स्वीकार नहीं करेगा। अफसोस के अहरार के इस प्रस्ताव को नहीं माना गया तथा पाकिस्तान बन गया, तथा फिर देश की जनसख्या का एक बड़ा भाग साम्प्रदायक दंगों की भेंट चढ़ गया, आजादी की खुशी में एक बड़ा सदमा स्वतंत्रता सैनानीयों को सहना पड़ा, देश के विभाजन का असर अहरार लीडरों पर अधिक हुआ क्योंकि अधिकतर अहरार नेता पंजाब राज्य से संबंधित थे। यहां यह बात वर्णनयोग है कि स्वतंत्रता संग्राम में सक्रिय रही पार्टीयों ने देश की बागडोर संभाली, और देश के प्रथम प्रधानमत्री पंडित जवाहर लाल नेहरु ने अहरार के संस्थापक रईस–उल–अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान लुधियानवी रह. को सरकार में शामिल होने का न्यौता दिया, और जिसे अहरार ने अस्वीकार करते हुए कहा कि अहरार स्वतंत्रता संग्राम का बदला नहीं लेना चाहती। विभाजन के बाद मौलाना लुधियानवी दिल्ली में जाकर रहने लगे थे। आपने अहरार को सक्रिय रखा, ताकि देश में शक्ति व भाईचारे को बढ़ावा दिया जा सके, 1956 ई. में रईस–उल–अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान लुधियानवी का दिल्ली में देहांत हो गया, जिसके बाद अहरारी देश की राजनिती में रुपोश होन लगे थे कि स्वर्गीय संस्थापक के पौते उन्हीं के हमनाम (अमीरे अहरार मौलाना हबीब–उर–रहमान सानी लुधियानवी राष्ट्रीय अध्यक्ष अहरार पार्टी) ने अहरार की बागडोर संभाल ली, तथा इस स्वभिमान संगठन को दूबारा सक्रिय करना शुरु कर दिया, आज अहरार पार्टी देश के विभिन्न–2 भागों में अपना वजूद बना चुकी है। अहरारीयों को कभी सत्ता और शोहरत की चाहत नहीं रही। अहरार पार्टी का उद्देश्य है कि देश में साम्प्रदाइकता खत्म हो पूर्ण रुप में शान्ति स्थापित हो सके। हर व्यक्ति को उनका हक मिल सके, और मिल जुल कर देश की उन्नती के लिए काम कर सकें अहरारी देश के गद्दारें पर शिकंजा कसना अपना दात्तिव समझते है क्योंकि अहरार यह मानते है कि फिरंगीयों का भारत में शासनकाल देश द्रोहियों की देन था।

आज आल इन्डिया मजलिसे अहरार इस्लाम पार्टी की स्थापना को 75 साल पूरे हो चुके हैं यह अहरार पार्टी के लिए बड़े ही गर्व की बात है। इन 75 सालों में ना मालूम कितने ही संगठन बने और समाप्त हो गऐ, अहरार आज भी सक्रिय है। क्योंकि अहरार अपने अंदर फौलाद की शक्ति पर्वत जैसी दृढ़ता और सत्य कहने की हिम्मत रखते हैं, अहरारीयों ने हमेशा सत्य का साथ दिया और मजलूम की खुल कर सहायता की है। अहरार पार्टी का हर एक नेता व कार्यकर्ता अपने स्थान पर देश से प्रेम करने वाला जांबाज सिपाही नजर आते हैं। मजलिसे अहरार इस्लाम पार्टी के परिचय के लिए यह कहना गलत नहीं होगा कि जब कभी भी भारत के स्वतंत्रता संग्राम का इतिहास दोहराया जाऐगा तो अहरार पार्टी का नाम "स्वर्ण अक्षरों" में होगा। आज अहरार के स्थापना दिवस के अवसर पर जिस जज्बे के साथ अहरारी नेताओं व कार्यकर्ता सामने आऐ हैं उस से यह महसूस हो रहा है कि अहरार के संस्थापक का यह मिशन जारी रहेगा।

"आल इन्डिया मजलिसे अहरार इस्लाम" मजलिसे अहरार की स्थापना 29 दिसम्बर 1929 ई. में प्रसिद्व स्वतंत्रता सैनानी रईस–उल–अहरार हजरत मौलाना हबीब–उर–रहमान लुधियानवी रह. और उनके दोस्त सय्यद अताउल्लाह शाह बुखारी, मौलाना दाऊद गजनवी, मौलाना जफर अली खान, चौधरी अफजल हक, शैख हस्सामुद्दीन जैसे स्वतंत्रता सैनानियों ने लाहौर में की।

Regd. No. Punbiloo98/2001/04

पंद्रह रोज़ा (हिन्दी उर्दू) Ph.0161-2722282, Fax : 0161-2761615

अल-अहरार लुधियाना

AL-AHRAR (Fortnightly News Paper) 1964, Habib Road, Ludhiana-8(Pb.)INDIA

चीफ एडीटरः मुहम्मद उस्मान रहमानी लुधियानवी

साल 3 अंक 71 तारीख 01.01.2005 मुताबिक 20 जीकादा 1425 मुल्य 5 रु.

दर्से हदीस

जिहाद कयामत तक जारी है

इमरान बिन हुसैन ब्यान करते हैं। रसूलुल्लाह स. से फरमाया: मेरी उम्मत का एक गिरोह बराबर हक पर लड़ता रहेगा। और हक के दुश्मनों पर गलबा पाऐगा, यहां तक कि मेरी उम्मत का आखिरी व्यक्ति मसीह दज्जाल से लड़ेगा।

(अबू दाऊद शरीफ)

दर्से कुर्आन

हर हालत में जिहाद के लिए निकलो

निकलो, ख्वाह हलके फुलके हो या बोझल, औ जिहाद करो अल्लाह की राह में आने मालों और जानों के साथ, यह तुम्हारे लिए बेहतर है अगर तुम जानो।

(सूरह तौबा 41)

अहरार के हकीकी बानी इमाम-उल-मुजाहिदीन हजरत मुहम्मद (स.) हैं

आप (स.) ने ही इंसानियत को जुल्म व सितम और गुलामी से आजाद करवाने की तहरीक का आगाज फरमाया। अहरार वाहिद जमाअत है जिस ने कभी इकतदार की चाहत नहीं, हकूमत असीरान मजलिस को जल्द रिहा करे। अहरार आखिरी सांस तक ताजे खत्मे नबुव्वत की हिफाजत करते रहेंगे। कादियानी शर अंग्रेज़ियों से बाज़ आ जायें। ताजे खत्मे नबुव्वत की हिफाजत और मुल्क की आजादी के लिए अहरार की कुर्बानियां ना काबिले फरामोश हैं। अमीरे अहरार

लुधियाना (अल-अहरार) आज यहां सिविल हस्पताल मैदान में तहरीके आजादी में अहम किरदार अदा करने वाली जमात मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद के 75 साल पूरे होने पर एक पुर वकार तकरीब बनाम "यौमे अहरार कन्फ्रेंस" का इंअकाद किया गया। जिस में बतौर मेहमाने खुसूसी दारुल उलूम देवबंद के वाईसचांसलर मौलाना अनजर शाह साहब कशमीरी ने शिरकत की। इन के अलावा पंजाब हरियाणा हिमाचल प्रदेश और उप्र से हजारों फरजंदाने तौहीद ने शिरकत की। सुबह 10 बजे से शुरु होकर यह कान्फ्रेंस 4 बजे तक चली। कान्फ्रेंस मे जनसमूह को खिताब करते हुए मौलाना अनजर शाह कशमीरी ने कहा कि मजलिसे अहरार वह जमात है जिस ने हमेशा मुल्क व मिल्लत खास तौर पर ताजे खत्मे नबुव्वत की सुरक्षा की खातिर हर तरह की कुर्बानी दी है। और जंगे आजादी मे मजलिसे अहरार के किरदार को किसी भी तरह भुलाया नही जा सकता। उन्होंने कहा कि मजलिसे अहरार के कार्यकर्ताओं ने हमेशा आगे बढ़ कर मुल्क व मिल्लत की खिदमात अंजाद दी हैं। उन्होने कहा कि इस समय हमारे मुल्क में कोई भी ऐसी जमात मौजूद नहीं जिसे दौलत इकतदार मुफाद प्यारे न हो, सिर्फ मजलिस अहरार इस्लाम हिंद वाहिद ऐसी जमात है जिसने कभी भी इकतदार की चाहत नही की। मौलाना अनजर शाह ने पुर जोश लेहजे में पंजाब हकूमत से मुतालबा किया कि अगर वह सही मानों में पंडित जवाहर लाल नेहरु के नक्शे कदम पर चलना चाहती है तो उसे चाहिये कि वह तुरन्त असीराने खत्मे नबुव्वत को जेल से रिहा करादे। जोकि हक गोई और बेबाकी की वजह से और झूठे मुकद्दमे में बंद है। उन्होने यकीन दिलाया कि वह खुद इस मामले को कांग्रेस अध्यक्ष सोनिया गांधी जी के सामने रखेंगे। इस मौके पर मजलिस अहरार इस्लाम हिंद के राष्ट्रीय अध्यक्ष मौलाना हबीब-उर-रहमान सानी लुधियानवी ने कहा कि हिन्दुस्तान की जंगे आजादी में अहरार को कुर्बानियां ना काबिले फरामोश हैं। और अहरार ही वह वाहिद जमात है जिस के रिजाकारों ने अंग्रेजों से लोहा लिया और बगैर किसी लालच के मुल्क की आजादी का मुतालबा किया और जंगे लड़ी। उन्होंने कहा कि अहरार के हकीकी बानी इमामुल मुजाहिदीन हजरत मुहम्मद (स.) हैं। उन्होंने कहा कि फितना कादियानियत को निशाना बनाते हुए पुर जोश लेहजे में कहा कि कादियानियों ने फितना शुरु करके मुल्क को गुलाम बनाऐ रखने में अंग्रेजों की मदद की। अगर कादियानी अंग्रेजों की मदद न करते तो यकीनन मुल्क आजादी से 50 साल पहले आजाद हो गया होता। उन्होंने कहा कि कादियानियों को जो कि मुल्क व मिल्लत के दुश्मन हैं अहरार ने अंग्रेजी दौर मे भी बेनकाब किया था और आज भी कादियानियत के नापाक अजाईम से जनता को सुरक्षित करने के लिए हमेशा तयार है। लेकिन अफसोस की बात है कि हकूमत मे शामिल कुछ अफराद कादियानियों की मदद कर रहे हैं। जोकि बड़े शर्म की बात है। उन्होंने मुल्क मे मुसलमानों को इन के जाईज हकूक दिलाने के लिए मजलिसे अहरार को पूरे मुल्क में मजबूत और मुस्तहकम बनाने का एलान भी किया। इस मौके पर संबोधित करते हुए मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद के राष्ट्रीय प्रवक्ता श्री अतीक-उर-रहमान ने कहा कि आज हमारे लिए बड़े फख्र की बात है कि मजलिसे अहरार को 75 साल पूरे हो गए हैं, और हम लोगों का चाहिए कि बुजुर्गाने अहरार के नक्शे कदम पर चलते हुए मजलिसे अहरार को सदा दबा रखना होगा। इस मौके पर मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद (उत्तराचल) के अध्यक्ष कारी नसीम अहमद मगलौरी, मजलिसे अहरार हरियाणा के अध्यक्ष मौलाना नूर मुहम्मद चदेनी, ने खिताब किया। इन के अलावा मौलाना कतुबुद्दीन, मु. जमील, हाफिज बिलाल ताहिर, सरदार पछी, प्रो. महिन्द्र सिंह चीमा,मिस्टर कुलवन्त सिंह दुखिया, जे किशन वीर, मिस्टर हर भजन सिंह साहल, और पार्लीमानी सैक्ट्री मिस्टर सुरेन्द्र डाबर, कारी इस्हाक हाफिज सहारनपुरी, मौ. मसूर अहमद बिजनौरी, अतीक-उर-रहमान अध्यक्ष इन्डियन मुस्लिम कौंसल पंजाब ने भी खिताब किया। इस अवसर पर मौ. अनजर शाह, ह.बिलाल ताहिर, मौ. नूर मुहम्मद चदेनी, अल्लामा मसूर, कारी नसीम अहमद को "रईस-उल-अहरार अवार्ड" से भी सम्मानित किया गया। कान्फ्रेंस में 50 हजार से अधिक फरजंदाने इस्लाम ने शिरकत की।

अहरार कान्फ्रेंस की झलकियां

- मौलाना हबीब-उर-रहमान सानी लुधियानवी ने जब अहरार का परचम लहराया तो सलामी के साथ अहरार का तराना पढ़ा गया।
- प्रबंध करने वाले रिजाकार, मोबाईल, वाकी टाकी, मैटल डीटेक्टर और तलवार लिए हुए थे।
- जब सरदार पछी ने नाअत पढ़ी तो लोग झूम उठे।
- अमीरे अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान सानी अपने रिवायती अंदाज मे ने अपने शमशीर लेकर खिताब किया।
- कान्फ्रेंस में अल्लाहु अक्बर, वतन अजीज जिंदाबाद, खत्मे नबुव्वत जिंदाबाद, अहरार पार्टी जिंदाबाद के नारे लगते रहे।
- कान्फ्रेंस के मैदान के चारो ओर मले को तरह किताबों और इश्तहारा के स्टालो पर लोगों ने काफी खरीदारी की।
- पंजाब पुलिस की सिक्यूरिटी स अधिक अहरार रिजाकार चौकस नजर आये।
- अमीरे अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान के वलवला अंगेज खिताब के दौरान लोगों ने दोनों हाथ उठा कर नारे लगाये।
- खास तौर पर तूफान जदगान की मदद के लिए इआनत किये गये।
- कान्फ्रेंस में आये लोगों की गाडियों की वजह से जगराओं पुल तक सड़कें जाम हो गईं।

यौमे अहरार कान्फ्रेंस की करार दादें

- आल इन्डिया मजलिसे अहरार के यौमे तासीस के मौके पर मुअकिद "यौमे अहरार कान्फ्रेंस" में इंतफाक राय से गदर्जा जेल करार दादें गज़र की गई।
- मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद का यह अजीम जलसा सुनामी लेहरों से आई तबाही पर मुतासिरा अफराद से इजहारे हमदर्दी करता है और तमाम अहले खैर हजरात से अपील करता है कि तूफान से मुतासिरा अफराद की आगे बढ़ कर हर मुमकिन मदद की जाये।
- मजलिसे अहरार इस्लाम हिंद इराक के मजलूम मुसलमानों से इजहारे यक्जेहती करते हुए हकूमते हिंद से मुतालबा करती है कि इराक पर तोस मुअक्कफ इख्तियार किया जाये और इराकियों की नरल कशी पर अमरीकी सामराज की मुजम्मत की जाये।
- यह जलसा पर जोर मुतालबा करता है कि कादियानियों की ओर से आये दिन मुसलमानों को परेशान करने के मंसूबों पर हकूमत पाबंदी लगाये, कादियानियों की ओर से इस्लाम का नाम प्रयोग करने पर हकूमत पाबंदी लगाये और उन को गैर मुस्लिम करार दे।
- तहरीके आजादी हिंद में आगे बढ़कर बलिदान देने वाले अहरार की एक कौमी यादगार दिल्ली में कायम की जाये।
- अहरार की तहरीके आजादी हिंद में बलिदानों का जिक्र तालीमी निसाब में दाखिल किया जऐं।
- शहीद बाबरी मस्जिद को गैर मशरुत तौर पर दूबारा उसी स्थान पर तामीर किया जाये।
- यह जलसा मुल्क मे बढ़ रही फिरका परस्ती पर शदीद तशवीश का इजहार करता है, और हकूमत से मुतालबा करता है कि फिरका परस्त जमातों पर पाबंदी आईद की जाये।
- अहरार लीडरान मुल्क भर की अकलियतों में सियासी बेदारी पैदा करें और अहरार के सियासी प्लेट फार्म पर मुसलमानों, दलितों, सिक्खों और अन्य अकलियती तबकों को गुतहिद किया जाये।
- मुसलमानों के तमाम मसलकों (उलमा देवबंद, उलमा बरेलवी, उलमा अहले हदीस) के काईद को यकजा कर के मुल्क गीर तहरीक तहफफुज खत्मे नबुव्वत चलाई जा जाये।
- मुसलमानों के अलावा मुल्क के अन्य धर्मों के लोगों को कादियानियों की जंगे आजादी में वतन मुखालिफ सरगर्मियों से आगाह किया जाये।
- कादियानियों के पास आ रहे योरपीन मुल्कों से फण्ड की सीबीआई से जांच करवाई जाये।
- हिन्द व पाक सीमा पर जिला गुरदासपुर मे वाके कादियान की मजाफात में बीते तीन सालों में गिरफ्तार किये गये दहशतगर्दों की मजिस्ट्रेट जांच करवाई जाये और कादियान आने वाले गैर मुल्की अनासिर का तहकीक सीबीआई से करवाई जाये।
- आने वाले लोक सभा एलेक्शन से पहले अहरार को मुकम्मल सियासी पार्टी के तौर पर मुल्क भर में कायम किया जाये।
- कादियानियों की हमायत करने वाली तमाम सियासी जमातों का मुसलमान बाईकाट करें।

इन्शाअल्लाह अहरार कादियान में दाखिल होंगे

लुधियाना (अल-अहरार ब्यूरो) बीते इक्ते कादियानियों के सालाना जलसे में मक्कातुल मुकर्रमा के वालियान को जालिम बताते हुए कादियानियों के खलीफा मिर्जा मसरुर ने लन्दन से तकरीर करते हुए कहा कि इस समय मक्का में जालिमों का राज है। जो कादियानियों को वहां आने नहीं देते। लेकिन एक समय आयेगा कि हर एक कादियानी हज्ज करने आजादी से मक्का जा सकेगा। आज यहां यौमे अहरार कान्फ्रेंस के अवसर पर मिर्जा मसरुर की बात का जवाब देते हुए अमीरे अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान सानी लुधियानवी ने कहा कि मक्कातुल मुकर्रमा में सिर्फ अहले इमान ही दाखिल हो सकते हैं। और हज करने की सआदत सिर्फ मुसलमानों को ही हासिल हो सकती है। कादियानी मुसलमान नहीं। अमीरे अहरार ने वलवला अंगेज अंदाज में एलान किया कि कादियानियों के लिए मक्कातुल मुकर्रमा तो बहुत दूर की बात है। वह समय करीब है जब एक बार फिर इन्शाअल्लाह अहरार कादियान में दाखिल हो कर झूठी नबुव्वत का भरम तोड़ देंगे। अमीर अहरार ने कहा कि कादियानी खूब जानते हैं कि अहरार जो कहते हैं वह करते हैं। अहरार को कादियान में दाखिल होने से दुनिया की कोई ताकत नहीं रोक सकती। हम, जमहूरी हकूक का प्रयोग करते हुए कादियान की जमीन पर खत्मे नबुव्वत का परचम लहरा कर ही दम लेंगे।

अमीरे अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान सानी लुधियानवी ने कहा कि तारीख ग्वाह है कि 1934 ई. में जब मुल्क पर अंग्रेज की हकूमत थी और कादियानियों को मुकम्मल अंग्रेज की सरपरस्ती हासिल थी। उस समय भी अहरार ने अपने काईद रईस-उल-अहरार हजरत मौलाना हबीब-उर-रहमान लुधियानवी रह. की कयादत में कादियान में दाखिल हुए थे। उन्होंने कहा कि हम कादियान में दाखिल होकर अपने अकाबरीन अहरार की सुन्नत को जिंदा करेंगे। अमीरे अहरार मौलाना हबीब-उर-रहमान ने कहा कि कादियानी खलीफा ने हज्जे बैतुल्लाह के खुशगीन ओ वहां जाने वालों को जालिम बता कर फरजंदाने इस्लाम को कादियान में दाखिल होने का रास्ता दे दिया है। अब हम कादियान मे दाखिल होंगे तो दुनिया को मालूम हो जायेगा कि जालिम कौन है?